فقہ حنبلی کے علم فرائض پر تالیف موسوم بہ اسم تاریخی
دقایق علم فرائض
۱۴۴۶ ہجری
حکیم سید بادشاہ محی الدین نعمت قادری

فقہِ حنبلی کے علم الفرائض پر تالیف موسوم بہ اسمِ تاریخی

دقایقِ علمِ فرائض

۱۴۴۶ ہجری

حکیم سید بادشاہ محی الدین نعمت قادری

فہرست مضامین

دیباچہ

الحمد لله العليم القدير الوهاب و صل الله على سيدنا شفيعنا ومولانا محمد رسول الله الذى هو شافع يوم الحساب وعلى عترته التى هى كسفينة النوح وعلى آله واصحابه وسلم تسليما كثيرا

اللہ تعالی کا بے پناہ شکر ہے کہ آقا دوجہاں علیہ السلام کے نعلین شریفین کی خیرات سے یہ کتاب کی تکمیل ہوئی ہے۔ غالبا اردو زبان میں فقہ حنبلی سے متعلق علم فرائض پر لکھی جانے والی یہ پہلی کتاب ہے اب تک میری نظر سے اردو زبان میں کوئی کتاب ایسی نہیں گزری ہے جو مستقل طور پر صرف فقہ حنبلی کے علم الفرائض پر تفصیلی کلام کرے۔ پنجتن پاک کے صدقہ میں یہ خیر میری کم مایہ جھولی میں آئی ہے۔

امام احمد علیہ الرحمہ کے وہ پیروکار جو صرف اردو زبان سے واقف ہیں اور عربی سے ناآشنا ہیں ان کی رہبری تقریبا ڈیڑھ صدی سے تالیفِ حضرت سیدنا خواجہ محبوب اللہ قدس سرہ "زاد آخرت" کر رہی ہے جس کے صرف دو حصے ہمارے دور میں دستیاب ہیں۔ یہ فیضانِ حضرت محبوب اللہ علیہ الرحمہ والرضوان ہی ہیکہ اتنا عرصہ گزرنے کے باوجود آپ کی تالیف کے محاسن ہی زمانے پر اُجاگر ہو رہے ہیں۔ حضرتِ خواجہ کی گدائی کا دم بھرنے والے اس خاکسار کو حضرت کی توجہات کا حصہ میسر آیا کہ زاد آخرت میں جو عنوان دستیاب نہیں تھا اسی کے تحت اس کمترین نے کچھ رقم کرنے کی جرات کی ہے۔ علماء کرام سے گزارش ہیکہ اس کتاب کو جراتمندی سمجھنے کے بجائے ایک خادم کے ایک ادنیٰ کاوش سمجھیں اور اگر کوئی غلطی اس کتاب میں پائیں تو خاکسار کو متنبہ کریں۔

مذاہب اربعہ کے مابین علم الفرائض میں زیادہ اختلاف نہیں پایا جاتا ہے اسلئے شاید علمی حلقوں میں اس کتاب کے سرورق پر موجود اس عبارت "فقہ حنبلی کے علم الفرائض" پر اعتراض کیا جائے کہ علم الفرائض بنیادی طور پر ہر مذہب کا الگ الگ نہیں ہے تو پھر اس طرح کہنا نامناسب ہے۔ دراصل اس کتاب کا مدار کتبِ فقہِ حنبلی پر ہے اسلئے اس عبارت سے مراد یہ لی جائے کہ جو علم الفرائض اس کتاب میں بیان ہوا ہے وہ فقہِ حنبلی کی کتب سے ماخوذ ہے اور مستقل طور پر کوئی الگ علم الفرائض نہیں ہے۔

ہمارے دور میں مال وراثت کی تقسیم میں شریعت کو حکم نہ بنانے کی وجہ سے خونی رشتہ داروں کے مابین رنجشوں کو جگہ ملتی جارہی ہے۔ معاشرے میں پیش آتے ہوئے ایسے ہی واقعات کے پیش نظر اس کتاب کی تالیف کا ابتدائی مرحلہ فیسبک اور یوٹیوب کے علم فرائض کے ویڈیوز کی شکل میں ہوا تھا پھر انہی ویڈیوز کو کتابی شکل دینے کا ارادہ بن گیا جو چند ماہ کی کاوش میں پایۂ تکمیل کو پہنچ چکا تھا لیکن اس کو منظر عام پر لانا آج ممکن ہو رہا ہے جبکہ سیدۃ نساء العالمین کا یوم ولادت باسعادت ہے۔

اس کتاب سے متعلق مندرجہ ذیل چند امور سے قارئین کو واقف کروانا غیر مناسب نہ ہو گا:

۱۔ قدیم کتب فقہ کے نہج میں نقوش اور جداول کا استعمال نہیں پایا جاتا ہے جدید کتب میں بھی تقریبا قدیم نہج ہی کی اتباع کی جاتی ہے جس کی وجہ سے مشکل مضامین کی تفہیم میں کسی قدر دشواری ہوتی ہے لیکن یہ کتاب اس اعتبار سے ممتاز ہے کہ اسمیں تفہیمِ کلام کی غرض سے نقوش اور جداول کا استعمال بکثرت کیا گیا ہے۔ تقریبا ہر باب کے ابتدائی حصہ میں اس باب کا تلخیصی خاکہ پیش کیا گیا ہے جس کی مدد سے اس باب پر ایک طائرانہ نظر ڈالی جاسکتی ہے۔

۲۔ برصغیر میں مسائل وراثت کو حل کرنے کیلئے جو طریقہ اختیار کیا جاتا ہے وہ یہ ہیکہ "میت" لکھ کر اسکی تاء کو لمبا کھینچا جاتا ہے اور دیگر چیزیں اسی لفظ "میت" کے اوپر، نیچے لکھی جاتی ہیں۔ اس کتاب میں بھی یہی طریقہ اختیار کیا گیا ہے ہر چند کہ اس کتاب کے ابتدائی حصہ میں عالم عرب میں رائج طریقۂ حلِ مسائل کی بھی توضیح کی گئی ہے۔ نیز دقیق مسائل کو ایک ہی مرحلہ میں حل کرنے کے بجائے اس کو کئی مراحل میں حل کیا گیا ہے تاکہ مبتدئین کو مسئلہ سمجھنے میں آسانی ہو۔

۳۔ جو قارئین علم الفرائض سے بالکل ناواقف ہیں ان کیلئے یہ کتاب سمجھنا بہت دشوار کن ہو گا۔ اہل فن پر یہ بات آشکار ہے کہ یہ علم صرف کتب کے مطالعہ سے سیکھنا کتنا مشکل ہے لہذا اگر مذکورہ بالا قارئین یوٹیوب یا فیسبک پر حنبلی اسکول کے ویڈیوز کا مشاہدہ کرلیں تو ان کیلئے اس کتاب سے استفادہ کرنا بہت آسان ہو گا۔

۴۔جو حضرات ریاضی کے بنیادی اصول سے ناواقف ہیں اور اس فن کے مشاق نہیں ہیں ان کیلئے بھی اس کتاب سے کما حقہ استفادہ کرنا دشوار ہو گا۔ بہتر یہ ہیکہ پہلے ریاضی کے بنیادی اصول سیکھنے اور اسکی ایک حد تک مشق کرنے کے بعد ہی اس کتاب کا مطالعہ کیا جائے۔

۵۔ہر چند کہ یہ کتاب فقہ حنبلی سے متعلق ہے لیکن مختلف فیہ مسائل میں ائمۂ ثلاثہ کا موقف بھی اسمیں واضح کیا گیا ہے۔

٦۔اس تصنیف کا مدار علامہ بہوتی علیہ الرحمہ کی **كشف القناع عن متن الاقناع** اور علامہ ابن قدامہ علیہ الرحمہ کی **الكافي** اور **المغني** پر ہے جیسا کی ہر باب میں ان کتب کی منقولہ عبارات سے واضح ہے۔ نیز دیگر کتب مثلا **شرح منتهى الارادات، الانصاف في معرفة الراجح من الخلاف، الشرح الكبير على المقنع، الهداية،تقريب الفرائض** سے بھی مدد لی گئی ہے۔ان کتب کی عبارات نقل کرنے کے بعد ترجمہ پیش کیا گیا ہے لیکن کبھی ان کتب کی عبارتوں کی اردو میں تفصیلی تفہیم پہلے پیش کرنے کے بعد عربی عبارت پیش کرنے پر اکتفا کیا گیا ہے۔ جو مسائل اس کتاب میں بطور امثلہ پیش کئے گئے ہیں ان کی اکثریت انہی مذکورہ کتب سے ماخوذ ہیں۔ مختلف فیہ مسائل میں ائمۂ ثلاثہ کے موقف کو واضح کرنے کیلئے "المغنی" اور "سراجی" سے مدد لی گئی ہے۔

اللہ تعالی سے دعا ہیکہ وہ ہماری کاوشوں کو شرفِ قبولیت، نورِ اخلاص عطا فرمائے اور امت مسلمہ کی خدمت کا اس کتاب کو ذریعہ بنائے اور علم الفرائض سے جو بُعد و بیگانگی ہمارے معاشرے میں عام ہو چکی ہے اس کا خاتمہ فرمائے اور رسول کریم علیہ و علی وآلہ التحیۃ والتسلیم کی حتی المقدور اطاعت و اتباع کی توفیق ابدی اور آپ علیہ السلام کی الفت لم یزلی سے ہماری زندگیوں کو آراستہ فرمائے۔ آمین یارب العالمین بجاہ النبی الامین صل اللہ علیہ وآلہ وسلم

خادمِ بارگاہِ محبوبی

سید بادشاہ محی الدین نعمت قادری

۲۰ جمادی الثانی ۱۴۴۶

ا۔تعارفِ علم فرائض

تعریف:هي العلم بقسمة الميراث(الاقناع)۔ یہ میراث کی تقسیم کا طریقہ جاننے کا علم ہے۔میراث وہ مال ہے جو میت چھوڑ کر مرتا ہے(المال المخلف عن الميت:شرح منتهي)۔علم فرائض سیکھنے اور سکھانے کی بہت فضیلت ہے۔حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صل اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایافرائض کا علم سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ کیونکہ یہ نصف علم ہے اور یہ بھلادیا جاتا ہے اور یہ پہلی چیز ہے جو میری امت سے اٹھالی جائے گی(ابن ماجہ)۔

ایک مسلمان میت کے مال کی حسب ذیل ترتیب سے تقسیم کی جانی چاہئے:

- سب سے پہلے میت کے کفن، دفن کا انتظام کیا جائے چاہے اس پر رہن یا ارش جنایت ہی کیوں نہ ہو یعنی اس کے ترکے میں سے کفن اور دفن کا انتظام کرنا باقی سب چیزوں پر مقدم ہوگا جیساکہ مفلس کا نفقہ اس کے قرض پر مقدم ہوتا ہے۔
- پھر اس کے ترکے میں سے جو مال بچ جائے اس سے میت کا قرض ادا کیا جائے چاہے وہ قرض اللہ کا ہو (جیسے: زکوٰۃ، صدقۂ فطر، کفارات، حج واجب، نذر) یا بندوں کا ہو(جیسے: قرض، ثمن، اجرت) اگرچہ میت نے قرض کی ادائیگی کی وصیت نہیں کی تھی۔

- پھر میت کی وصیت اس کے ترکے کے ایک تہائی حصہ میں نافذ کی جائے گی۔ اگر ورثاء اجازت دیں تو وصیت پورے ترکے میں نافذ کرنا جائز ہے ورنہ ایک تہائی مال سے تجاوز کرنا جائز نہیں ہے۔
- بقیہ دو تہائی مال ورثاء میں تقسیم کیا جائے۔

ورثاء کی اقسام:

۱۔ذوی الفروض: وہ قریبی رشتہ دار جن کا حصہ قرآن اور حدیث میں مقرر ہے ذوی الفروض کہلاتے ہیں۔

۲۔عصبات: عصبات شوہر کے علاوہ ذوی الفروض میں سے وہ مرد کہلاتے ہیں جن کو ذوی الفروض سے مال بچ جانے کی صورت میں بقیہ مال دیا جاتا ہے اور ذوی الفروض کی عدم موجودگی میں پورا مال دیا جاتا ہے۔

۳۔ذوی الارحام: درج بالا دونوں ورثاء موجود نہ ہونے پر جن رشتہ داروں میں ترکہ تقسیم ہوتا ہے وہ ذوی الارحام کہلاتے ہیں۔

۲۔اسباب توارث

میت کے مال کا وارث بننے کیلئے درج ذیل تین اسباب میں سے کسی ایک کا ہونا ضروری ہے:

۱۔رحم: وھی الاتصال بین انسانین بالاشتراک فی ولادۃ قریبۃ او بعیدۃ فیرث بذلک(شرح منتھیٰ)یعنی دو انسانوں کے درمیان ایسی قرابت کہ وہ ولادت قریبہ یا بعیدہ میں مشترک ہوں۔ مثلا: بھائی، بہن کی ولادت ایک ماں سے ہوئی تو یہ دونوں ولادت قریبہ کیوجہ سے مشترک ہیں۔اسی طرح چچا، بھتیجا کی ولادت میں چچاکے والدین یعنی بھتیجے کے دادااور دادی مشترک ہے۔

۲۔نکاح: نکاح کے سبب زوجین ایک دوسرے کے وارث بنتے ہیں۔

۳۔ولاء عتق: ولاء عتق کا مطلب یہ ہیکہ آقا اپنے غلام پر انعام کرکے اس کو آزاد کردے پھر اس آزاد کرنے کی وجہ سے دیگر اولیاء کی عدم موجودگی میں وہ اپنے آزاد کردہ غلام کا ولی بنے۔ اگر غلام کے قریبی رشتہ داروں میں کوئی عصبات نہ ہوں تو آزاد کرنے والا عصبہ بنتا ہے۔قال بعضھم ھو مضایفۃ بین السید و عبدہ یستحق السید بھا المیراث لان السید اخرج عبدہ من حیز المملوکیۃ التی ساوی بھا الاناسی فاشبہ بذلک الوالادۃ التی اخرجت المولود من العدم الی الوجود فیرث بذلک (شرح منتھیٰ)۔بعض فقہاء نے یہ فرمایاہیکہ وہ آقا اور اس کے غلام کے درمیان ضیافت ہے جس سے آقا اپنے آزاد کردہ غلام کی میراث کا مستحق بنتا ہے کیونکہ اس نے اپنے غلام کو آزاد کرکے مملوکیت کی بیڑی سے اسے آزاد کیا جبکہ وہ مملوک ہونے کیوجہ سے جانور کی مثل تھا۔ اسلئے آزادی اس کے حق میں ولادت کی طرح ہے کہ پہلے وہ عدم میں تھا یعنی جانور کی طرح تھا اور اب گویا کہ وجود میں آیا ہے۔

۳۔ذوی الفروض

وہ ورثاء جن کے حصے مقرر ہیں حسب ذیل دس اقسام کے افراد ہیں:

۲،۱:زوجین

۴،۳:والدین

۵:دادا، پر دادا اور اوپر تک

۶:دادی، نانی، پر دادی، پر نانی اوپر تک

۸،۷:بیٹی، پوتی، پر پوتی نیچے تک

۹:بہن ہر جہت سے یعنی حقیقی بہن، اخیافی بہن اور علاتی بہن

۱۰:اخیافی بھائی

فروض

فروض وہ حصہ ہیں جو قرآن مجید میں ورثاء کیلئے مقرر ہیں۔ یہ چھ ہیں

۱۔نصف	۴۔ ثلثان
۲۔ربع	۵۔ ثلث
۳۔ ثمن	۶۔سدس

ان چھ میں نصف، ربع اور ثمن ایک قسم کے ہیں اور ثلثان، ثلث اور سدس دوسری قسم کے ہیں۔ ہر قسم کے فروض میں اپنی متصلہ قسیم کیساتھ نسبت تنصیف و تضعیف پائی جاتی ہے۔ مثلا: نصف کا آدھا ربع ہے، ربع کا آدھا ثمن ہے جبکہ ثمن کا دوگنا ربع ہے اور ربع کا دوگنا نصف ہے۔ اسی طرح ثلثان کا آدھا ثلث ہے اور ثلث کا آدھا سدس ہے جبکہ سدس کا دوگنا ثلث ہے اور ثلث کا دوگنا ثلثان ہے۔

۴۔ مسئلہ بنانے کا طریقہ

جب کسی صاحب مال شخص کا انتقال ہو جائے تو اس کے ورثاء میں ترکہ کی تقسیم کو ہم دو طریقہ سے حل کر سکتے ہیں۔ لیکن پہلے چند ضروری اصطلاحات کا سمجھنا لازم ہے:

مخرج: جس عدد سے تمام ورثاء کے حصے نکلتے ہیں اس کو مخرج یا اصل مسئلہ کہا جاتا ہے۔

سہم: وہ حصہ ہوتا ہے جو کسی ایک وارث کو ملتا ہے۔

پہلا طریقہ:

- میت لکھ کر اس کی تاء کو لمبا کھینچا جائے۔ کبھی میت لکھنے کے بجائے صرف ایک لمبی لکیر کھینچی جاتی ہے۔
- لکیر کے اوپر بائیں جانب میت کا نام لکھا جائے۔
- اوپر دائیں جانب مخرج یا اصل مسئلہ لکھا جائے۔
- لکیر کے نیچے تمام ورثاء کے اجناس لکھے جائیں۔ اگر زوجین میں سے کوئی موجود ہو تو اس کو پہلے لکھا جائے، پھر دیگر ذوی الفروض لکھے جائیں۔ آخر میں عصبات لکھے جائیں۔
- ورثاء کے نیچے کی سطر میں ان ورثاء کے سہام لکھے جائیں۔
- پھر مخرج سے ہر وارث کو جو حصہ ملتا ہے وہ لکھا جائے۔

مخرج ← 8

میت کا نام ← عبدالرحیم

بیوی	بیٹی	چچا	← ورثاء
ثمن	نصف	عصبہ	
1	4	3	← سہام
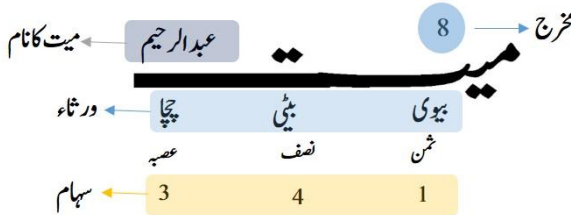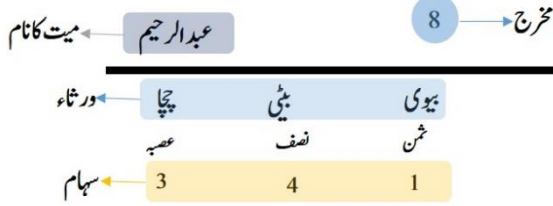
درج بالا مثال کی توضیح: اس توضیح میں صرف مسئلہ میں لکھی گئی اجناس کی معرفت ہے اور مسئلہ حل کس طرح کیا جاتا ہے اس کی تفصیل اگلے ابواب آئے گی۔

- میت کا نام عبدالرحیم ہے اور اس کے ورثاء میں اس کی بیوی، بیٹی اور اسکا چچا ہیں۔
- بیوی کا سہم ثمن ہے، بیٹی کا نصف اور چچا عصبہ بن کے بقیہ مال پائے گا۔
- مخرج 8 ہے یعنی میت کے مال کے 8 حصے کئے گئے ہیں۔ بیوی کو 1 حصہ، بیٹی کو 4 حصے اور چچا کو 3 حصے ملے ہیں۔

دوسرا طریقہ:

ایک جدول بنائی جائے اور خانوں کی پہلی صف میں ورثاء لکھے جائیں، دوسری میں سہام اور تیسری میں ورثاء کے حصے لکھے جائیں۔ مندرجہ بالا مثال کو ہم جدول میں اس طرح حل کرسکتے ہیں:

ورثاء	سہام	مسئلہ = 8
بیوی	ثمن	1
بیٹی	نصف	4
چچا	عصبہ	3

اس کتاب میں ہم زیادہ تر پہلے طریقہ کو اختیار کر رہے ہیں۔ پہلا طریقہ ہندوپاک میں مروج ہے جبکہ دوسرے طریقہ علماء عرب میں مروج ہے۔

۵۔شوہر کے احوال

ا۔نصف: فاما الزوج فله النصف اذا لم یکن للمیتة ولد ولا ولد ابن(الکافی) شوہر کا حصہ میت کی اولاد (بیٹا یا بیٹی) یا بیٹے کی اولاد کی عدم موجودگی میں نصف ہو گا۔مثال-۱: فاطمہ نامی ایک عورت کا انتقال ہوا اور اسکے ورثاء میں صرف اس کا شوہر اور باپ ہیں۔ اولاد نہ ہونے کی وجہ سے شوہر کا حصہ نصف مقرر ہو گا اور باپ عصبہ بن کر بقیہ مال پائے گا۔
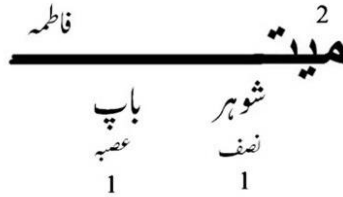
۲۔ربع: والربع اذا کان معه احدهما(الکافی) شوہر کا حصہ اولاد (بیٹا یا بیٹی) یا بیٹے کی اولاد میں کسی بھی ایک کی موجودگی میں ربع ہو گا۔

مثال: طاہرہ نامی ایک عورت کا انتقال ہوا اور اسکے ورثاء میں صرف اس کا شوہر اور بیٹا ہیں۔ اولاد ہونے کی وجہ سے شوہر کا حصہ ربع مقرر ہو گا اور بیٹا عصبہ بن کر بقیہ مال پائے گا۔
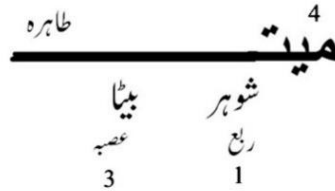
مثال: عارفہ نامی ایک عورت کا انتقال ہوا اور اسکے ورثاء میں اس کا شوہر اور بیٹی اور چچا ہیں۔ اولاد ہونے کی وجہ سے شوہر کا حصہ ربع مقرر ہو گا اور بیٹی کو نصف حصہ دیا جائے گا اور چچا عصبہ بن کر بقیہ مال پائے گا۔

4

عارفہ

میت

شوہر	بیٹی	چچا
ربع	نصف	عصبہ
1	2	1
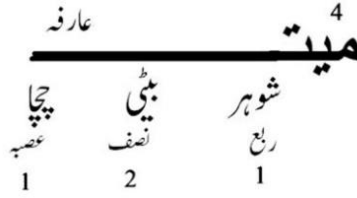
مثال: شاکرہ نامی ایک عورت کا انتقال ہوا اور اسکے ورثاء میں اس کا شوہر اور پوتی اور چچا ہیں۔ اولاد ہونے کی وجہ سے شوہر کا حصہ ربع مقرر ہو گا اور پوتی کو نصف حصہ دیا جائے گا اور چچا عصبہ بن کر بقیہ مال پائے گا۔

4

شاکرہ

میت

شوہر	پوتی	چچا
ربع	نصف	عصبہ
1	2	1
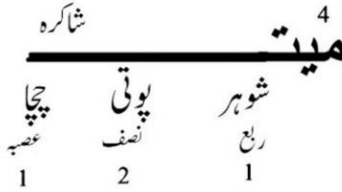
٦۔بیوی کے احوال

ا۔ربع: وللزوجة والزوجات الربع مع عدم الولد وولد الابن(الکافی)۔بیوی یا بیویوں کا حصہ اولاد (بیٹا یا بیٹی) یا بیٹے کی اولاد کی عدم موجودگی میں ربع ہو گا۔مثال-۵: علی نامی ایک شخص کا انتقال ہوا اور اسکے ورثاء میں صرف اس کی بیوی اور باپ ہیں۔ اولاد نہ ہونے کی وجہ سے بیوی کا حصہ ربع مقرر ہو گا اور باپ عصبہ بن کر بقیہ مال پائے گا
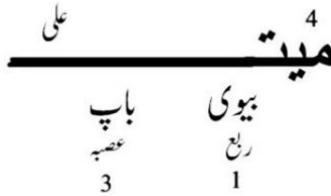
۲۔ثمن: والثمن مع احدھما(الکافی)۔اولاد (بیٹا یا بیٹی) یا بیٹے کی اولاد میں سے کسی بھی ایک کی موجودگی میں ثمن ہو گا۔مثال: حسین نامی ایک شخص کا انتقال ہوا اور اسکے ورثاء میں صرف اس کی بیوی اور بیٹا ہیں۔ اولاد ہونے کی وجہ سے بیوی کا حصہ ثمن مقرر ہو گا اور بیٹا عصبہ بن کر بقیہ مال پائے گا۔
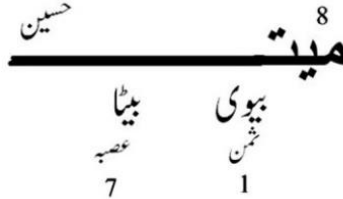
مثال: حسن نامی ایک شخص کا انتقال ہوا اور اسکے ورثاء میں اس کی بیوی اور بیٹی اور چچا ہیں۔ اولاد ہونے کی وجہ سے بیوی کا حصہ ثمن مقرر ہو گا اور بیٹی کو نصف حصہ دیا جائے گا اور چچا عصبہ بن کر بقیہ مال پائے گا
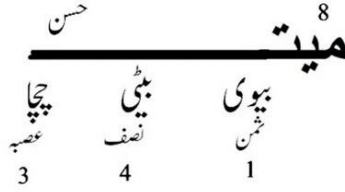
مثال: زین نامی ایک شخص کا انتقال ہوا اور اسکے ورثاء میں اس کی بیوی اور پوتی اور چچا ہیں۔ اولاد ہونے کی وجہ سے بیوی کا حصہ ثمن مقرر ہو گا اور پوتی کو نصف حصہ دیا جائے گا اور چچا عصبہ بن کر بقیہ مال پائے گا۔

8
میت
زین

چچا	پوتی	بیوی
عصبہ	نصف	ثمن
3	4	1
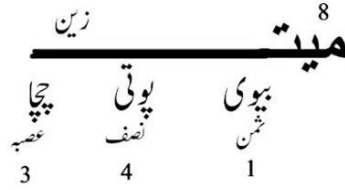
مثال: زین نامی ایک شخص کا انتقال ہوا اور اسکے ورثاء میں اس کی بیوی اور پوتی اور چچا کا بیٹا ہیں۔ اولاد ہونے کی وجہ سے بیوی کا حصہ ثمن مقرر ہو گا اور پوتی کو نصف حصہ دیا جائے گا اور چچا کا بیٹا عصبہ بن کر بقیہ مال پائے گا۔

8
میت
زین

چچا کا بیٹا	پوتی	بیوی
عصبہ	نصف	ثمن
3	4	1
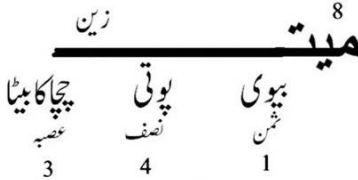
۷۔ماں کی احوال

فاما الام فلها ثلاثة فروض(الکافی)ماں کے تین مقررہ حصے ہیں۔

ا۔سدس:میت کا بیٹا، بیٹی، پوتا پوتی ہوں یا بھائی بہنوں میں (ہر جہت سے) سے دو یا زیادہ ہوں تو ماں کو سدس ملے گا۔مثال:فاطمہ نامی ایک عورت کا انتقال ہوا اور اسکے ورثاء میں اس کی ماں اور بیٹا ہیں۔ چونکہ میت کا بیٹا موجود ہے لہٰذا اماں کو سدس ملے گا اور بیٹا عصبہ بن کر بقیہ مال پائے گا۔
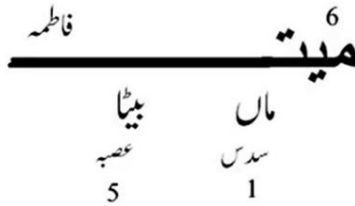
مثال:شاکرہ نامی ایک عورت کا انتقال ہوا اور اسکے ورثاء میں اس کی ماں، بیٹی اور چچا ہیں۔ چونکہ میت کی بیٹی موجود ہے لہٰذا اماں کو سدس ملے گا اور بیٹی کو نصف دیا جائے گا اور چچا عصبہ بن کر بقیہ مال پائے گا۔

6
میت
شاکرہ
ماں
سدس
1
بیٹی
نصف
3
چچا
عصبہ
2
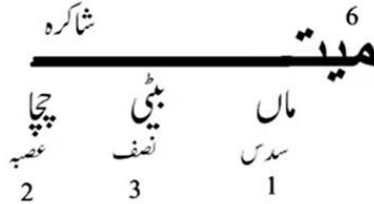
مثال:شاکرہ نامی ایک عورت کا انتقال ہوا اور اسکے ورثاء میں اس کی ماں، دو حقیقی بہنیں اور چچا ہیں۔ چونکہ میت کی دو حقیقی بہنیں موجود ہے لہٰذا اماں کو سدس ملے گا اور دو حقیقی بہنوں میں ثلثان تقسیم ہو گا اور چچا عصبہ بن کر بقیہ مال پائے گا۔
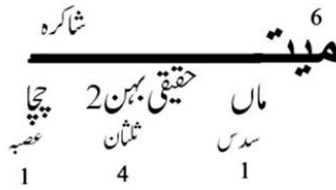
مثال:شاکرہ نامی ایک عورت کا انتقال ہوا اور اسکے ورثاء میں اس کی ماں اور دو حقیقی بھائی ہیں۔ چونکہ میت کے دو حقیقی بھائی موجود ہیں لہٰذا اماں کو سدس ملے گا اور دو حقیقی بھائی عصبات بن کر بقیہ مال پائیں گے۔
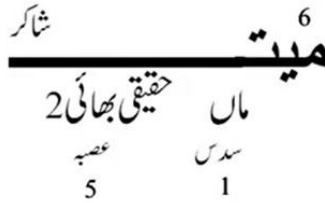
مثال:شاکرہ نامی ایک عورت کا انتقال ہوا اور اسکے ورثاء میں اس کی ماں، تین ماں شریک بہنیں اور چچا ہیں۔ چونکہ میت کی تین ماں شریک بہنیں موجود ہیں لہٰذا اماں کو سدس ملے گا اور تین ماں شریک بہنوں میں ثلث تقسیم ہو گا اور چچا عصبہ بن کر بقیہ مال پائے گا۔

شاکرہ 6

میت

ماں — ماں شریک بہن 3 — چچا

سدس — ثلث — عصبہ

1 — 2 — 3
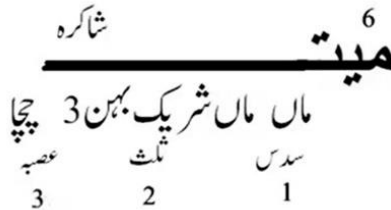
۲۔ ثلث کل: الثلث اذا لم یکن للمیت ولد و ولد ابن او اثنان من الاخوة والاخوات (الکافی) میت کا بیٹا، بیٹی، پوتا پوتی نہ ہو یا بھائی بہنوں میں (ہر جہت سے) دو افراد نہ ہوں (یعنی بھائی بہنوں میں دو سے کم افراد ہوں) تو ماں کو ثلث ملے گا۔

مثال:طاہرہ نامی ایک عورت کا انتقال ہوا اور اسکے ورثاء میں اس کی ماں اور باپ ہیں۔ چونکہ میت کے بیٹا،بیٹی،پوتا،پوتی نہیں ہیں اور نہ اس کے کوئی بھائی،بہن ہیں لہٰذا ماں کو ثلث کل ملے گا اور باپ عصبہ بن کر بقیہ مال پائے گا۔
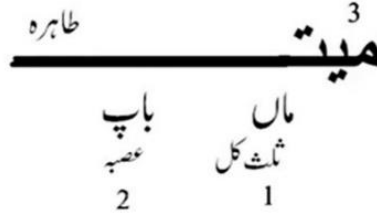
۳۔ ثلث مابقی: لھا ثلث الباقی بعد فرض الزوجین فی زوج و ابوین و امراۃ و ابوین(الکافی)۔
والدین اور شوہر میں شوہر کا حصہ دینے کے بعد یا والدین اور بیوی میں بیوی کا حصہ دینے کے بعد ماں کا حصہ ثلث مابقی ہو گا یعنی جب میت کے ورثاء میں اس کی ماں کیساتھ باپ اور زوجین (میں سے کوئی ایک) ہوں گے تو شوہر یا بیوی کا حصے دینے کے بعد جو حصہ بچ جائیگا اس کا ثلث ماں کو دیا جائے گا۔

مثال:شاکرہ نامی ایک عورت کا انتقال ہوا اور اسکے ورثاء میں اس کی ماں،شوہر اور باپ ہیں۔پہلے شوہر کو نصف دیں گے پھر باقی حصے کا ثلث ماں کو ملے گا اور باپ عصبہ بن کر بقیہ مال پائے گا۔

6
شاکرہ
میت
شوہر ماں باپ
نصف ثلث مابقی عصبہ
3 1 2
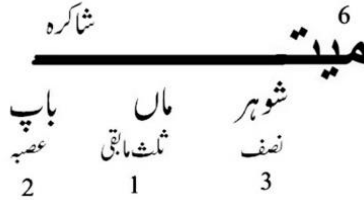
مثال:شاکر نامی ایک شخص کا انتقال ہوا اور اسکے ورثاء میں اس کی ماں،بیوی اور باپ ہیں۔پہلے بیوی کو ربع دیں گے پھر باقی حصے کا ثلث ماں کو ملے گا اور باپ عصبہ بن کر بقیہ مال پائے گا۔

۴۔**وللام حال رابع وهو: اذا لاعنها زوجها ونفى ولدها وتم اللعان بينهما انتفى عنه وانقطع تعصيبه منه ولم يرثه هو ولا احد من عصباته (الكافى)**۔ماں کا چوتھا حال یہ ہیکہ جب اس پر اس کا شوہر لعان کرے(زنا کا الزام لگائے)اور اس کے بچے کا انکار کرے اور لعان ان دونوں میں مکمل ہو جائے(قاضی ان میں جدائی کروادے)تو بچہ کے نسب کا انکار ہو گیا اور اسکی پشت اس سے منقطع ہوئی اور وہ اس کا وارث نہیں ہو گا اور نہ اس کے قریبی رشتہ دار وارث ہوں گے۔ اس بچے کے عصبات کون ہوں گے اس بارے مں اختلاف ہے۔**وعصبته عصبة امه وعنه انها هي عصبته (المقنع)**۔اس بچے کے عصبات اس کی ماں کے عصبات ہوں گے اور دوسری روایت یہ ہیکہ اس کی ماں ہی اس کی عصبہ ہو گی اور اگر ماں نہ ہو گی تو ماں کے عصبات اس کے عصبات ہوں گے۔

مثال: **اذا خلف اما و خالا فللام الثلث بلا خلاف والباقى للخال لانه عصبة امه، وعلى الرواية الاخرى الكل للام(الشرح الكبير)**۔جب میت چھوڑے ماں اور ماموں تو ماں کا بلا خلاف ثلث ہو گا اور باقی ماموں کا ہو گا کیونکہ وہ اس کی ماں کا عصبہ ہے اور دوسری روایت کے مطابق تمام مال ماں کا ہے۔

مثال:فاذا كان معها ابوها واخوها فهو لابيها(الشرح الكبير)۔ اگر ماں کیساتھ ماں کا باپ (میت کا نانا)اور ماں کا بھائی(میت کا ماموں)ہو تو باقی مال ماں کے باپ کا ہے۔

مثال:فان كان مكان الاب جد فهو بين اخيها و جدها نصفين (الشرح الكبير) ۔اگر ماں کے باپ کی جگہ دادا ہو تو باقی مال ماں کے بھائی اور دادا کا آدھا، آدھا ہے۔

مثال:فان كان معهم ابنها وهو اخوه لامه فلا شيء لاخيها ويكون لامه الثلث ولاخيه السدس ولاخيه الباقي (الشرح الكبير)اگر ان کیساتھ ماں کا بیٹا ہو اور وہ میت کا ماں شریک بھائی ہو تو ماں کے بھائی کا کوئی حصہ نہیں ہو گا اور ماں کا ثلث ہے اور میت کے بھائی کا سدس اور بقیہ مال ہے۔

6
میت .. عبد اللہ

ماں — ماں شریک بھائی

ثلث — سدس + عصبہ

2 — 1 + 3

مثال:وان خلف امه و اخاه واخته فلكل واحد منهم السدس والباقی لاخيه دون اخته (الشرح الكبير) اگر میت ماں، بھائی اور بہن چھوڑے تو ان میں سے ہر ایک کا سدس ہے اور باقی میت کے بھائی کا ہے۔

مثال:وان خلف ابن اخيه و بنت اخيه او خاله وخالته فالباقی للذكر (الشرح الكبير) اگر وہ اخیافی بھائی کا بیٹا اور اخیافی بھائی کی بہن چھوڑے یا اپنا ماموں اور خالہ چھوڑے تو بقیہ مال مردوں کا ہو گا۔

3
میت
عبداللہ

خالہ	ماموں	ماں
–	عصبہ	ثلث
	2	1

مثال:وان خلف اخته وابن اخته فلاخته السدس والباقی لابن اخته (الشرح الكبير)۔اگر وہ (اخیافی) بہن اور (اخیافی) بہن کا بیٹا چھوڑے تو بہن کا سدس ہو گا اور باقی بہن کے بیٹے کا ہو گا۔

وعلی الروایة الاخری الکل للام فی هذا الموضع(الشرح الکبیر)-دوسری روایت کے مطابق اس مقام پر تمام مال ماں کا ہے۔یعنی دوسری روایت کے مطابق درج بالا مثالوں میں تمام مال ماں کا ہے۔

۸۔باپ کے احوال

باپ کی تین حالتیں ہیں:

۱۔سدس

۲۔فرض مع تعصیب

۳۔عصبۂ محض

۱۔سدس یعنی فرض مطلق: **یرث فیها بالفرض المجرد وهی مع الابن او ابنه یرث السدس(الکافی)** اس حالت میں باپ صرف مقررہ حصے کا وارث بنے گا اور وہ حالت میت کے بیٹے یا پوتے کیساتھ ہے ،باپ سدس کا وارث ہو گا۔

مثال: علی نامی ایک شخص کا انتقال ہوا اور اسکے ورثاء میں اس کا باپ اور بیٹاہیں۔ باپ کو سدس دیا جائے گا اور بیٹا عصبہ بن کر بقیہ مال پائے گا۔
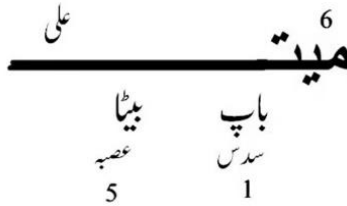
۲۔فرض مع تعصیب: **یجتمع له الامران، السدس بالفرض للآیة والباقی بالتعصیب لقول النبیﷺو هی مع اناث الولد (الکافی)** اس حالت میں باپ کیلئے دو حالتیں جمع ہوتی ہیں،(پہلی یہ کہ اس کا حصہ)سدس مقررہ ہے اور باقی مال بحیثیت عصبہ ہے اور وہ مؤنث اولاد کیساتھ ہے۔یعنی جب میت کی بیٹی ہو یا بیٹے کی بیٹی ہو اور مذکر اولاد نہ ہو تو باپ کو اس کے مقررہ حصہ یعنی سدس کیساتھ عصبہ بننے کی حیثیت سے بقیہ مال بھی ملے گا۔

مثال: علی نامی ایک شخص کا انتقال ہوا اور اسکے ورثاء میں صرف اس کا باپ اور بیٹی ہیں۔ بیٹی کو نصف دیا جائے گا اور باپ کو سدس دیا جائے گا اور وہ عصبہ بن کر بقیہ مال بھی پائے گا۔
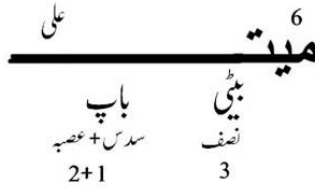
۳۔ عصبہ محض: یرث فیها بالتعصیب المجرد وهی مع عدم الولد(الکافی)اس حالت میں باپ صرف عصبہ بن کر وارث بنے گا اور وہ حالت میت کے بیٹے یا پوتے کی عدم موجودگی کیساتھ ہے۔ یعنی جب میت کی اولاد نہ ہو اور نہ بیٹے کی اولاد ہو تو باپ صرف عصبہ بنے گا۔

مثال: علی نامی ایک شخص کا انتقال ہوا اور اسکے ورثاء میں صرف اس کا باپ ہے۔ چونکہ باپ کے سوا کوئی اور وارث نہیں ہے لہذا وہ عصبہ بن کر پورا مال پائے گا۔
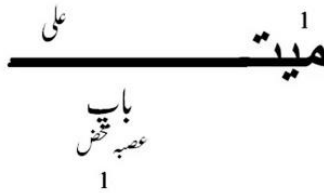
مثال: علی نامی ایک شخص کا انتقال ہوا اور اسکے ورثاء میں صرف اس کا باپ اور ماں ہے۔ ماں کو ثلث دیا جائے گا اور باپ عصبہ بن کر بقیہ مال پائے گا۔
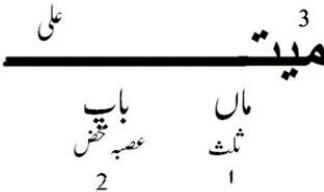
۹۔ دادا کے احوال

جو تین حالتیں باپ کی بیان ہوئیں وہ تین دادا کی حالتیں بھی ہوں گی جبکہ باپ زندہ نہ ہو لیکن باپ کی موجودگی میں دادا کو میت کی وراثت سے حصہ نہیں ملے گا۔ باپ واسطہ ہے اور دادا ذوالواسطہ ہے لہٰذا ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ واسطہ کی موجودگی میں ذوالواسطہ کو حصہ نہیں ملے گا۔ مثال: اگر میت کے ورثاء میں باپ اور دادا موجود ہوں تو باپ کیوجہ سے دادا ساقط ہو جائے گا اور باپ عصبہ بن کر سارا مال پائے گا۔
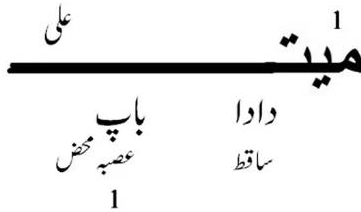
مثال: اگر میت کے ورثاء میں دادا اور پردادا موجود ہوں تو دادا کیوجہ سے پردادا ساقط ہو جائے گا اور دادا عصبہ بن کر سارا مال پائے گا۔
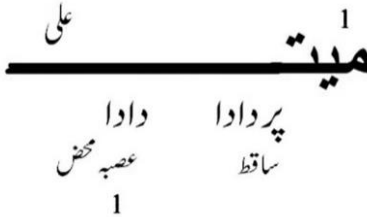
۱۔ سدس مع فرض مطلق: دادا جب بیٹے کیساتھ وارث بنے گا تو اس کو سدس ملے گا۔

مثال: اگر میت کے ورثاء میں دادا اور بیٹا موجود ہوں تو دادا کو سدس ملے گا اور بیٹا عصبہ بن کر بقیہ مال پائے گا۔
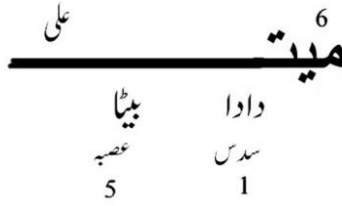
۲۔سدس مع تعصیب: دادا جب بیٹی یا بیٹے کی بیٹی کیساتھ وارث بنے گا تو اس کو سدس ملے گا اور وہ عصبہ بھی بنے گا۔مثال: اگر میت کے ورثاء میں دادا اور بیٹی موجود ہوں تو بیٹی کو نصف ملے گا اور دادا کو سدس ملے گا اور وہ عصبہ بن کر بقیہ مال بھی پائے گا۔
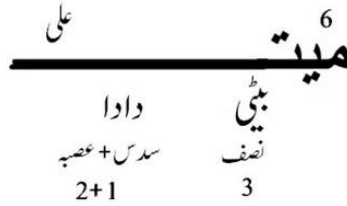
۳۔عصبۂ محض: جب میت کی اولاد اور اس کے بیٹے کی اولاد نہ ہو تو دادا صرف عصبہ بنے گا۔مثال-۳۴: اگر میت کے ورثاء میں صرف دادا ہو وہ عصبہ بن کر سارا مال پائے گا۔

1
علی
میت
دادا
عصبہ محض
1
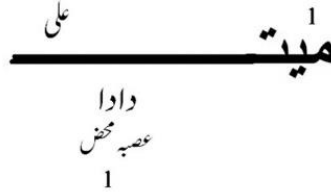
مثال: اگر میت کے ورثاء میں دادا اور ماں موجود ہوں تو ماں کو ثلث ملے گا اور دادا عصبہ بن کر بقیہ مال پائے گا۔

۱۰۔جدہ کے احوال

عربی میں جدہ کا لفظ دادی اور نانی دونوں پر بولا جاتا ہے لہٰذا یہاں جدہ سے مراد دادی، پر دادی اوپر تک اور نانی، پرنانی اوپر تک ہوں گے۔ **للجدة اذا لم تكن ام السدس ان الام تحجب الجدات من جميع الجهات(المغني)**-جب ماں نہ تو جدہ کو سدس ملے گا کیونکہ ماں ہر جہت سے آنے والی جدات کو مجوب بنا دیتی ہے۔ ایسا اسلئے ہیکہ دادی یانانی ماں ہونے کی حیثیت سے وارث بنتی ہیں لہٰذا جب ماں خود موجود ہو گی تو دادی، نانی کو ترکہ میں سے کچھ نہیں ملے گا۔

مثال: اگر میت کے ورثاء میں دادی، نانی ،ماں، بیٹی اور چچاموجود ہوں توماں کوسدس ملے گا، بیٹی کو نصف ملے گا اور چچاعصبہ بن کر بقیہ
مال پائے گا۔

شاگرہ

میت 6

چچا	بیٹی	ماں	دادی	نانی
عصبہ	نصف	سدس	ساقط	ساقط
2	3	1	0	0

وكذلك ان كثرن لم يزدن على السدس(المغني)-اور اسی طرح اگر جدات زیادہ ہوں تو ان سب کا حصہ سدس سے زیادہ نہیں ہو گا۔یعنی اگر دادی یاپر دادی، نانی یاپرنانی موجود ہیں اور وہ وارث بھی بن رہی ہیں تو ان سب میں میت کے مال کاسدس برابری کیساتھ تقسیم ہو گا۔

مثال:اگر میت کے ورثاء میں دادی،نانی اور بیٹاموجود ہوں تو دادی اور نانی میں سدس برابری کے طریقہ پر تقسیم ہو گا اور بیٹا عصبہ بن کر بقیہ مال پائے گا۔
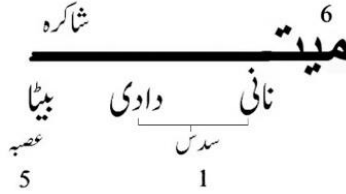
مثال:اگر میت کے ورثاء میں پر دادی ،پرنانی اور بیٹاموجود ہوں تو پردادی اور پر نانی میں سدس برابری کے طریقہ پر تقسیم ہو گا اور بیٹا عصبہ بن کر بقیہ مال پائے گا۔
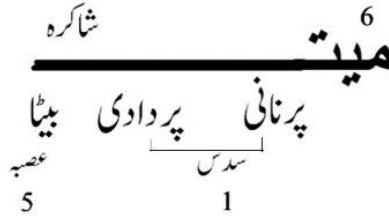
ان النبی صل اللہ علیه وآله و سلم ورث ثلاث جدات ثنتین من قبل الاب و واحدة من قبل الام(المغنی)-حضور اکرم ﷺ نے تین جدات کو وراثت میں حصہ دیا ہے،دو باپ کی طرف سے اور ایک ماں کی طرف سے۔**فان الوارثات هی ام ام وان علت درجتها وام اب وامهاتها و ام الجد و امهاتها**-کیونکہ وارث بننے والی ماں کی ماں ہے اور اگر اس کا درجہ اوپر کو جائے اور باپ کی ماں اور اسکی مائیں اور دادا کی ماں اور اس کی مائیں۔**لا ترث کل جدة ادلت باب بین امین(المغنی)**-ہر وہ جدہ وارث نہیں بنے گی جو منسوب ہو ایسے باپ سے جو دوماؤں کے درمیان میں آئے۔لہٰذا یہاں قاعدہ یہ بنے گا کہ-"ماں کے باپ کی ماں وارث نہیں بنے گی–"۔ماں کا باپ جد فاسد کہلاتا ہے جو عموماً نانا ہوتا ہے اور جد فاسد کی ماں جدۂ فاسدہ کہلاتی ہے جو وارث نہیں بنتی ہے چاہے جد فاسد میت ماں کی طرف سے آئے یا باپ کی طرف سے آئے۔

درج ذیل خاکہ میں میت کی ماں کا باپ جد فاسد سرخ ڈبے میں ہے اور اس کی ماں بھی سرخ ڈبے میں ہے، یہ دونوں وارث نہیں بنیں گے۔ نیز میت کے ددھیالی رشتہ داروں میں بھی جد فاسد اور جد فاسدہ آتے ہیں۔ خاکہ میں میت کے باپ کی ماں کا باپ جد فاسد ہے جو سرخ ڈبے میں موجود ہے اور اس کی ماں جدۂ فاسدہ ہے جو سرخ ڈبے میں ہے، یہ دونوں وارث نہیں بنیں گے۔
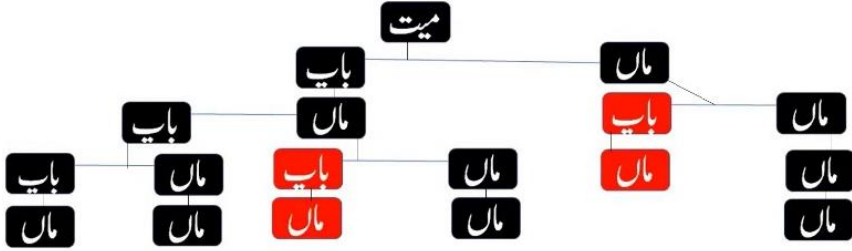
نوٹ: خاکہ کو پیش نظر رکھتے ہوئے درج ذیل مثالوں کو سمجھئے!

مثال: میت کے ورثاء میں پرداداکی ماں، داداکی نانی، دادی کی نانی اور بیٹا موجود ہیں۔ میت ان تینوں کی تیسری پشت میں بیٹا ہے یعنی تینوں جدات ایک ہی درجے کی ہیں لہٰذا یہ تینوں وارث بن سکتی ہیں۔ ان تینوں میں میت کے مال کا سدس برابر تقسیم کیا جائیگا اور بقیہ مال بیٹے کا ہوگا۔

6 میت			شاکر
پرداداکی ماں	داداکی نانی	دادی کی نانی	بیٹا
	سدس		عصبہ
	1		5
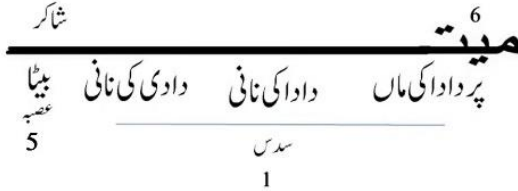
مثال: میت کے ورثاء میں پرنانی، باپ کی نانی، داداکی ماں اور بیٹا موجود ہیں۔ پرنانی میت کی ماں کی طرف سے ہے اور باپ کی طرف سے دو جدات ہیں۔ میت ان تینوں کی تیسری پشت میں بیٹا ہے یعنی تینوں جدات ایک ہی درجے کی ہیں لہٰذا یہ تینوں وارث بن سکتی ہیں۔ ان تینوں میں میت کے مال کا سدس برابر تقسیم کیا جائیگا اور بقیہ مال بیٹے کا ہوگا۔
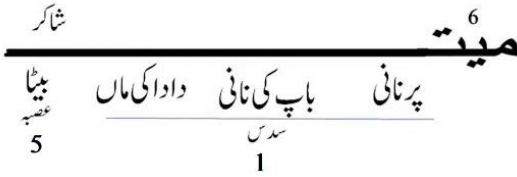
مثال: میت کے ورثاء میں ماں کے باپ کی ماں، دادی کی ماں، بیٹی اور چچا موجود ہیں۔ماں کے باپ کی ماں جدۂ فاسدہ ہے اسلئے ساقط ہوگی دادی کی ماں کا سدس ہوگا، بیٹی کو نصف ملے گا اور بقیہ مال چچا کا ہوگا۔
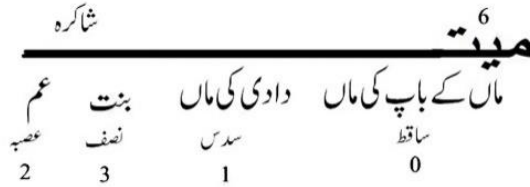
قاعدہ: قریب والی دور والی کو ساقط کرتی ہے!

واذا کان بعضهن اقرب من بعض کان الميراث لاقربهن اما اذا کانت احدى الجدتين ام الاخرى فاجمع اهل العلم على ان الميراث للقربى تسقط البعدى بها---ان الجدتين من الاب اذا کانت احداهما ام الاب والاخرى ام الجد سقطت ام الجد بام الاب(المغنى) - جب ان میں سے بعض جدات دوسری کے مقابلہ میت سے زیادہ قریب ہوں تو وراثت ان میں سے قریب والی کی ہوگی یعنی جب دو جدات میں سے ایک جدہ دوسری کی ماں ہو تو اہل علم کا اجماع ہیکہ وراثت قریب والی کی ہے، دور والی اس سے ساقط ہو جائے گی۔میت کے باپ کی طرف سے دو جدات میں سے ایک باپ کی ماں ہو اور دوسری دادا کی ماں ہو تو دادا کی ماں باپ کی ماں سے ساقط ہو جائے گی۔یعنی دادا کی ماں کو حصہ نہیں ملے گا۔

مثال: میت کے ورثاء میں دادی، دادا کی ماں اور بیٹا موجود ہیں۔دادا کی ماں دور والی ہے اسلئے ساقط ہوگی دادی کا سدس ہوگا بقیہ مال بیٹے کا ہوگا۔

قاعدہ: قریب والی جدہ دور والی جدہ کو وارث بننے سے روک دے گی اگرچہ یہ دونوں باپ کی طرف سے ہوں یا ماں کی طرف سے ہوں۔اس قاعدہ کی دلیل حسب ذیل عبارتیں ہیں:

ان القربیٰ من جھة الام تحجب البعدیٰ من جھة الاب(المغنی) ماں کی طرف سے قریب والی جدہ باپ کی طرف سے دور والی جدہ کو محجوب کرتی ہے۔مثال-۴۳: میت کے ورثاء میں دادا کی ماں،نانی اور بیٹا موجود ہیں۔دادا کی ماں نانی کے مقابلہ میں دور والی ہے لہٰذا نانی کو سدس ملے گا اور دادا کی ماں ساقط ہو جائے گے اور بقیہ مال بیٹی کا ہو گا۔

میت 6

ذاکر

دادا کی ماں | نانی | بیٹا

ساقط | سدس | عصبہ

0 | 1 | 5

فاما القربیٰ من جھة الاب فھل تحجب االبعدیٰ من جھة الام؟ فعن احمد روایتان---ولنا انھا جدة قربیٰ فتحجب البعدیٰ(المغنی)-رہی باپ کی طرف سے قریب والی جدہ،تو کیا وہ ماں کی طرف سے دور والی جدہ کو محجوب کرتی ہے؟اس بارے میں امام احمد سے دوروایتیں ہیں،لیکن مفتیٰ بہ روایت یہ ہیکہ وہ قریب والی جدہ ہے تو وہ دور والی جدہ کو محجوب کرتی ہے۔

مثال: میت کے ورثاء میں پرنانی،دادی اور بیٹا موجود ہیں۔پرنانی دور والی ہے اور دادی قریب والی ہے لہٰذا پرنانی ساقط ہو گی اور دادی کو سدس ملے گا اور بقیہ مال بیٹے کا ہو گا۔

وان ادلت جدة بقرابتين و اخرىٰ بقرابة فلذات القرابتين ثلثا السدس وللاخرىٰ ثلثة (الكافی)۔اگر کوئی جدہ میت کی طرف دو قرابتوں سے منسوب ہو اور کوئی دوسری جدہ ایک قرابت سے منسوب ہو تو اس دو قرابت والی کا حصہ سدس کا دو تہائی ہو گا اور ایک قرابت والی کا حصہ سدس کا ایک تہائی ہو گا۔ ذیل میں موجود خاکہ میں میت کی پرنانی میت کے دادا کی ماں بھی ہے اور اس طرح وہ دو قرابتوں والی ہے جبکہ میت کے باپ کی نانی ایک ہی قرابت والی ہے اسلئے اگر یہ دو جدات ہی موجود ہوں تو ان میں سے دو قرابت والی کا حصہ سدس کا دو تہائی ہو گا اور ایک قرابت والی کا حصہ سدس کا ایک تہائی ہو گا۔
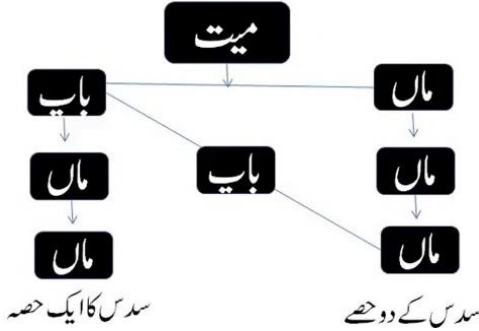
مندرجہ ذیل خاکہ میں میت کی پرنانی کی ماں میت کی دادی کی نانی بھی ہے اور میت کے پردادا کی ماں بھی ہے اور اس طرح وہ تین قرابتوں والی ہے جبکہ میت کے دادا کی نانی ایک ہی قرابت والی ہے اسلئے اگر یہ دو جدات ہی موجود ہوں تو ان میں سے تین قرابتوں والی کا حصہ سدس کے تین حصے ہوں گے اور ایک قرابت والی کا حصہ سدس کا ایک حصہ ہو گا۔
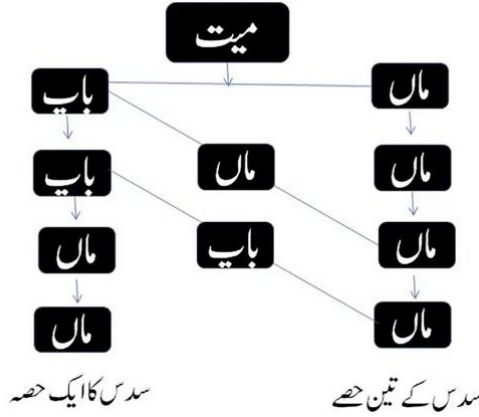
قاعدہ: جدہ وارث بنے گی جبکہ اس کا بیٹا زندہ ہو۔

الجدة ترث وابنها حي وجملته ان الجدة من قبل الاب اذا كان ابنها حيا وارثا،فان عمر و ابن مسعود وابا موسى و عمران بن الحصين و ابا الطفيل رضى الله عنهم ورثوها مع ابن ابنها---وهو ظاهر مذهب احمد بن حنبل رضى الله عنه وقال زيد بن ثابت لا ترث(المغنى)- جدہ وارث بنتی ہے جبکہ اس کا بیٹا زندہ ہو اور اسکی تفصیل یہ ہیکہ میت کے باپ کی طرف سے آنے والی جدہ وارث ہو گی جبکہ اس کا بیٹا زندہ ہو کیونکہ حضرت سیدنا عمرؓ، حضرت سیدنا ابن مسعودؓ، حضرت سیدنا ابو موسیٰؓ، حضرت سیدنا عمران بن حصینؓ، حضرت سیدنا ابو طفیلؓ نے اسے اسکے بیٹے کیساتھ وارث بنایا ہے اور یہ امام احمدؒ کا ظاہر مذہب ہے اور حضرت زیدؓ نے فرمایا کہ وہ وارث نہیں بنے گی۔ امام مالکؒ، امام شافعیؒ اور اصحاب رائے کے نزدیک بھی وہ وارث نہیں بنے گی۔ ان کے نزدیک جدہ کے وارث نہ بننے کا سبب یہ ہیکہ جدہ اپنے بیٹے کے سبب میت سے منسوب ہوتی ہے اور واسطہ کی موجودگی میں ذوالواسطہ وارث نہیں ہوتا ہے۔ اسمیں کوئی اختلاف نہیں ہیکہ میت کے چچا کی موجودگی میں جدہ محروم نہیں ہوتی ہے کیونکہ جدہ چچا کی جہت سے میت کی طرف منسوب نہیں ہوتی ہے اور باپ کی طرف سے منسوب ہوتی ہے لہٰذا باپ کی موجودگی میں وہ محجوب ہو گی۔۔ جبکہ حنابلہ کی دلیل یہ ہیکہ جدہ ماں ہونے کی حیثیت سے وارث بنتی ہے اور باپ کے سبب وارث نہیں بنتی ہے لہٰذا باپ کی موجودگی میں بھی وہ وارث بنے گی۔

مثال: میت کے ورثاء میں نانی، دادی اور باپ موجود ہیں۔ نانی اور دادی میں سدس برابری کے طور پر تقسیم گا اور بقیہ مال بیٹے کا ہو گا۔ یہاں باپ کی موجودگی میں دادی وارث بنے گی کیونکہ حنابلہ کے نزدیک جدہ ماں ہونے کی حیثیت سے وارث بنتی ہے۔
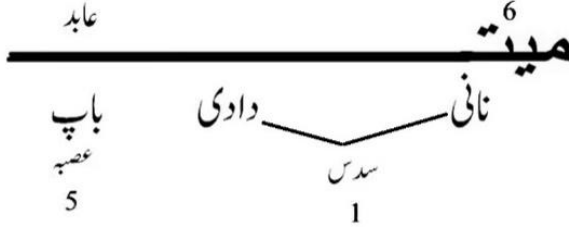
۱۱۔ بیٹی کے احوال

بیٹی کو کبھی فرض ملتا ہے اور کبھی وہ عصبہ بنتی ہے۔ تفصیل حسب ذیل ہے:

۱۔ ایک ہو تو نصف، دو یا زیادہ ہوں تو دو تہائی: فاما البنات فلهن الثلثان وان كثرن وللواحدة اذا انفردت النصف(الکافی)۔ بیٹیوں کا دو تہائی حصہ ہے اگر چہ وہ زیادہ ہوں، اور ایک بیٹی جب تنہا ہو تو اس کا نصف ہے۔ مثال: میت کے ورثاء میں بیٹی اور باپ ہے، بیٹی کا نصف حصہ ہے اور باپ کا سدس ہے اور وہ عصبہ بن کے بقیہ مال بھی پائے گا۔

مثال: میت کے ورثاء میں دو بیٹیاں اور دادا ہیں۔ بیٹیوں کا دو تہائی حصہ ہے اور دادا باپ کی عدم موجودگی میں باپ کی طرح سدس پائے گا اور وہ عصبہ بن کے بقیہ مال بھی پائے گا۔

۲۔ عصبہ بننا: مندرجہ بالا مثالوں میں بیٹیوں کیساتھ باپ اور دادا ورثاء میں موجود تھے لیکن جب بیٹی کیساتھ میت کا بیٹا موجود ہو گا تو بیٹا بیٹی کو اپنے ساتھ عصبہ بناتا ہے۔

واربعة من الذكور يعصبون اخواتهم فيمنعون الفرض ويقتسمون ما ورثوا للذكر مثل حظ الانثيين و هم الابن وابنه والاخ من الابوين او من الاب(الکافی)۔ چار مرد اپنی بہنوں کو عصبہ بناتے ہیں، تو وہ(

بیٹیوں کا) مقررہ حصہ روکتے ہیں اور وہ وراثت کو اس طرح تقسیم کرتے ہیں کہ ایک مرد کا حصہ دو عورتوں کے برابر ہوتا ہے اور وہ (چار مرد) بیٹا، پوتا، حقیقی بھائی اور علاتی بھائی (باپ شریک بھائی) ہیں۔ مثال-۴۸: میت کے ورثاء میں میت کا بیٹا اور بیٹی ہیں تو بیٹا بیٹی کا مقررہ حصہ روک کر اسے اپنے ساتھ عصبہ بنائے گا اور ان دونوں میں مال اسطرح تقسیم ہو گا کہ بیٹے کو دو حصے اور بیٹی کو ایک حصہ ملے گا۔
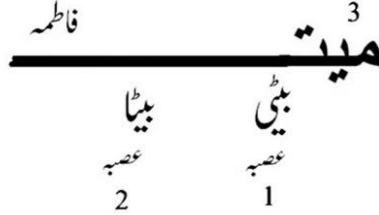
۱۲۔پوتی کے احوال

۱۔ایک ہو تو نصف،دو یا زیادہ ہوں تودو تہائی: وبنات الابن کبنات الصلب سواء ان لم یکن للمیت ولد من صلبه للواحدة النصف ولثنتین فصاعدا الثلثان (الکافی)-اور پوتی بیٹی کی طرح ہے جب کہ میت کا بیٹا اور بیٹی نہ ہو یعنی ایک پوتی کا حصہ نصف اور دو یا زیادہ کا ثلثان ہے۔

مثال:میت کے ورثاء میں میت کی پوتی اور چچا ہیں تو پوتی کو نصف ملے گا اور چچا عصبہ بن کر بقیہ مال پائے گا۔
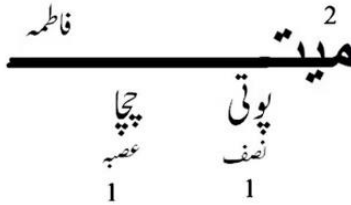
مثال:میت کے ورثاء میں میت کا بیٹا اور بیٹی نہیں ہیں اور دو پوتیاں اور باپ ہیں۔پوتیوں میں دو تہائی حصہ تقسیم ہو گا اور باپ کو سدس ملے گا اور وہ عصبہ بن کر بقیہ مال بھی پائے گا۔

فاطمہ 6
میت
اب — پوتی2
سدس + عصبہ — ثلثان
1 + 1 — 4
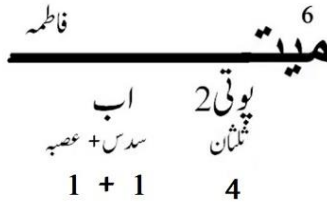
قاعدہ:میت کا پوتا،پوتی کو عصبہ بنا کر اس کے مقررہ حصے سے اسے روک دے گا۔مثال-۵۱:میت کے ورثاء میں میت کا پوتا اور پوتی ہیں۔پوتی کو پوتا عصبہ بنائے گا اور پوتی کو ایک حصہ ملے گا اور پوتے کو دو حصے ملیں گے۔

فاطمہ 3
میت
پوتی — پوتا
عصبہ — عصبہ
1 — 2
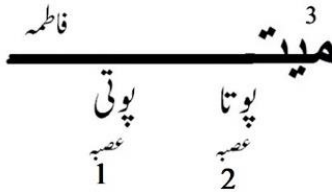
قاعدہ: بیٹیوں میں دو تہائی مال پورا ہو جائے تو پوتیاں ساقط ہوں گی۔

اجمع اهل العلم على ان بنات الصلب متى استكملن الثلثين سقط بنات الابن (المغنى)-اہل علم کا اس پر اجماع ہیکہ جب بیٹیاں دو تہائی حصہ پورا کریں گی تو پوتیاں ساقط ہوں گی۔ ایسا اسلئے کہ پوتیوں کو جب حصہ ملتا ہے تو بیٹی ہونے کے درجہ میں ملتا ہے۔ جب میت کی بیٹیاں موجود ہوں اور ان میں بیٹیوں کا مقررہ حصہ تقسیم ہو جائے تو پوتی کو کچھ نہیں دیا جاتا ہے کیونکہ بیٹیوں میں ہی مقررہ حصہ تقسیم ہو گیا۔ **مثال-۵۲:** میت کے ورثاء میں پوتی، تین بیٹیاں اور چچا ہیں۔ پوتی ساقط ہو گی، بیٹیوں کو دو تہائی حصہ ملے گا اور چچا عصبہ بن کر بقیہ مال پائے گا۔

عائشہ — میت 3

پوتی	بیٹی 3	چچا
ساقط	ثلثان	عصبہ
0	2	1

قاعدہ: بیٹی ایک ہو تو اس کو نصف دیا جائے گا اور پوتیوں میں ثلثین کی تکمیل کرتے ہوئے سدس تقسیم ہو گا۔

فان كانت ابنة واحدة و بنات الابن فلابنة الصلب نصف و لبنات الابن واحدة كانت او اكثر من ذلك السدس تكملة الثلثين(المغنى)-اگر ایک بیٹی ہو اور پوتیاں ہوں تو بیٹی کا نصف ہو گا اور پوتیاں کا ثلثین کی تکمیل کرتے ہوئے سدس ہو گا چاہے وہ ایک ہوں یا اس سے زیادہ ہوں۔ **مثال-۵۳:** میت کے ورثاء میں دو پوتی، بیٹی اور چچا ہیں۔ پوتیوں کو سدس ملے گا، بیٹی کو نصف ملے گا اور چچا عصبہ بن کر بقیہ مال پائے گا۔

عائشہ — میت 6

پوتی 2	بیٹی	چچا
سدس	نصف	عصبہ
1	3	2

۲۔ عصبہ بنانا: میت کی پوتیوں کیساتھ ان کے درجہ میں یا ان کے درجۂ اسفل میں میت کا پوتا ہو تو وہ ان کو عصبہ بنائے گا۔

فان كان مع بنات الابن ابن فی درجتهن كاخيهن او ابن عمهن او انزل منهن كابن اخيهن او ابن ابن عمهن او ابن ابن عمهن عصبهن فی الباقی فجعل بينهم للذكر مثل حظ الانثيين(المغنی)۔ اگر پوتیوں کیساتھ ان کے درجہ میں لڑکا ہو جیسے ان کا بھائی یا ان کے چچا کا بیٹا یا ان سے نیچے جیسے ان کے بھائی کا بیٹا یا ان کے چچا کا پوتا یا ان کے چچا کا پرپوتا تو وہ ان سب کو عصبہ بنائے گا پھر ان سب کے درمیان مال اس طرح تقسیم ہو گا کہ مرد کا دو عورتوں کے برابر حصہ ہو گا۔

مثال: میت کے ورثاء میں پوتی اور پوتا ہیں۔ پوتی کو پوتا عصبہ بنائے گا اور پوتی کو ایک حصہ ملے گا اور پوتے کو دو حصے ملیں گے۔

میت 3 — فاطمہ

پوتی	پوتا
عصبہ	عصبہ
1	2
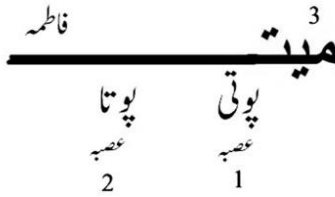
مثال: میت کے ورثاء میں تین بیٹیاں، پوتی اور پوتا ہیں۔ بیٹیوں میں ثلثان تقسیم ہو گا۔ پوتی کو پوتا عصبہ بنائے گا اور پوتی کو ایک حصہ ملے گا اور پوتے کو دو حصے ملیں گے۔

میت 3 — عائشہ

بیٹی 3	پوتی	پوتا
ثلثان	عصبہ	عصبہ
2	1/3	2/3
	1	

مثال: میت کے ورثاء میں تین بیٹیاں، پوتی اور پرپوتا ہیں۔ بیٹیوں میں ثلثان تقسیم ہو گا۔ پوتی کو پرپوتا عصبہ بنائے گا اور پوتی کو ایک حصہ ملے گا اور پرپوتے کو دو حصے ملیں گے۔
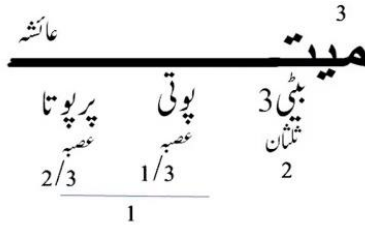
وابن ابن الابن يعصب من في درجته من اخواته و بنات عمه، وبنات ابن عم ابيه على كل حال (المغنى)- پرپوتا اپنے درجہ کی بہنوں کو عصبہ بنائے گا اور اپنے چچا کی بیٹیوں کو اور اپنے باپ کے چچا کے بیٹے کی بیٹیوں عصبہ بنائے گا۔
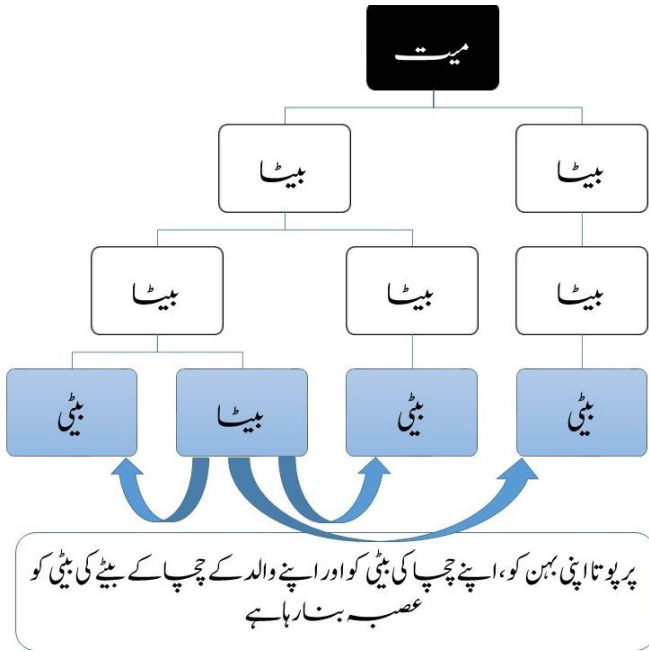
ويعصب من هو اعلى منه من عماته،وبنات عم ابيه ومن فوقهن بشرط ان لا يكن ذوات فرض (المغنى) اور عصبہ بناتا ہے ان کو جو اس سے اعلیٰ ہوں جیسے اسکی پھوپھی اور اس کے باپ کے چچا کی بیٹی اور وہ جو ان سے اوپر ہوں بشرطیکہ وہ ذوات فرض نہ ہوں۔یعنی جو عورتیں پرپوتے سے اوپر درجے کی ہوں گی اوران

کامیت کی وراثت میں کوئی مقررہ حصہ نہیں ہو گا ان کو پر پوتا عصبہ بنائے گا۔و یسقط من ھو انزل منه کبناته و بنات اخیه و بنات ابن عمه (المغنی)۔اوروہ ساقط کر دے گا ان کو جو اس سے نیچے ہوں جیسے اس کی بیٹیاں اور اس کے بھائی کی بیٹیاں اور اسکے چچاکے بیٹے کی بیٹیاں۔
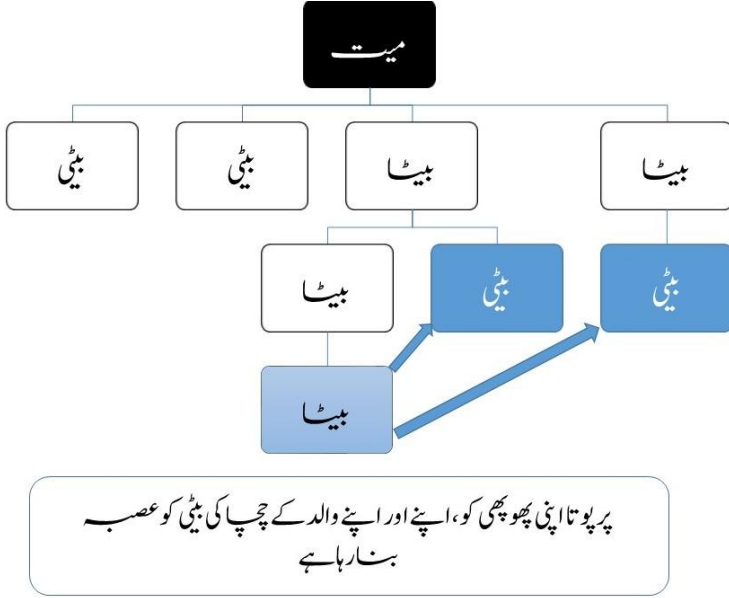
مثال: میت کے ورثاء میں چھکر پوتی، لکر پوتی، سکر پوتی، پر پوتی، پوتی اور چچاہیں۔پوتی کو نصف ملے گا اور پر پوتی کو ثلثین کی تکمیل کرتے ہوئے سدس ملے گا اور چچا عصبہ بن کر بقیہ مال پائے گا۔اس مثال میں کسی بھی درجہ میں پوتا نہیں ہے لہٰذا کوئی بھی پوتی عصبہ نہیں بنے گی۔

میت 6						شاکرہ
چھکر پوتی	لکر پوتی	سکر پوتی	پر پوتی	پوتی	چچا	
ساقط	ساقط	ساقط	سدس	نصف	عصبہ	
0	0	0	1	3	2	

مثال: میت کے ورثاء میں چھکر پوتی، لکر پوتی، سکر پوتی، پرپوتی، پوتی اور پوتا ہیں۔ پوتا پوتی کو عصبہ بنائے گا اور پوتے کو میت کے مال کے دو حصے اور پوتی کو ایک حصہ ملے گا۔ بقیہ وہ پوتیاں جو پوتے سے نیچے ہیں ساقط ہو جائیں گی۔

میت 3 شاکرہ

چھکر پوتی	لکر پوتی	سکر پوتی	پرپوتی	پوتی	پوتا
ساقط	ساقط	ساقط	ساقط	عصبہ	عصبہ
0	0	0	0	1	2

مثال: میت کے ورثاء میں چھکر پوتی، لکر پوتی، سکر پوتی، پرپوتی، پوتی اور پرپوتا ہیں۔ پوتی کو نصف ملے گا۔ پرپوتا پرپوتی کو عصبہ بنائے گا اور ان دونوں میں مال اس طرح تقسیم ہو گا کہ پوتے کو دو اور پوتی کو ایک حصہ ملے گا۔ بقیہ وہ پوتیاں جو پرپوتے سے نیچے ہیں ساقط ہو جائیں گی۔

میت 2 شاکرہ

چھکر پوتی	لکر پوتی	سکر پوتی	پرپوتی	پرپوتا	پوتی
ساقط	ساقط	ساقط	عصبہ	عصبہ	نصف
0	0	0	1/3	2/3	1

مثال: میت کے ورثاء میں چھکر پوتی، لکر پوتی، سکر پوتی، پرپوتی، پوتی اور سکر پوتا ہیں۔ پوتی کو نصف اور پرپوتی کو سدس ملے گا۔ سکر پوتا سکر پوتی کو عصبہ بنائے گا اور ان دونوں میں مال اس طرح تقسیم ہو گا کہ پرپوتے کو دو اور پرپوتی کو ایک حصہ ملے گا۔ بقیہ وہ پوتیاں جو سکر پوتے سے نیچے ہیں ساقط ہو جائیں گی۔

میت 6 شاکرہ

چھکر پوتی	لکر پوتی	سکر پوتی	سکر پوتا	پرپوتی	پوتی
ساقط	ساقط	عصبہ	عصبہ	سدس	نصف
0	0	2/3	1 ⅓	1	3

مثال: میت کے ورثاء میں چھکر پوتی، لکر پوتی، سکر پوتی، پر پوتی، پوتی اور لکر پوتا ہیں۔ پوتی کو نصف ملے گا اور پر پوتی کو ثلثین کی تکمیل کرتے ہوئے سدس ملے گا۔ لکر پوتا سکر پوتی اور لکر پوتی کو عصبہ بنائے گا اور ان تینوں میں مال اس طرح تقسیم ہو گا کہ مرد کو دو عورتوں کے حصے کے برابر حصہ ملے گا۔ بقیہ وہ پوتیاں جو لکر پوتے سے نیچے ہیں ساقط ہو جائیں گی۔

میت 6 شاکرہ

پوتی	پر پوتی	سکر پوتی	لکر پوتا	لکر پوتی	چھکر پوتی
نصف	سدس	عصبہ	عصبہ	عصبہ	ساقط
3	1	1/2	1	1/2	0

مثال: میت کے ورثاء میں چھکر پوتی، لکر پوتی، سکر پوتی، پر پوتی، پوتی او چھکر پوتا ہیں۔ پوتی کو نصف ملے گا اور پر پوتی کو ثلثین کی تکمیل کرتے ہوئے سدس ملے گا۔ چھکر پوتا چھکر پوتی، سکر پوتی اور لکر پوتی کو عصبہ بنائے گا اور ان چار میں مال اس طرح تقسیم ہو گا کہ مرد کو دو عورتوں کے حصے کے برابر حصہ ملے گا۔ بقیہ وہ پوتیاں جو لکر پوتے سے نیچے ہیں ساقط ہو جائیں گی۔

میت 6 شاکرہ

پوتی	پر پوتی	سکر پوتی	لکر پوتی	چھکر پوتا	چھکر پوتی
نصف	سدس	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ
3	1	2/5	2/5	4/5	2/5

درج بالا مسائل المغنی سے ماخوذ ہیں جس کی عبارت حسب ذیل ہے:

فَلَوْ خَلَّفَ الْمَيِّتُ خَمْسَ بَنَاتِ ابْنٍ. بَعْضُهُنَّ أَنْزَلُ مِنْ بَعْضٍ، لَا ذَكَرَ مَعَهُنَّ، وَعَصَبَةٌ، كَانَ لِلْعُلْيَا النِّصْفُ، وَلِلثَّانِيَةِ السُّدُسُ، وَسَقَطَ سَائِرُهُنَّ، وَالْبَاقِي لِلْعَصَبَةِ. فَإِنْ كَانَ مَعَ الْعُلْيَا أَخُوهَا، أَوْ ابْنُ عَمِّهَا، فَالْمَالُ بَيْنَهُمَا عَلَى ثَلَاثَةٍ، وَسَقَطَ سَائِرُهُنَّ. فَإِنْ كَانَ مَعَ الثَّانِيَةِ عَصَبهَا، وَكَانَ لِلْعُلْيَا النِّصْفُ، وَالْبَاقِي بَيْنَهُ وَبَيْنَ الثَّانِيَةِ عَلَى ثَلَاثَةٍ. وَإِنْ كَانَ مَعَ الثَّالِثَةِ، فَلِلْعُلْيَا النِّصْفُ،

وَلِلثَّانِيَةِ السُّدُسُ، وَالْبَاقِي بَيْنَهُ وَبَيْنَ الثَّالِثَةِ عَلَى ثَلَاثَةٍ. وَإِنْ كَانَ مَعَ الرَّابِعَةِ فَلِلْعُلْيَا النِّصْفُ، وَلِلثَّانِيَةِ السُّدُسُ، وَالْبَاقِي بَيْنَهُ وَبَيْنَ الثَّالِثَةِ وَالرَّابِعَةِ عَلَى أَرْبَعَةٍ. وَإِنْ كَانَ مَعَ الْخَامِسَةِ، فَالْبَاقِي بَعْدَ فَرْضِ الْأُولَى وَالثَّانِيَةِ، بَيْنَهُ وَبَيْنَ الثَّالِثَةِ وَالرَّابِعَةِ وَالْخَامِسَةِ عَلَى خَمْسَةٍ وَتَصِحُّ مِنْ ثَلَاثِينَ. وَإِنْ كَانَ أَنْزَلَ مِنْ الْخَامِسَةِ، فَكَذَلِكَ. (المغنى)

۱۳۔ حقیقی بہن کے احوال

۱۔ایک ہو تو نصف،دو یا زیادہ ہوں تو دو تہائی: للاخت للابوین النصف و للنبتین فصاعدا الثلثان(الکافی) ایک حقیقی بہن کا حصہ نصف ہے اور دو یا زیادہ کا دو تہائی ہے۔

مثال:میت کے ورثاء میں حقیقی بہن،ماں اور چچا ہیں۔ حقیقی بہن کو نصف ملے گا،ماں کو ایک تہائی ملے گا اور چچا عصبہ بن کر بقیہ مال پائے گا۔

میت 6 — عائشہ

حقیقی بہن	ماں	چچا
نصف	ثلث	عصبہ
3	2	1
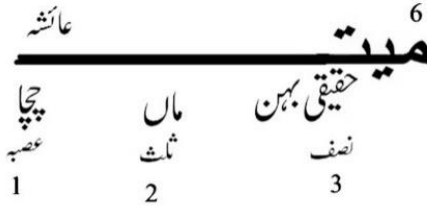
مثال:میت کے ورثاء میں دو حقیقی بہنیں،ماں اور چچا ہیں۔ حقیقی بہنوں کو دو تہائی ملے گا،چونکہ دو حقیقی بہنیں موجود ہیں لہٰذا ماں کا حصہ ایک تہائی سے گھٹ کر سدس ہو گا اور چچا عصبہ بن کر بقیہ مال پائے گا۔

میت 6 — طیبہ

2 حقیقی بہن	ماں	چچا
ثلثان	سدس	عصبہ
4	1	1
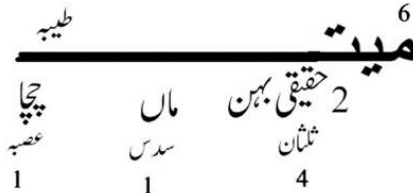
حقیقی بہن کیساتھ علاتی بہن: فان اجتمع الاخوات من الجھتین فحکم ولد الاب مع ولد الابوین حکم بنات الابن مع بنات الصلب (الکافی) اگر دو جہت سے بہنیں (حقیقی بہن اور علاتی بہن) جمع ہو جائیں تو علاتی بہن کیساتھ حقیقی بہن کا وہی حکم ہے جو حکم پوتیوں کا بیٹیوں کیساتھ ہے۔یعنی ایک حقیقی بہن کیساتھ علاتی بہنیں جمع ہوں گی تو حقیقی بہن کو نصف اور علاتی بہنوں کو ثلثین کی تکمیل کرتے ہوئے سدس دیا جائے گا اور اگر حقیقی بہنیں دو یا زیادہ ہوں تو ان کو دو تہائی مال دیا جائے گا اور علاتی بہنیں ساقط ہو جائیں گی۔

مثال: میت کے ورثاء میں علاتی بہن، حقیقی بہن، ماں اور چچا ہیں۔ حقیقی بہن کو نصف دیا جائے گا اور علاتی بہن کو دو تہائی کی تکمیل کرتے ہوئے سدس دیا جائے گا۔ ماں کا حصہ سدس ہو گا اور چچا عصبہ بن کر بقیہ مال پائے گا۔

میت 6 — طاہر

علاتی بہن	حقیقی بہن	ماں	چچا
سدس	نصف	سدس	عصبہ
1	3	1	1

مثال: میت کے ورثاء میں علاتی بہن، تین حقیقی بہن، ماں اور چچا ہیں۔ حقیقی بہنوں میں دو تہائی مال برابر تقسیم کیا جائے گا اور علاتی بہن ساقط ہو جائے گی۔ ماں کا حصہ سدس ہو گا اور چچا عصبہ بن کر بقیہ مال پائے گا۔

میت 6 — طاہر

علاتی بہن	3 حقیقی بہن	ماں	چچا
ساقط	ثلثان	سدس	عصبہ
0	4	1	1

۲۔ عصبہ بننا: **فان اجتمع الاخوات مع البنات صار الاخوات عصبة (الکافی)** اگر بہنیں بیٹیوں کیساتھ جمع ہو جائیں تو بہنیں عصبہ بن جائیں گی۔ مثال: میت کے ورثاء میں بیٹی اور حقیقی بہن ہیں۔ بیٹی کو نصف ملے گا اور بہن عصبہ بن کر بقیہ مال پائے گی۔

مثال: **فان ابن مسعود رضی اللہ عنہ قال فی بنت و بنت ابن و اخت لاقضین فیھا بقضاء رسول اللہ ﷺ للبنت نصف و لبنت الابن سدسا وما بقی فللاخت(المغنی)**- حضرت سیدنا عبد اللہ

ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایامیں ضرور بیٹی، پوتی اور بہن کے مسئلہ میں رسول اللہ ﷺ کے فیصلہ کی طرح فیصلہ کروں گا، بیٹی کا نصف، پوتی کا سدس حصہ ہے اور جو باقی ہے وہ بہن کا ہے۔

میت 6 — طیبہ

حقیقی بہن	پوتی	بیٹی
عصبہ	سدس	نصف
2	1	3
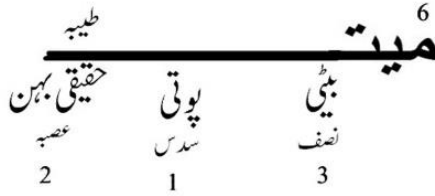
مثال: ولو کانت ابنتان و بنت ابن لسقطت بنت الابن و کان للاخت الباقی وھو الثلث(المغنی)-اگر دو(یازیادہ) بیٹیاں اور پوتی ہوں تو ضرور پوتی ساقط ہوگی اور بہن کا بقیہ حصہ یعنی ثلث ہوگا۔

میت 3 — عائشہ

بہن	پوتی	3 بیٹیاں
عصبہ	ساقط	ثلثان
1	0	2
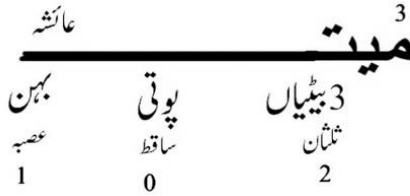
فان کان معھم ام فلھا السدس ویبقی للاخت السدس(المغنی)-اگر دو بیٹیاں، پوتی، بہن کیساتھ ماں ہو تو اس کا(ماں کا) حصہ سدس ہوگا اور بقیہ یعنی سدس بہن کا ہوگا۔مثال-۴۷:

میت 6 — طاہر

حقیقی بہن	ماں	بیٹیاں3	پوتی
عصبہ	سدس	ثلثان	ساقط
1	1	4	0
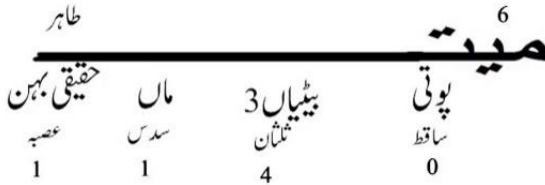
مثال:فان کان بدل الام زوج فالمسئلة من اثنی عشر للزوج الربع وللبنتین الثلثان و بقی للاخت نصف السدس (المغنی)-اگر (اوپر کے مسئلہ میں) ماں کی جگہ شوہر ہو تو مسئلہ بارہ سے ہوگا،شوہر کا ربع، بیٹیوں کا ثلثان ہوگا اور بقیہ یعنی سدس کا آدھا بہن کا ہوگا۔

مثال: **فان کان معهم ام عالت المسئلة و سقطت الاخت(المغنی)**۔اگر ان کے ساتھ(اوپر کے مسئلہ میں ورثاء کیساتھ)ماں ہو تو مسئلہ میں عول ہو گا(عول کا بیان کتاب کے اگلے حصے میں آئے گا)اور بہن ساقط ہو گی۔اولاد کی موجوگی میں شوہر کاربع ہو گا اور بیٹیوں کا حصہ دو تہائی ہے،دو تہائی کی تکمیل ہو چکی لہٰذا پوتی ساقط ہو گی،ماں کا حصہ اولاد کی موجودگی میں سدس ہو تا ہے،بہن ساقط ہو گی۔یہاں حصے ربع اور ثلثان ہیں اسلئے مسئلہ بارہ سے بنے گا(مسئلہ بنان کے اصول کتاب کے اگلے حصے میں بیان ہوں گے)لیکن شوہر، بیٹیوں اور ماں کے حصے تیرہ ہوتے ہیں تو یہاں میت کے مال کے تیرہ حصے کئے جائیں گے۔ذوی الفروض میں سارامال ختم ہو رہا ہے اسلئے عصبہ یعنی بہن ساقط ہو گی۔

13
ع 12
میت
صفیہ

شوہر — ربع — 3
بیٹیاں 3 — ثلثان — 8
پوتی — ساقط — 0
ماں — سدس — 2
حقیقی بہن — ساقط — 0

فشرط فی فرضها عدم الولد فاقتضی الا یفرض مع وجوده(الكافی)۔بہن کے مقررہ حصے کیلئے یہ شرط لازم ہیکہ میت کی اولاد(بیٹ،بیٹی)نہ ہو پھر یہ ضروری ہیکہ بہن کا مقررہ حصہ اولاد کیساتھ نہ ہو۔یعنی میت کی اولاد کی موجودگی میں بہن ساقط ہو جائے گی۔مثال-۷۳:میت کے ورثاء میں بہن اور بیٹا ہیں۔بیٹا عصبہ بن کر سارامال پائے گا اور بہن ساقط ہو گی۔
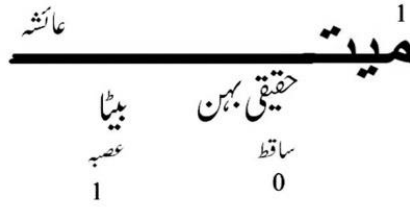
ویسقط ولد الابوین بثلاثۃ:بالابن وابن الابن والاب(الکافی)-اورمیت کے حقیقی بھائی بہن تین افراد سے ساقط ہوں گے:میت کے بیٹے سے،پوتے سے اور باپ سے۔پچھلی مثال میں حقیقی بہن بیٹی کی وجہ سے ساقط ہوئی تھی اگلی مثالوں میں پوتے اور باپ کی وجہ سے وہ ساقط ہو گی۔مثال:

مثال:

1
عائشہ
میت
حقیقی بہن
باپ
ساقط
عصبہ
0
1

۱۴۔علاتی بہن کے احوال:
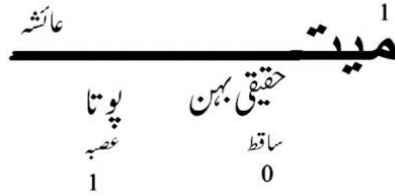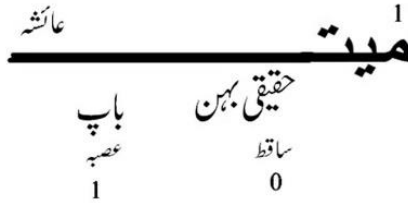
علاتی بہن حقیقی بہن کے درجہ میں جبکہ حقیقی بہن نہ ہو: والاخوات من الاب بمنزلة الاخوات من الاب والام اذا لم یکن اخواب لاب وام(المغنی)۔اور علاتی بہن حقیقی بہن کے درجہ میں ہو گی جب کہ حقیقی بہن نہ ہو۔یعنی علاتی بہن ایک ہو تو نصف پائے گی اور دو یا زیادہ ہوں تو ان میں دو تہائی مال برابری کیساتھ تقسیم ہو گا۔مثال:
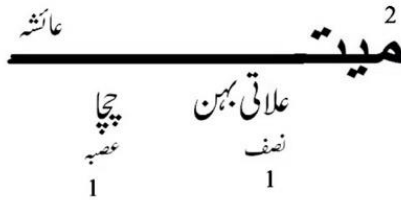
مثال:

حقیقی بہنوں سے محجوب ہونا: فان کان الاخوات لاب وام واخوات لاب فللاخوات من الاب و الام الثلثان و لیس للاخوات من الاب شیء (المغنی)۔اگر حقیقی بہنیں اور علاتی بہنیں ہوں تو حقیقی بہنوں کا ثلثان ہو گا اور علاتی بہنوں کیلئے کوئی حصہ نہیں ہو گا۔مثال:

<u>حقیقی بہنوں کیساتھ سدس پانا:</u> **فان كانت الاخت واحدة للاب وام واخوات للاب فللاخت لاب وام نصف وللاخوات من الاب واحدة كانت او اكثر من ذلك السدس تكملة الثلثين(المغنی)**-اگر حقیقی بہن ایک ہو اور علاتی بہنیں ہوں تو حقیقی بہن کا نصف ہو گا اور علاتی بہنیں ایک ہوں یا زیادہ ان کا حصہ سدس ہو گا دو تہائی مکمل کرتے ہوئے۔مثال:میت کے ورثاء میں علاتی بہن۔ حقیقی بہن،ماں اور چچا ہیں۔ حقیقی بہن کا نصف اور علاتی بہن کا سدس ہو گا اور ماں کا سدس اسلئے ہو گا کہ دو بہنیں موجود ہیں۔چچا بحیثیت عصبہ بقیہ مال پائے گا۔

6
میت
عائشہ

چچا	ماں	حقیقی بہن	علاتی بہن
عصبہ	سدس	نصف	سدس
1	1	3	1

الا ان يكون معهن ذكر فيعصبهن فيما بقي للذكر مثل حظ الانثيين(المغنی)-سوائے اس کے کہ ان کیساتھ کوئی مذکر اولاد ہو جو ان کو بقیہ مال میں عصبہ بنائے کہ مذکر کا دو مؤنث کے برابر حصہ ہو۔مثال-۸۰:ورثاء میں ماں ہے جسے سدس ملے گا اسلئے یہاں کہ دو سے زیادہ بہنیں ہیں۔دو حقیقی بہنوں کو ثلثان ملے گا۔دو علاتی بہنوں کو علاتی بھائی عصبہ بنائے گا،ان میں مال اس طرح تقسیم ہو گا کہ دو علاتی بہنوں کے حصہ کے برابر بھائی کا حصہ ہو گا۔

6
میت
عائشہ

ماں	حقیقی بہن 2	علاتی بہن 2	علاتی بھائی
سدس	ثلثان	عصبہ	عصبہ
1	4	1/2	1/2

ویسقط ولد الاب بھؤلاء الثلاثة بالابن،وابن الابن،الاب،وباخ من الابوین(المغنی)-علاتی بہن ان تین سے ساقط ہوتی ہے: بیٹا، پوتا، باپ اور حقیقی بھائی۔ مثال-۸۲،۸۱:

1
میت
عائشہ

علاتی بہن	بیٹا
ساقط	عصبہ
0	1

1
میت
صدیق

علاتی بہن	پوتا
ساقط	عصبہ
0	1

مثال:

1
میت
سکینہ

علاتی بہن	باپ
ساقط	عصبہ
0	1

1
میت
صدیقہ

علاتی بہن	حقیقی بھائی
ساقط	عصبہ
0	1

۱۵۔اخیافی بھائی بہن(ماں شریک بھائی بہن) کے احوال

سدس:فاما ولد الام فلو احدھم السدس ذکرا کان او انثی وللاثنین السدسان فان کثروا فھم شرکاء فی الثلث (الکافی)- رہے اخیافی بھائی بہن، اگر وہ ایک ہوں تو ان کا سدس ہو گا چاہے مرد ہو یا عورت۔ اور اگر دو ہوں تو سدسان (یعنی ایک تہائی) ہو گا یعنی وہ ایک تہائی میں شریک ہوں گے۔ مثال:
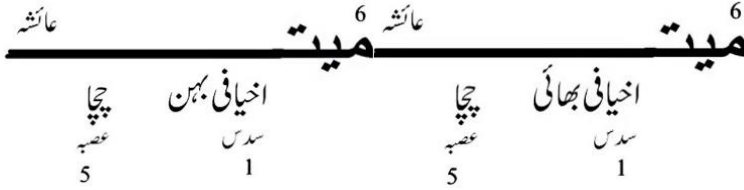
فان کان اثنین ذکرین او انثیین او خنثیین او مختلفین فصاعدا فلھم الثلث بینھم بالسویۃ (کشف القناع عن متن الاقناع)- اگر دو مرد ہوں یا دو عورتیں یا دو خنثیٰ یا دو مختلف جنس افراد ہوں ان میں ثلث برابری کیساتھ ہو گا۔ مثال-۸۷:

3
میت
ذکیہ
اخیافی بہن اخیافی بہن اخیافی بہن چچا
1/3 1/3 1/3 عصبہ
ثلث 2
1

مثال:

3
میت
زاہد
اخیافی بھائی اخیافی بھائی اخیافی بھائی چچا
1/3 1/3 1/3 عصبہ
ثلث 2
1
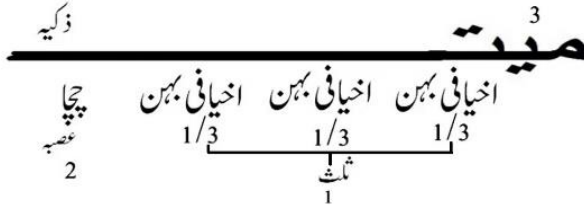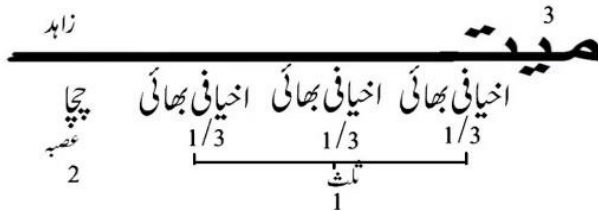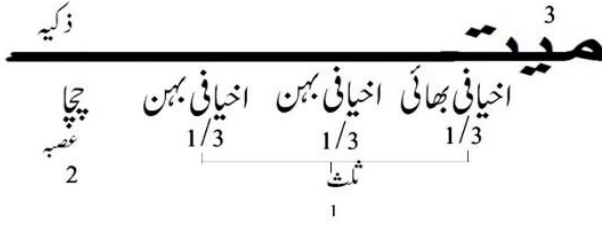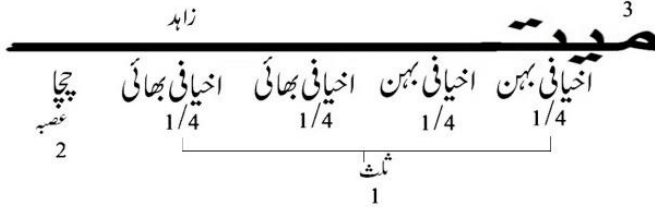
مثال:

مثال:

ولا يرث اخ ولا اخت لام مع ولد كان الولد او انثى ولا مع ولد الابن ولا مع اب ولا مع جد (المغنی)- اور میت کی اولاد کیساتھ اخیافی بھائی بہن وارث نہیں بنتے ہیں چاہے اولاد مذکر ہو یا مؤنث اور نہ پوتے کیساتھ اور نہ باپ کیساتھ اور نہ دادا کیساتھ۔ مثال-۹۲،۹۱:

مثال:

میت 2 — طیب

اخیافی بھائی	پوتی	چچا کا بیٹا
ساقط	نصف	عصبہ
0	1	1

میت 1 — طیب

اخیافی بہن	اخیافی بھائی	باپ
ساقط	ساقط	عصبہ
0	0	1
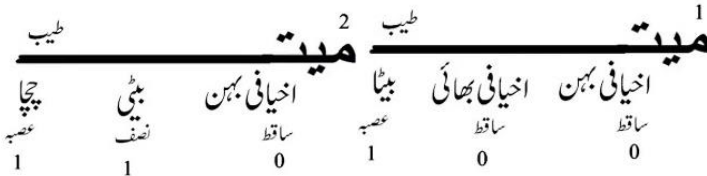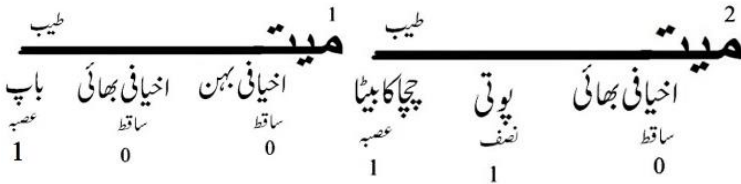
مثال:

	1	
	میت	طیب
اخیافی بہن	اخیافی بھائی	دادا
ساقط	ساقط	عصبہ
0	0	1

۱۶۔ عصبات

عصبہ کے لغوی معنٰی باندھنے کے ہیں۔ اسی طرح اعصاب وہ رگ و ریشے ہوتے ہیں جو اعضاء کو باندھتے ہیں۔ عصابۃ القوم کسی قوم کے وہ افراد جو ایک دوسرے کو باندھے ہوتے ہیں۔ عصبات عموماً باپ کی جانب سے رشتہ داروں کو بھی کہا جاتا ہے۔ اصطلاح فقہاء میں عصبات ورثاء میں پائے جانے والے ان افراد کو کہتے ہیں جنکا حصہ مقرر نہیں ہوتا ہے۔ **العصبة من يرث بغير تقدير (الاقناع)**- عصبہ وہ ہے جو بغیر مقررہ حصے کے وارث بنتا ہے۔ عصبہ کے وارث بننے کی تین صورتیں ہیں:

1. **وان كان معه ذو فرض اخذ ما فضل عنه (الاقناع)**- اگر عصبہ کیساتھ ذوالفرض ہو تو وہ ذو الفرض سے بچا ہوا حصہ لے گا۔
2. **وان استوعبت الفروض المال سقط (الاقناع)**- اگر ذوی الفرض سارا مال لے لیں تو عصبہ ساقط ہو جاتا ہے۔
3. اور اگر کوئی ذوالفرض نہ ہو تو سارا مال عصبہ کا ہوتا ہے۔

ذوی الفروض سارا مال لے لیں تو یہ ساقط ہوں گے

ذوی الفروض نہ ہوں تو سارا مال لیتے ہیں

عصبات کی حسب ذیل قسمیں ہیں:

I. **عصبہ نسبی:** اس کی مزید تین قسمیں ہیں

۱۔ عصبہ بنفسہ

۲۔ عصبہ بغیرہ

۳۔ عصبہ مع غیرہ

II. **عصبہ سببی**

ا۔عصبہ بنفسہ: وهم كل ذكر ليس بينه وبين الميت انثیٰ(الاقناع)۔ عصبہ بنفسہ ہر وہ مرد ہے کہ جس کے اور میت کے درمیان کوئی عورت کا واسطہ نہ ہو۔یہ بیٹا،پوتا،باپ،دادا،بھائی، بھتیجا،چچا،چچا کا بیٹا اور معتق ہیں۔یعنی عصبہ بنفسہ کے جہات عصوبت ترتیب وار یہ چھ ہیں:

(۱)بیٹا ہونا (۴)بھائی کا بیٹا ہونا

(۲)باپ ہونا (۵)چچا ہونا

(۳)بھائی ہونا (۶)مولی عتق ہونا

ان میں درمیان میں عورت کا واسطہ نہیں آتا ہے۔لہٰذا اخیافی بھائی عصبہ نہیں بنے گا کہ اس کے اور میت کے درمیان ماں کا واسطہ ہے اور اخیافی بھائی ذوی الفروض میں سے ہے۔ البتہ علاتی بھائی عصبہ بنے گا کیونکہ اس کے اور میت کے درمیان کوئی عورت کا واسطہ نہیں ہے۔

واحقهم بالميراث اقربهم ويسقط به من بعد(الاقناع) ان عصبات میں وراثت کا سب سے زیادہ حقدار وہ ہوتا ہے جو زیادہ قریب ہو اور اس قریب والے کیوجہ سے دور والا ساقط ہوتا ہے۔یعنی قریب والا ہی مقدم ہو کر مال پائے گا۔ اگر دو افراد کا درجہ برابر ہو جیسا حقیقی بیٹا اور علاتی بیٹا،تو حقیقی بیٹا عصبہ بنے گا اور علاتی بیٹا ساقط ہو گا۔

- جیسا کہ سطور بالا میں بتلایا گیا عصبات میں سب سے **پہلا درجہ** بیٹے کا ہوتا ہے پھر پوتا پھر پوتے کی بیٹا اور پھر نیچے تک نسلیں ہوتی ہیں۔بیٹے کی موجودگی میں باپ یا داد عصبہ نہیں ہو گا بلکہ باپ کو یا باپ نہ ہو تو دادا کو صرف سدس ملے گا۔ بیٹا میت کا جز ہے اور کسی چیز کا جز اس کی اصل سے زیادہ قریب ہوتا ہے۔
- **دوسرے درجہ** میں باپ پھر دادا پھر پردادا اور اسی طرح اوپر تک آتے ہیں۔باپ ہو تو دادا، پردادا ساقط ہوں گے،باپ نہ ہو دادا ہو تو پردادا ساقط ہو گا۔

- **تیسرے درجہ** میں حقیقی بھائی پھر علاتی بھائی پھر حقیقی بھائی کا بیٹا پھر علاتی بھائی کا بیٹا اور پھر اسی ترتیب میں ان کے فروع آتے ہیں۔
- **چوتھے درجہ** میں حقیقی چچا، پھر علاتی چچا پھر حقیقی چچا کا بیٹا پھر علاتی چچا کا بیٹا اور پھر اسی ترتیب میں ان کے فروع آتے ہیں۔

اگر درج بالا کوئی نہ ہوں تو درج بالا ترتیب سے باپ کا چچا اور اسکے بیٹے عصبہ بنیں گے اور اگر یہ بھی نہ ہوں تو دادا کا چچا اور اس کے بیٹے عصبہ بنیں گے۔ اگر یہ نہ ہوں تو پر دادا کا چچا اور اس کے بیٹے عصبہ بنیں گے۔ یہ سلسلہ اوپر تک چلتا رہے گا۔ مثلا: اگر کوئی حسنی سید ہو تو یہ ناممکن ہے کہ اس کے عصبات میں سے کوئی موجود نہ ہو لیکن جب اس کے قریبی رشتہ داروں میں کوئی عصبات کا ہونا معلوم نہ ہو تو ہم لاعلمی کو عدم موجودگی پر محمول کریں گے۔

۲۔عصبہ بغیرہ: ہر وہ مؤنث جس کو اس کا بھائی عصبہ بناتا ہے۔ وأربعة من الذكور يعصبون أخواتهم، فيمنعونهن الفرض، ويقتسمون ما ورثوا، للذكر مثل حظ الأنثيين، وهم الابن، وابنه، والأخ من الأبوين، أو من الأب{الكافی}چار مرد اپنی بہنوں کو عصبہ بناتے ہیں، پھر وہ ان کا{عورتوں کا انکے} مقررہ حصے کیساتھ وارث بننے کو روکتے ہیں اور اپنی وراثت تقسیم کرتے ہیں اس حال میں کہ مرد کا دو عورتوں کے جیسا حصہ ہوتا ہے۔ اور وہ چار مرد بیٹا، پوتا،، حقیقی بھائی اور علاتی بھائی ہیں۔

اسطرح وہ چار عورتیں جو اپنے بھائیوں کیساتھ عصبہ بنتی ہیں یہ ہیں: بیٹی، پوتی، حقیقی بہن اور علاتی بہن۔ جب یہ عورتیں اپنے بھائی کیساتھ ہوں گی تو ان کو ان کا مقررہ حصے نہیں ملے گا بلکہ وہ اپنے بھائیوں کیساتھ بقیہ مال کی اس طرح وارث بنیں گی کہ ایک مرد کو دو حصے اور ایک عورت کو ایک حصہ ملے گا۔
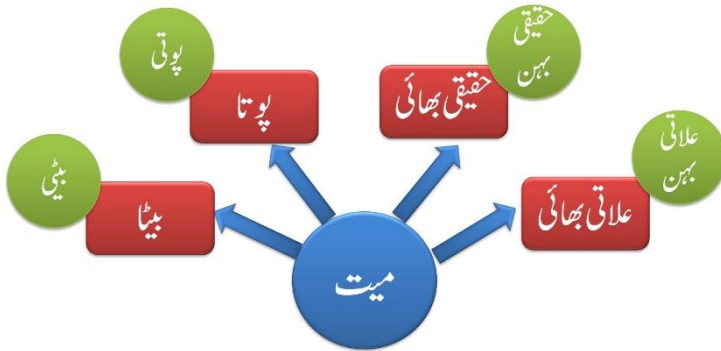
۳۔عصبہ مع غیرہ: وان اجتمع الاخوات مع البنات صار الاخوات عصبة{الكافی}-اگر بہنوں کیساتھ بیٹیاں جمع ہو جائیں تو بہنیں عصبات بن جاتی ہیں۔ مثال: ورثاء میں میت کی بیٹی اور بہن ہیں۔ بیٹی نصفِ مال پائے گی اور حقیقی بہن عصبہ بن کر بقیہ مال پائے گی۔

میت 2 فاطمہ

حقیقی بہن	بیٹی
عصبہ	نصف
1	1
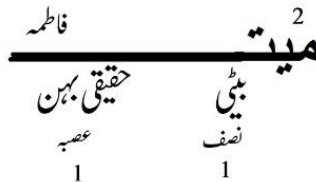
مثال: ورثاء میں بیٹی، پوتی اور حقیقی بہن ہیں۔ بیٹی کا حصہ نصف ہو گا اور ثلثان کی تکمیل کرتے ہوئے پوتی کا سدس ہو گا۔ حقیقی بہن عصبہ بن کر بقیہ مال پائے گی۔

6 میت		
بیٹی	پوتی	حقیقی بہن طیبہ
نصف	سدس	عصبہ
3	1	2
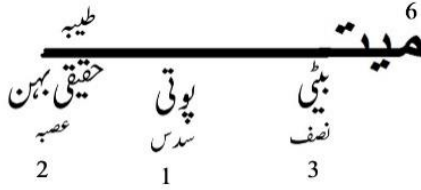
عصبہ سببی: عصبہ سببی میت کا معتق {آزاد کرنے والا} ہوتا ہے۔ اس کو مولیٰ العتاقۃ بھی کہتے ہیں۔

فان عدم العصبة من النسب ورث مولیٰ العتق ولو انثیٰ ثم عصباته من بعده الاقرب فالاقرب کنسب ثم مولاه کذلک ثم الرد ثم ذوی الارحام(الاقناع)۔ اگر نسبی عصبات نہ ہوں تو آزاد کرنے والا وارث بنے گا اگر چہ وہ عورت ہو، پھر اس کے بعد اس کے عصبات جو قریب ہوں وارث بنیں گے جیسا کہ نسبی عصبات میں، پھر {اگر ان میں سے کوئی نہ ہو تو} آزاد کرنے والے کا آزاد کرنے والا وارث بنے گا اسی طرح {آزاد کرنے والے کا آزاد کرنے والا زندہ نہ ہو تو اسکے عصبات وارث بنیں گے اور اگر وہ بھی نہ ہو تو آزاد کرنے والے کے آزاد کرنے والے کا آزاد کرنے والا پھر اس کے عصبات وارث بنیں گے} پھر {اگر کوئی ذوالولاء نہ ہو تو نسبی ذوی الفروض پر} رد کیا جائے گا پھر {اگر ذوی الفروض نہ ہوں تو} ذوی الارحام وارث بنیں گے۔ اس عبارت کا خلاصہ یہ ہیکہ:

- عصبات نسبیہ نہ ہوں تو میت کا معتِق وارث بنتا ہے۔
- اگر معتق بھی نہ ہو تو معتِق کے عصبات نسبیہ وارث بنتے ہیں۔
- اگر وہ بھی نہ ہوں تو معتِق کا معتِق وارث بنتا ہے۔
- اگر وہ نہ ہو تو اس کے نسبی عصبات وارث بنتے ہیں۔
- اگر وہ نہ ہوں تو میت کے نسبی ذوی الفروض پر رد ہو گا۔
- اگر وہ نہ ہوں تو ذوی الارحام وارث بنیں گے۔

آزاد کردہ غلام معتِق کا وارث نہیں ہوتا ہے: وَلَا يَرِثُ الْمَوْلَى مِنْ أَسْفَلَ{الاقناع}-مولیٰ اسفل وارث نہیں ہوتا ہے۔یعنی آزاد کردہ غلام عصبہ نہیں بنتا ہے۔ مثلا: اگر زید کا انتقال ہو جائے اور اسکے نسبی عصبات زندہ نہ ہوں اور نہ اس کا کوئی معتِق ہو مگر اس کا آزاد کردہ غلام ہو تو یہ آزاد کردہ غلام وارث نہیں بنے گا اسلئے کہ ولاء عتق آزاد کرنے والے کیلئے ہے۔

۱۷۔ حجب

حجب کے لغوی معنی روکنے کے ہیں، اسی سے حاجب سلطان بنا ہے، وہ شخص ہے کہ جو لوگوں کو سلطان تک جانے سے روکتا ہے اسے حاجب سلطان کہتے ہیں۔ علم فرائض میں حجب وراثت سے کلی یا جزوی طور پر روکنے کو کہتے ہیں۔ جزوی روکنے سے مراد یہ ہیکہ او فرحظین یعنی دو حصوں میں سے بڑے حصے سے روکا جائے۔ اس کو حجب نقصان کہتے ہیں۔ جیسے اولاد کی موجودگی میں شوہر کو بجائے نصف کے ربع دیا جاتا ہے۔ حجب نقصان ہر وارث پر وارد ہو سکتا ہے جس کی تفصیل ہر وارث کے احوال میں گزر گئی۔

رہا یہ کہ وراثت سے کلی طور پر روکا جائے تو اس کو حجب حرمان کہتے ہیں۔ اس کی دو صورتیں ممکن ہیں۔ پہلی یہ کہ وارث میں موجود کسی وصف کی بنا پر حجب حرمان ہو جیسے غلامی، کفر اور قتل مورث۔ اس کی تفصیل اسباب موانع ارث میں آئے گی۔ دوسری یہ کہ کسی ایک وارث کی موجودگی کی وجہ سے دوسرا وارث محروم وراثت ہو جائے۔ یہ پانچ افراد پر ہوتا ہے: زوجین، والدین اور ولد۔

ضابطہ: واسطہ کی موجودگی میں ذوالواسطہ محروم ہوتا ہے۔

دادا کا محجوب ہونا: ویسقط الجد بالاب اجماعا{الاقناع} دادا باپ کی وجہ سے ساقط ہوتا ہے یعنی اگر باپ اور دادا موجود ہوں تو وارث صرف باپ بنے گا اور دادا باپ کی وجہ سے ساقط ہو جائے گا کیونکہ دادا باپ کی وجہ سے میت سے منسوب ہے گویا وہ میت کے باپ کا باپ ہے۔ اسطرح باپ واسطہ ہے اور دادا ذو الواسطہ ہے اور واسطہ کی موجودگی میں ذوالواسطہ محروم ہوتا ہے۔
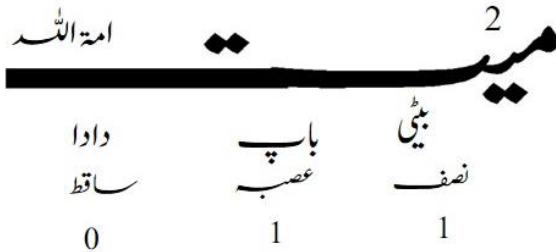
وکل جد بمن هو اقرب منه{الاقناع} اور میت کے زیادہ قریب جد کی وجہ سے دور والا جد ساقط ہوتا ہے مثلا: دادا کی وجہ سے پردادا ساقط ہوتا ہے، پردادا کی وجہ سے سکر دادا ساقط ہوتا ہے۔
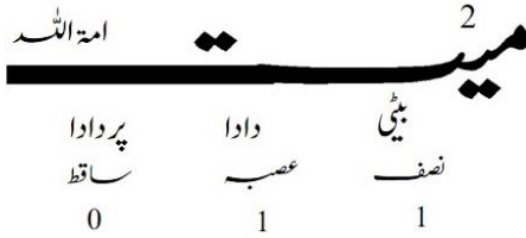
جدہ کا محجوب ہونا: والجدات من کل جهة بالام(الاقناع) اور جدات ہر جہت سے{دادی، نانی}ماں کی وجہ سے ساقط ہوتی ہیں کیونکہ جدات ماں ہونے کے درجہ میں وارث بنتی ہیں اور جب ماں خود موجود ہو تو جدات محروم ہوں گی۔
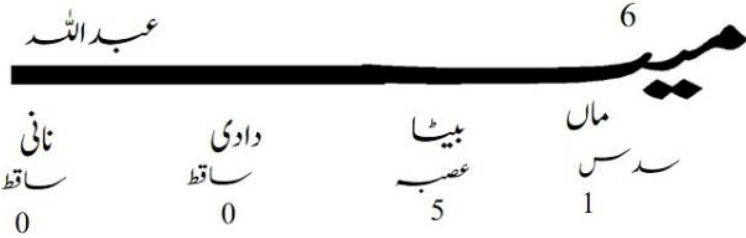
پوتا اور پوتی کا محجوب ہونا: وولد الابن بالابن (الاقناع) اور بیٹے کی وجہ سے بیٹے کی اولاد {پوتا، پوتی} ساقط ہوتی ہے کیونکہ بیٹا میت سے زیادہ قریب ہے اور اسی طرح پر پوتا پوتے کی وجہ سے ساقط ہوتا ہے۔
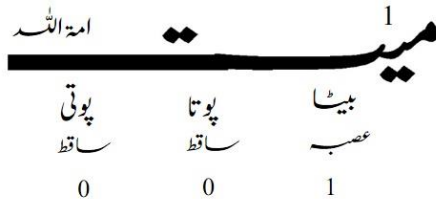
ویسقطن باستکمال البنات الثلثین(الکافي)اور پوتیاں، بیٹیوں میں ثلثین کی تکمیل کی وجہ سے ساقط ہوتی ہیں۔

میت 3 — عائشہ

چچا	بیٹی 3	پوتی
عصبہ	ثلثان	ساقط
1	2	0
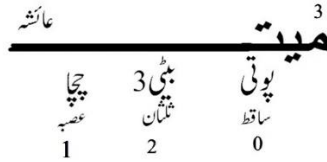
حقیقی بھائی اور حقیقی بہن کا محجوب ہونا: والاخ والاخت لابوین بالابن وابنه والاب(الاقناع)اور حقیقی بھائی اور بہن {تین افراد کی وجہ سے ساقط ہوتی ہیں اور وہ} بیٹا، پوتا{نیچے تک} اور باپ سے۔
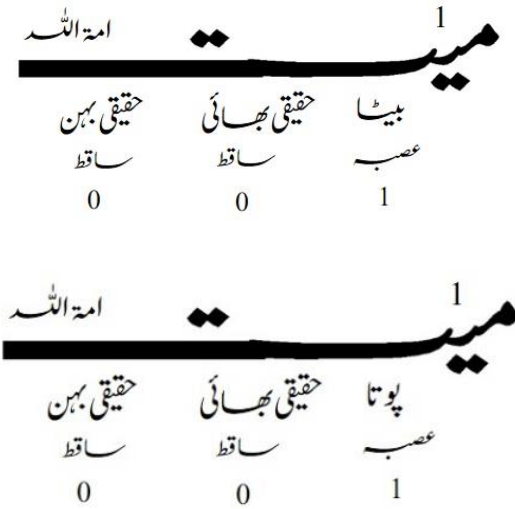
علاتی بھائی کا محجوب ہونا: ویسقط الاخ للاب بھؤلاء الثلاثة وبالاخ الشقیق (الاقناع) علاتی بھائی اور علاتی بہن ان تین {بیٹا، پوتا، باپ} اور حقیقی بھائی سے ساقط ہوتے ہیں اور حقیقی بہن سے ساقط ہوتا ہے جبکہ وہ بیٹی یا پوتی کیساتھ عصبہ بن جائے۔
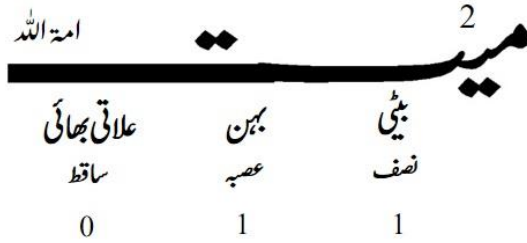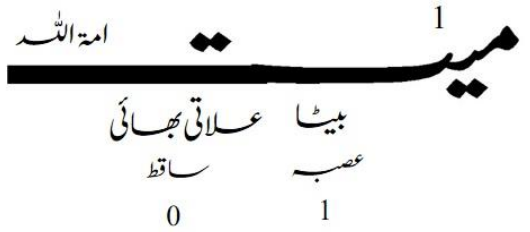
اخیافی بھائی اور اخیافی بہن کا محجوب ہونا: وتسقط الاخوۃ للام بالولد ذكرا كان او انثي وولد الابن ذكرا كان او انثي وبالاب والجد لاب (الاقناع) اور اخیافی بھائی یا بہن ساقط ہوتے ہیں مذکر اور مؤنث اولاد سے اور بیٹے کی اولاد سے چاہے وہ مذکر ہو یا مؤنث اور باپ اور دادا{اور اوپر پر دادا} سے۔
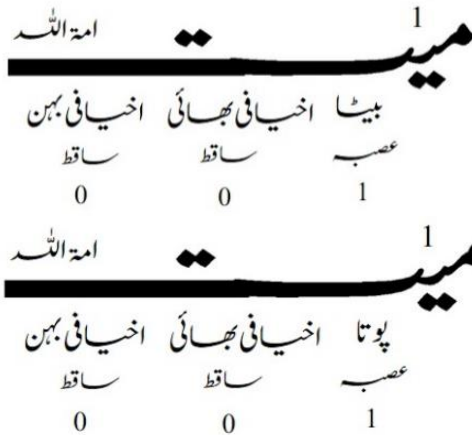
جو محروم وراثت ہو وہ حجب نہیں کرتا ہے: ومن لا يرث لمانع فيه من رق او قتل او اختلاف دين لم يحجب (الاقناع) اور وہ جو کسی مانع وراثت: غلامی، قتل، اختلاف دین کی وجہ سے وارث نہیں بنتا ہے وہ کسی کو

محجوب بھی نہیں کرتا ہے۔جو شخص غلام ہو یا قاتل موروث ہو یا غیر مسلم ہو وہ کسی مسلمان کا وارث نہیں ہو سکتا ہے۔ایسا شخص اپنی وجہ سے دیگر ورثاء میں کسی کو محجوب یا ساقط نہیں کرتا ہے۔ مثلاً:ورثاء میں شوہر ،بھائی اور ایک کافر بیٹا ہیں ۔ عموما بیٹے کی موجودگی میں شوہر کو ربع ملتا ہے لیکن یہاں بیٹا کافر ہونے کی وجہ سے خود محروم ارث ہے لہٰذا وہ میت کے شوہر کا حصہ کم نہیں کرے گا۔
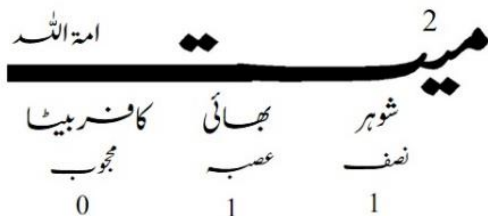
وكذا لو كان ولد الزنا (الاقناع) اور اسی طرح ولد زنا،زانی کی بیوی کو ربع سے ثمن تک حجب نقصان نہیں کرتا ہے کیونکہ وہ زانی سے منسوب نہیں ہے اسلئے اس کا اسمیں کوئی اثر نہیں ہوتا ہے اور وہ زانیہ کے شوہر کو نصف سے ربع تک حجب کرتا ہے۔

۱۸۔ مسئلہ بنانے کے اصول

چند ضروری اصطلاحات:

مخرج: جس عدد سے تمام ورثاء کے حصے نکلتے ہیں اس کو مخرج یا مسئلہ کہا جاتا ہے۔ درج ذیل مثال میں مخرج چھ ہے۔

میت 6		شاگرہ
ماں	حقیقی بہن 2	چچا
سدس	ثلثان	عصبہ
1	4	1

سہم: وہ حصہ جو کسی ایک وارث کو ملتا ہے۔ درج بالا مثال میں ماں کا سہم سدس ہے۔

عدد رؤوس: ورثاء کی ایک جماعت میں موجود افراد کے عدد کو عدد رؤوس کہتے ہیں۔ درج بالا مثال میں حقیقی بہن کا عدد رؤوس دو ہے، ماں اور چچا کا ایک، ایک ہے۔

فروض: قارئین کے اعادہ ذہنی کیلئے یہاں یہ بتلانا ضروری ہیکہ فروض چھ ہیں۔ جن کی دو اقسام ہیں:

پہلی قسم کے فروض: نصف، ربع اور ثمن

دوسری قسم کے فروض: ثلثان، ثلث اور سدس

ورثاء کی معرفت اور ان کے سہام کی معرفت حاصل کرنے کے بعد یہ ضروری ہو جاتا ہے کہ مخرج یا اصل مسئلہ کی تکوین کے طریقہ کی معرفت بھی حاصل کی جائے اسلئے کہ مخرج کی تکوین میں ورثاء کے سہام کو دخل ہے۔ ہر سہم جب اکیلا ہو تو مخرج کی تکوین اس ایک مخرج کی رعایت سے ہوتی ہے جب کہ مختلف سہام جمع ہونے کی صورت میں ان سہام کی رعایت سے مخرج کی تکوین ہوتی ہے۔

مسئلہ بنانے کے سات اصول ہیں: ان میں سے چار میں عول نہیں ہوتا ہے اور تین میں عول ہوتا ہے۔

هی تخرج من سبعة اصول اربعة لا تعول و ثلثة تعول(الکافی)-یہ سات اصول سے نکلتے ہیں، چار میں عول نہیں ہوتا ہے اور تین میں عول ہوتا ہے (ان سات اصولوں کا بیان اگلے صفحات میں آئے گا)۔

چار اصول جن میں عول نہیں ہوتا ہے:

۱-النصف وحده من اثنین(الکافی)-نصف تنہا ہو تو اس کا مخرج دو سے ہو گا۔

۲-والثلث او الثلثان من ثلاثة (الکافی)-اور ثلث یا ثلثان کا مخرج تین سے ہو گا۔

۳-والربع وحده او مع النصف اربعة (الکافی)-ربع تنہا ہو یا نصف کیساتھ ہو تو اسکا مخرج چار سے ہو گا۔

۴-الثمن وحده او مع النصف ثمانية (الکافی)- ثمن تنہا ہو یا نصف کیساتھ ہو تو اسکا مخرج آٹھ سے ہو گا۔

ان چار اصول کا خلاصہ یہ ہے:

- جب کوئی فرض تنہا ہو تو مسئلہ اس کے مخرج سے بنے گا۔
- جب دو ہم جنس فروض جمع ہوں تو مسئلہ چھوٹے فرض کے مخرج سے بنے گا۔

ان كل فرض انفرد فاصله من مخرجه(الكافی)۔ہر مقررہ حصہ جب تنہا ہو تو اس کا مسئلہ اس کے مخرج سے ہو گا۔

مخارج پانچ ہیں: ومخارج هذه الفروض مفردة خمسة لان الثلث والثلثان مخرجهما واحد، والنصف من اثنين، والثلث والثلاثان من ثلاثة، والربع من اربعة،والسدس من ستة والثمن من ثمانية (المغنی)۔ان مقررہ حصوں کے مخارج پانچ ہیں کیونکہ ثلث اور ثلثان کا مخرج تین ہے،ربع کا چار ہے،سدس کا چھ اور ثمن کا آٹھ ہے۔

نصف کی مثالیں: آخری دو مثالوں کو یتیمین یا نصیفتین کہتے ہیں۔
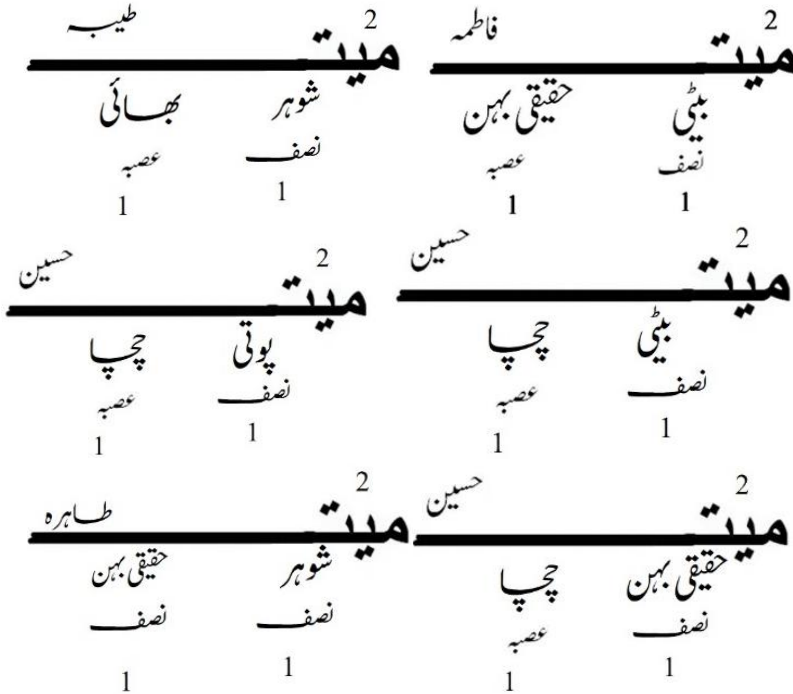
ربع کی مثالیں:

4 میت طاہرہ

شوہر — ربع — 1

بیٹا — عصبہ — 3

4 میت طاہر

بیوی — ربع — 1

چچا — عصبہ — 3

ثمن کی مثال:

8 میت حسین

بیوی — ثمن — 1

بیٹا — عصبہ — 7

ثلث کی مثال:۱۰۶

ثلثان کی مثال:۱۰۷

میت 3 عائشہ

پوتی	بیٹی 3	چچا
ساقط	ثلثان	عصبہ
0	2	1

<u>سدس کی مثال</u>:۱۰۸

میت 6 عائشہ

اخیافی بھائی	چچا
سدس	عصبہ
1	5

<u>دو ہم جنس فروض ہوں تو مسئلہ چھوٹے فرض کے مخرج سے بنے گا</u>: وان اجتمع معه فرض من جنسه فاصلحا من مخرج اقلهما (الكافى)۔ اگر کسی فرض کیساتھ اسی کی قسم کا کوئی فرض جمع ہو جائے تو اس کا مخرج ان میں اقل حصہ سے ہو گا۔ مثلا: پہلی قسم میں سے اگر نصف اور ربع جمع ہو جائیں تو مخرج ربع کا ہمنام عدد 4 ہو گا اسلئے کہ ربع نصف سے چھوٹا ہے۔ اس طرح دوسری قسم میں سے ثلث اور سدس جمع ہو جائیں تو مخرج سدس کے ہمنام عدد 6 سے بنے گا اسلئے کہ سدس ثلث سے چھوٹا ہے۔ مثالیں:

بقیہ تین اصول جن میں عول ہوتا ہے:

پہلی اصل: نصف کیساتھ سدس یا ثلث یا ثلثان جمع ہوں تو مخرج چھ ہوگا: فان اجتمع مع الفرض من غیر جنسہ کالنصف یجتمع مع احد الثلثۃ السدس او الثلث و الثلثان فاصلھما من ستۃ (الکافی)۔ اگر کسی مقررہ حصہ کیساتھ اسکے جنس غیر سے کوئی حصہ جمع ہو جیسا کہ نصف کیساتھ ثلث اور ثلثان میں سے کوئی ایک جمع ہو تو ان دونوں کا مخرج چھ سے ہوگا۔ مثالیں:

میت 6 — فاطمہ

بیٹی	باپ
نصف	سدس + عصبہ
3	2+1

میت 6 — عائشہ

پوتی2	بیٹی	چچا
سدس	نصف	عصبہ
1	3	2

عول

کبھی مخرج کم پڑ جاتا ہے اور ذوی الفروض کے حصے زیادہ ہو جاتے ہیں اس وقت مخرج میں حصوں کی مناسبت سے اضافہ کیا جاتا ہے جس کو عول کہتے ہیں۔ عول کا طریقہ یہ ہیکہ پہلے تمام ورثاء کو ان کے سہام دےئے جائیں پھر تمام سہام کو جمع کیا جائے اور مال کے اتنے ہی حصے کئے جائیں جتنا سہام کا مجموعہ ہے۔ عول کا نشان ایسا عین ہوتا ہے جس کا پیٹ نہ ہو اور جس کی گردن سے جوڑ کر ایک لمبی لکیر بائیں طرف لائی جائے۔ یہ نشان مسئلہ کے اوپر بنایا جاتا ہے۔ جس مسئلہ میں عول ہو گا اس میں عصبہ کو کچھ نہیں ملے گا۔

پہلی اصل: وتعول الستة الی سبعة و الی ثمانیة و تسعة و عشرة فقط(الاقناع)- اور چھ کا عول سات، آٹھ، نو اور دس تک ہی ہوتا ہے۔

مثال: ورثاء میں شوہر، حقیقی بہن اور اخیافی بہن ہیں۔ اولاد نہ ہونے کی وجہ سے شوہر کا حصہ نصف ہو گا، ایک حقیقی بہن کا حصہ نصف اور ایک اخیافی بہن کا حصہ سدس ہو گا۔ فروض میں نصف کیساتھ سدس ہے اسلئے مسئلہ ٦ سے بنے گا۔ شوہر کو تین، حقیقی بہن کو تین اور اخیافی بہن کو ایک حصہ ملے گا لیکن ان کے سہام کا مجموعہ سات ہے جو مخرج سے زیادہ ہے۔ لہٰذا مسئلہ کے اوپر عول کا نشان لکھ کر سات لکھا جائے گا اور میت کے مال کے سات حصے کئے جائیں گے۔

مثال: ورثاء میں شوہر، حقیقی بہن اور ماں ہیں۔ اولاد نہ ہونے کی وجہ سے شوہر کا حصہ نصف ہو گا، ایک حقیقی بہن کا حصہ نصف اور ماں کا حصہ ثلث ہو گا۔ فروض میں نصف کیساتھ ثلث ہے اسلئے مسٔلہ ۶ سے بنے گا۔ شوہر کو تین، حقیقی بہن کو تین اور ماں کو دو حصے ملیں گا لیکن ان کے سہام کا مجموعہ آٹھ ہے جو مخرج سے زیادہ ہے۔ لہٰذا مسٔلہ کے اوپر عول کا نشان لکھ کر آٹھ لکھا جائے گا اور میت کے مال کے آٹھ حصے کئے جائیں گے۔

عائشہ — 6 ع 8

میت

شوہر	بہن	ماں
نصف	نصف	ثلث
3	3	2

مثال–۱۱۸: ورثاء میں شوہر، دو حقیقی بہنیں اور دو اخیافی بہنیں ہیں۔ اولاد نہ ہونے کی وجہ سے شوہر کا حصہ نصف ہو گا، دو حقیقی بہنوں کا حصہ ثلثان اور دو اخیافی بہنوں کا حصہ ثلث ہو گا۔ فروض میں نصف کیساتھ ثلث اور ثلثان ہے اسلئے مسٔلہ ۶ سے بنے گا۔ شوہر کو تین، دو حقیقی بہنوں کو چار اور دو اخیافی بہنوں کو دو حصے ملیں گے لیکن ان کے سہام کا مجموعہ نو ہے جو مخرج سے زیادہ ہے۔ لہٰذا مسٔلہ کے اوپر عول کا نشان لکھ کر نو لکھا جائے گا اور میت کے مال کے نو حصے کئے جائیں گے۔

عائشہ — 6 ع 9

میت

شوہر	بہن 2	اخیافی بہن 2
نصف	ثلثان	ثلث
3	4	2

مثال-۱۱۹:ورثاء میں شوہر، دو حقیقی بہنیں، دو اخیافی بہنیں اور ماں ہیں۔اولاد نہ ہونے کی وجہ سے شوہر کا حصہ نصف ہو گا، دو حقیقی بہنوں کا حصہ ثلثان، دو اخیافی بہنوں کا حصہ ثلث ہو گا، دو بہنوں کی موجودگی کی وجہ سے ماں کا حصہ سدس ہو گا۔فروض میں نصف کیساتھ ثلث، ثلثان اور سدس ہے اسلئے مسئلہ ۶ سے بنے گا۔شوہر کو تین، دو حقیقی بہنوں کو چار، دو اخیافی بہنوں کو دو حصے اور ماں کو ایک حصہ ملے گا لیکن ان کے سہام کا مجموعہ دس ہے جو مخرج سے زیادہ ہے۔لہٰذا مسئلہ کے اوپر عول کا نشان لکھ کر دس لکھا جائے گا اور میت کے مال کے دس حصے کئے جائیں گے۔

10
عائشہ — 6 ع
میت

شوہر	2بہن	اخیافی بہن2	ماں
نصف	ثلثان	ثلث	سدس
3	4	2	1

دوسری اصل:ربع کیساتھ سدس یا ثلث یا ثلثان ہو تو مسئلہ بارہ سے بنے گا: فان اجتمع مع الربع احد الثلثة فاصلها من اثنی عشرة (الکافی)-اگر ربع کیساتھ (دوسری قسم کے) تین سے کوئی حصہ جمع ہو تو اس کا مخرج بارہ سے ہو گا۔واصل اثنی عشرة تعول علی الافراد الی ثلاثة عشر،وخمسة عشر و سبعة عشر،لا تعول الی اکثر من ذلک(الکافی)-اور بارہ کا تیرہ، پندرہ اور سترہ تک عول ہو گا اور اس سے زیادہ عول نہیں ہو گا۔

مثال-۱۲۰:ورثاء میں بیوی، دو حقیقی بہنیں اور ایک اخیافی بہن ہیں۔اولاد نہ ہونے کی وجہ سے بیوی کا حصہ ربع ہو گا، دو حقیقی بہنوں کا حصہ ثلثان اور ایک اخیافی بہن کا حصہ سدس ہو گا۔فروض میں ربع کیساتھ ثلثان اور سدس ہیں اسلئے مسئلہ بارہ سے بنے گا۔بیوی کو تین، دو حقیقی بہنوں کو آٹھ، ایک اخیافی بہن کو دو حصے ملیں گے

لیکن ان کے سہام کا مجموعہ تیرہ ہے جو مخرج سے زیادہ ہے۔لہٰذا مسئلہ کے اوپر عول کا نشان لکھ کر تیرہ لکھا جائے گا اور میت کے مال کے تیرہ حصے کئے جائیں گے۔

مثال:ورثاء میں شوہر، باپ،ماں اور دو بیٹیاں ہیں۔اولاد ہونے کی وجہ سے شوہر کا حصہ ربع، باپ کا سدس،ماں کا سدس ہو گا۔فروض میں ربع کیساتھ ثلثان اور سدس ہیں اسلئے مسئلہ بارہ سے بنے گا۔شوہر کو تین، باپ کو دو،ماں کو دو اور دو بیٹیوں کو آٹھ حصے ملیں گے لیکن ان کے سہام کا مجموعہ پندرہ ہے جو مخرج سے زیادہ ہے۔لہٰذا مسئلہ کے اوپر عول کا نشان لکھ کر پندرہ لکھا جائے گا اور میت کے مال کے پندرہ حصے کئے جائیں گے۔

15
ع 12
عائشہ
میت

بیٹی2	ماں	باپ	شوہر
ثلثان	سدس	سدس	ربع
8	2	2	3

مثال:ورثاء میں بیوی، دو حقیقی بہنیں، دو اخیافی بہنیں اور ماں ہیں۔اولاد نہ ہونے کی وجہ سے بیوی کا ربع ہے۔ حقیقی بہنوں کا ثلثان ہے، اخیافی بہنوں کا ثلث ہے اور ماں کا سدس اسلئے ہے کہ دو سے زیادہ بہنیں موجود ہیں۔ربع کیساتھ ثلثان، ثلث اور سدس ہیں اسلئے مسئلہ بارہ سے بنے گا۔سب کے حصوں کا مجموعہ سترہ ہے جو مخرج سے زیادہ ہے۔اسلئے عول کیا جائے گا۔

عبدالرحیم

میـــــــــــت 12 عـــــ 17

بیوی	بہن2	اخیافی بہن2	ماں
ربع	ثلثان	ثلث	سدس
3	8	4	2

مثال: سابقہ مثال میں ماں ہے اور اس مثال میں ماں کی جگہ دادی ہے۔

عبدالرحیم

میـــــــــــت 12 عـــــ 17

بیوی	بہن2	اخیافی بہن2	دادی
ربع	ثلثان	ثلث	سدس
3	8	4	2

ولا بد فی ھذہ الاصول ان یکون المیت احد الزوجین(الاقناع)-ان مسائل میں میت زوجین میں سے کوئی ایک ضرور ہوگا اسلئے کہ ربع صرف زوجین کا فرض ہوتا ہے۔

تیسری اصل: ثمن کیساتھ سدس یا ثلث یا ثلثان ہو تو مسئلہ بارہ سے بنے گا:فان اجتمع مع الثمن سدس او ثلثان فاصلھا من اربعة و عشرین،تعول الی سبعة و عشرین ولا تعول الی اکثر منھا وتسمی النحیلة لقلة عولھا(الکافی)-اگر ثمن کیساتھ سدس یا ثلثان جمع ہو تو اس کا مخرج چوبیس سے ہوگا اور ستائیس تک ہوگا اور اس سے زیادہ نہیں ہوگا اور اس میں عول کی قلت کی وجہ سے اسکو نحیلہ (یعنی ہزیل) بھی کہتے ہیں۔اس مسئلہ کو منبریہ بھی کہتے ہیں چونکہ مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ سے یہ مسئلہ منبر پر پوچھا گیا تھا اور آپؓ نے اس کا وہیں جواب بیان فرمایا تھا۔الاقناع میں اس کا نام بخیلہ بھی لکھا ہے۔اس مسئلہ میں ایک حصے کا ثمن ہونا لازمی ہے لہٰذا ورثاء میں زوجہ ضرور موجود ہوگی کیونکہ ثمن صرف زوجہ کا حصہ ہے۔ مثال: ورثاء میں بیوی،

والدین اور دو حقیقی بیٹیاں ہیں۔ اولاد کی موجودگی کی وجہ سے بیوی کا ثمن ہو گا، والدین میں سے ہر ایک کا سدس ہو گا اور دو بیٹیوں میں ثلثان برابری کیساتھ تقسیم ہو گا۔ تمام حصوں کا مجموعہ ستائیس ہے لہٰذا عول کیا جائے گا۔

مسئلہ 24 عول 27

عبدالرحیم

بیٹی 2	ماں	باپ	بیوی
ثلثان	سدس	سدس	ثمن
16	4	4	3

تصحیح

چند ضروری اصطلاحات:

فریق: اس جماعت کو کہتے ہیں جو کسی مقرر حصے میں مشترک ہو۔ جیسے تین بہنیں ایک فریق ہے جو ثلثان میں مشترک ہے۔

عدد: مجموعۂ حاشیتین یعنی دو کناروں کے مجموعے کے نصف کو عدد کہتے ہیں۔ مثلاً: ایک اور تین کا مجموعہ چار ہے اور اس کا نصف دو ہے لہٰذا دو کو عدد شمار کیا جاسکتا ہے۔ اسی طرح تین کو بھی عدد شمار کیا سکتا ہے کیونکہ یہ دو اور چار کے مجموعہ کا نصف ہے۔ علم الفرائض میں ایک کو عدد شمار نہیں کیا جاتا ہے کیونکہ یہ دو کناروں کے مجموعے کا نصف نہیں ہے۔

کسر: جو ایک سے کم ہو اس کو جزء یا کسر کہتے ہیں۔ مثلاً: نصف، ثلث وغیرہ

ورثاء میں کسی فریق کے حصہ میں کسر آئے تو مال کی تقسیم میں دشواری ہوتی ہے۔ ذیل میں دی گئی مثال میں پانچ بھائیوں کو میت کے مال کے دو حصے ملیں گے جب کہ ہر ایک بھائی کو $\frac{2}{5}$ حصہ ملے گا۔
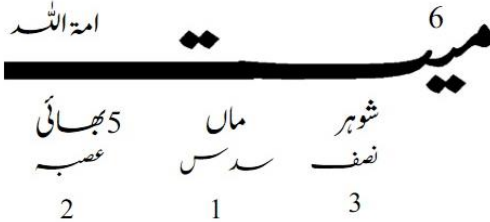
اسطرح مال تقسیم کرنا دشوار ہوتا ہے لہٰذا تصحیح کے قوانین پر عمل کر کے مخرج کا ایسا اقل عدد نکالا جاتا ہے جس کے ذریعہ کسی بھی فریق کے افراد کے حصوں میں کسر نہیں آتا ہے۔ تصحیح دو امور پر منحصر ہوتی ہے۔ پہلا امر اصلِ مسئلہ یعنی مخرج کی معرفت ہے جسکا بیان پچھلے باب میں گزر گیا۔ دوسرا امر سہم کے جزء کی معرفت ہے جسکا بیان آرہا ہے۔ لیکن اس سے بھی پہلے اعداد کے درمیان نسبتوں کا جاننا ضروری ہے۔

اعداد کے درمیان نسبتیں: اس کی حسب ذیل چار اقسام ہیں۔

۱۔ تماثل: پہلا عدد دوسرے کے برابر ہو تو انکے درمیان نسبت تماثل مانی جائے گی۔

۲۔ تداخل: اگر چھوٹا عدد بڑے عدد کو کاٹ دے یا بڑا عدد چھوٹے پر برابر تقسیم ہو جائے اور کوئی کسر نہ چھوڑے تو انکے درمیان نسبت تداخل مانی جائے گی۔ مثلاً چار اور بارہ کے درمیان نسبتِ تداخل ہے کیونکہ چار بارہ کو بلا کسر کاٹ دیتا ہے۔ اسی طرح پانچ اور پندرہ کے درمیان نسبتِ تداخل ہے۔

۳۔ توافق: چھوٹا عدد بڑے عدد کو تقسیم نہ کرے مگر کوئی تیسرا عدد ان دونوں کو تقسیم کر دے تو ان دونوں یعنی چھوٹے اور بڑے عدد کے درمیان نسبتِ توافق مانی جائے گی۔ مثلاً: چار اور چھ کے درمیان توافق ہے کیونکہ یہ دونوں دو سے کٹ جاتے ہیں۔ لہٰذا یہ کہا جائے گا کہ چار اور چھ کے درمیان توافق بالنصف ہے۔ تیسرا عدد جتنے مرتبہ میں کسی عدد کو کاٹتا ہے وہ اس کا وفق کہلائے گا۔ یہاں دو، چار کو دو مرتبہ میں کاٹتا ہے اور چھ کو تین مرتبہ میں کاٹتا ہے۔ لہٰذا چھ کا وفق تین ہے اور چار کا وفق دو ہے۔ مندرجہ ذیل جدول میں مختلف مثالیں دی ہوئی ہیں جن میں اعداد کے درمیان توافق اور ان کے وفق کی تفصیل ہے۔

اعداد	نسبت	پہلے عدد کا وفق	دوسرے کا وفق
12 اور 15	توافق بالثلث	12 کا وفق 4	15 کا وفق 5
8 اور 20	توافق بالربع	8 کا وفق 2	20 کا وفق 5
25 اور 30	توافق بالخمس	25 کا وفق 5	30 کا وفق 6

جدول میں مذکور نہج پر توافق بالسدس ،بالسبع، بالثمن،بالتسع اور بالعشر کہا جائے گا اور دس کے بعد توافق بجزء من احد عشر،توافق بجزء میں اثنی عشر،ثلثة عشر وغیرہ کہا جائے گا۔

جدول کی مثالوں میں ہر دو عدد کو ایک ہی عدد کاٹ رہا ہے لیکن کبھی ایک سے زیادہ اعداد بھی دو اعداد کو کاٹتے ہیں اسوقت سب سے چھوٹے عدد کا اعتبار کیا جائے گا۔ مثلاً آٹھ اور بیس ایک سے زائد اعداد سے کٹتے ہیں۔ ایسی صورت میں سب سے چھوٹا عدد جس سے توافق درست ہو کو معلوم کرنے کا طریقہ یہ ہیکہ بڑے عدد سے چھوٹا

عدد اس وقت تک نکالا جائے جب تک کہ بڑا عدد چھوٹا بن جائے اور چھوٹا عدد بڑا بن جائے پھر چھوٹے عدد کو دوسرے عدد سے نکالا جائے یہاں تک کہ دونوں اعداد برابر ہو جائیں۔

45 & 6

45-6 = 39

39-6 = 33

33-6=27

27-6=21

21-6=15

15-6=9

9-6=3

3 چھوٹا ہے 6 بڑا ہے

6-3=3

لہذا 6 اور 45 میں توافق بالثلث ہے

8 & 20

20-8= 12

12-8=4

4 چھوٹا ہے 8 بڑا ہے

8-4=4

لہذا 8 اور 20 میں توافق بالربع ہے

50 & 8	120 & 32
50-8=42	120-32=88
42-8=34	88-32=56
34-8=26	56-32=24
26-8=18	24 چھوٹا ہے 32 بڑا ہے
18-8=10	32-24=8
10-8=2	24-8=16
2 چھوٹا ہے 8 بڑا ہے	16-8=8
8-2=6	لہٰذا 32 اور 120 میں توافق بالثمن ہے
6-2=4	
4-2=2	
لہٰذا 50 اور 8 میں توافق بالنصف ہے	

تباین: دو اعداد کے درمیان ایسی نسبت کہ جسمیں پہلا دوسرے کے نہ برابر ہو اور نہ اس کو کاٹے اور نہ کوئی تیسرا عدد ان دونوں کو کاٹے۔ مثلاً: 5 اور 14 میں نہ تماثل ہے، نہ تداخل ہے اور نہ توافق ہے اسلئے ان میں تباین ہے۔ اسی طرح 11 اور 12 میں تباین ہے۔

تصحیح کے اصول:

ایک فریق کے افراد کے حصوں میں کسر:
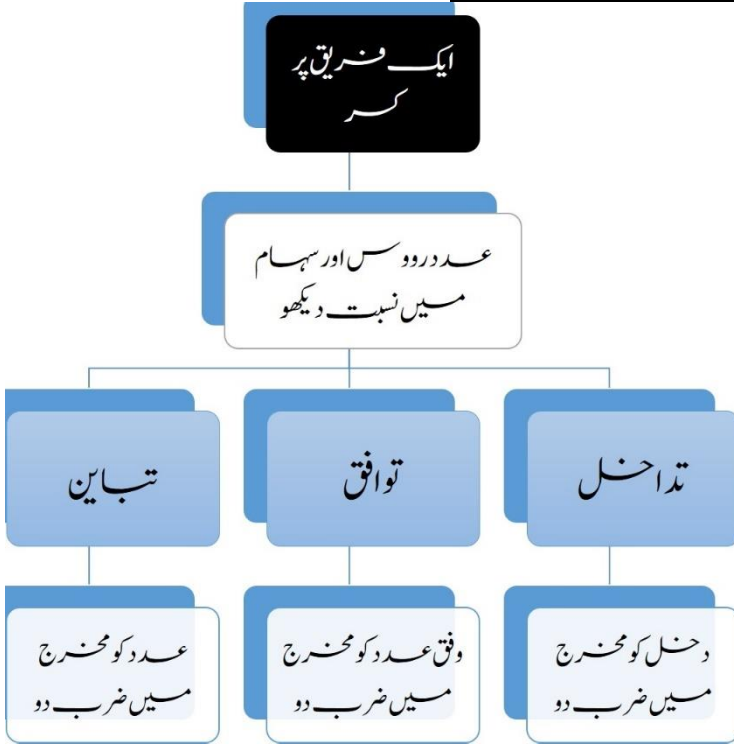
جب ایک فریق کے سہم میں کسر ہو تو فریق کے اعداد اور اس کے سہام میں نسبت دیکھی جائے گی۔ اگر ان میں تماثل ہو گا تو کسر نہیں آئے گا۔ کسر کی صورت میں بقیہ تین نسبتیں ہی پائی جائیں گی:

۱۔ عدد رؤوس اور سہام میں تباین ہو گا

۲۔ عدد رؤوس اور سہام میں توافق ہو گا

۳۔ عدد رؤوس اور سہام میں تداخل ہو گا {لیکن یہاں تداخل توافق کی ہی طرح ہے}

ا۔عدد اور سہام میں تباین: جس فریق کے سہم میں کسر آئے اگر اس کے عدد روؤس اور سہام کے درمیان تباین ہو تو عدد روؤس ہی کو مخرج میں ضرب دیا جائے گا اور اسی عدد کو سب کے سہام میں بھی ضرب دیا جائے گا۔**فاذا انکسر سهم فريق من الورثة فاضرب عددهم ان باين سهما او وفقه لها ان وافقها في المسئلة وعولها ان كانت عائلة فما بلغت صحت منه الفريضة (الاقناع)**-جن ورثاء میں کسی ایک فریق کے حصہ میں کسر آئے تو ضرب دو ان کے عدد رؤوس کو مخرج میں اگر ان کے عدد رؤوس اور سھام میں تباین ہو اور عدد روؤس کے وفق کو اصل مسئلہ مخرج میں ضرب دو اگر ان میں توافق ہو اور(مخرج کے بجائے)اس کے عول میں ضرب دو اگر مسئلہ عائلہ ہو، پھر جو حاصلِ ضرب ہو اس سے حصہ صحیح ہو گا۔یعنی مثال:میت کے ورثاء میں شوہر، جدہ اور تین اخیافی بہنیں ہیں۔شوہر کو نصف، جدہ کو سدس اور اخیافی بہنوں کو ثلث ملے گا۔نصف کیساتھ سدس اور ثلث ہیں تو مسئلہ چھ سے بنے گا۔

میت 6 امۃ اللہ

شوہر	جدہ	3اخیافی بہن
نصف	سدس	ثلث
3	1	2
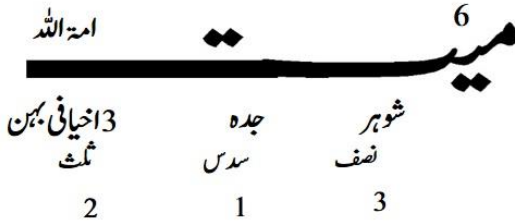
اخیافی بہنوں کے حصوں میں کسر آرہا ہے۔ان کا عدد روؤس تین ہے اور سہم دو ہے، دو اور تین کے درمیان نسبتِ تباین ہے لہٰذا عدد روؤس کو یعنی تین کو مخرج میں ضرب دیا جائے اور اسی کو سب فریقوں کے حصوں میں ضرب دیا جائے۔اسطرح تصحیح ہو جائے گی اور ہر بہن کو دو حصے ملیں گے۔مسئلہ میں تصحیح کیلئے مخرج کے اوپر تاء کا نشان بغیر نقطے ڈالا جائے گا۔

میت 6 — 18 — امة الله

شوہر	جدہ	3 اخیافی بہن
نصف	سدس	ثلث
3	1	2
9	3	6

مثال: ذیل کی مثال میں بیٹیاں تین ہیں اور ان کا سہم چار ہے۔، اس طرح ہر بیٹی کے حصے میں کسر آتا ہے۔ تین اور اور چار میں تباین ہے لہٰذا تین کو مخرج میں اور سبھی ورثاء کے حصوں میں ضرب دیا جائے تو تصحیح ہو جائے گی اور ہر بیٹی کو چار حصے ملیں گے۔

میت 6 — 18 — امة الرحیم

3 بیٹی	جدہ	باپ
ثلثان	سدس	سدس
4	1	1
12	3	3

مثال: ذیل کی مثال میں بیٹیاں پانچ ہیں اور ان کا سہم چار ہے، اس طرح ہر بیٹی کے حصے میں کسر آتا ہے۔ پانچ اور اور چار میں تباین ہے لہٰذا پانچ کو مخرج میں اور سبھی ورثاء کے حصوں میں ضرب دیا جائے تو تصحیح ہو جائے گی اور ہر بیٹی کو چار حصے ملیں گے۔

میت 6 — 30 — عبد الرحیم

5 بیٹی	ماں	باپ
ثلثان	سدس	سدس
4	1	1
20	5	5

مثال: ورثاء میں شوہر اور پانچ حقیقی بہنیں ہیں۔ اولاد کی عدم موجودگی کی وجہ سے شوہر کو نصف ملے گا اور حقیقی بہنوں میں ثلثان تقسیم ہو گا۔ مسئلہ چھ سے بنے گا لیکن حصے زیادہ ہونے کیوجہ عول کیا جائے گا اور مخرج سات ہو جائیگا۔ حقیقی بہنوں (اخوات عینی) کے حصے میں کسر آئے گا۔ ان کا عدد روؤس پانچ اور سہم چار ہے، ان دو کے درمیان تباین ہے لہذا پانچ کو عول میں ضرب دیا جائے گا اور اسی کو سب ورثاء کے حصوں میں ضرب دیا جائے گا تو تصحیح ہو جائے گی اور ہر بہن کو چار حصے ملیں گے۔

35

عــ 7

میـــت 6 — امۃ الرحیم

5 اخوات عینی	شوہر
ثلثان	نصف
4	3
20	15

۲۔ عدد اور سہام میں توافق: توافق کی صورت میں عدد روؤس کے وفق کو مخرج یا عول میں ضرب دیا جائے اور اسی کو تمام ورثاء کے سہام میں ضرب دیا جائے تو تصحیح ہو جائے گی۔

مثال: میت کے ورثاء میں چھ بیٹیاں، ماں اور باپ ہیں۔ بیٹیوں کو ثلثان، ماں کو سدس اور باپ کو سدس ملے گا۔ ثلثان اور سدس میں چھوٹا عدد سدس ہے اسلئے اس کے ہمنام عدد یعنی چھ سے مسئلہ بنایا جائے گا۔ ہر بیٹی کے سہم میں کسر آئے گا۔

میـــت 6 — امۃ اللہ

باپ	ماں	6 بیٹی
سدس	سدس	ثلثان
1	1	4

بیٹیوں کا عدد روؤس چھ اور ان کا سہم چار ہے، ان دو اعداد میں توافق بالنصف ہے، چھ کا وفق تین ہوتا ہے، تین کو مخرج میں اور تمام ورثاء کے سہام میں ضرب دیا جائے تو مسئلہ کی تصحیح ہو گی اور ہر بیٹی کو دو حصے ملیں گے۔

مثال:ورثاء میں شوہر اور چھ حقیقی بہنیں ہیں۔اولاد نہ ہونے کی وجہ سے شوہر کو نصف اور چھ حقیقی بہنوں میں ثلثان تقسیم ہو گا۔نصف کیساتھ ثلثان ہے لہٰذا مسئلہ چھ سے بنے گا۔شوہر کے تین اور بہنوں کے چار حصے ہوں گے۔ سہم زیادہ ہیں اور مخرج کم ہے اسلئے عول کیا جائے گا اور میت کے مال کے سات حصے کئے جائیں گے۔ لیکن ہر بہن کے حصے میں کسر آئے گا۔ بہنوں کا عدد روؤس چھ ہے اور سہم چار ہے۔چھ اور چار میں توافق بالنصف ہے،چھ کا وفق تین ہے،اس کو عول میں اور سب ورثاء کے سہام میں ضرب دیا جائے تو تصحیح ہو جائے گی اور ہر بیٹی کو دو حصے ملیں گے۔

۳۔عدد اور سہام میں تداخل: تداخل کی صورت میں عدد روؤس کے دخل کو مخرج یا عول میں ضرب دیا جائے اور اسی کو تمام ورثاء کے سہام میں ضرب دیا جائے تو تصحیح ہو جائے گی۔ حسب ذیل مثال میں بھائیوں کے عدد اور سہام میں تداخل ہے لہذا6کے دخل یعنی 3 کو مخرج اور سہام میں ضرب دیا جائے گا۔

	18	
	6	
	میت	امۃ الرحیم
شوہر	ماں	6بھائی
نصف	سدس	عصبہ
3	1	2
9	3	6

کئی فریقوں کے افراد کے حصوں میں کسر:

جب کئی فریقوں کے افراد کے حصوں پر کسر آئے تو پہلے ہر فریق کے عدد روؤس اور سہام کے درمیان نسبت دیکھی جائے۔ اگر تباین ہو تو عدد لیا جائے، اگر توافق ہو تو عدد کا وفق لیا جائے اور اگر تداخل ہو تو دخل عدد لیا جائے۔ ہر فریق سے حاصل شدہ عدد محفوظ کر لیا جائے، پھر ان اعداد کے درمیان نسبت دیکھی جائے اور ذیل میں بیان ہونے والے اصولوں پر عمل کیا جائے۔

فریقوں کے اعداد میں تماثل: کسی ایک عدد کو مخرج اور سہام میں ضرب دینے سے تصحیح ہو گی۔

وان انکسر علی فریقین او اکثر وکانت متماثلة بعد اعتبار موافقتها السهام كثلاثة و ثلثة اجتزات باحدها وضربت فی اصل المسئلة كزوج وثلث جدات وثلاثة اخوة لابوين او لاب تصح من ثمانية عشر (الاقناع)-اگر دو یا زیادہ فریقوں کے اعداد روؤس میں تماثل ہو اور وہ عدد اور سہام کے درمیان نسبت دیکھنے کے بعد متماثلہ ہوں، جیسے تین اور تین تو ان میں سے ایک کافی ہو گا اور تُو اس کو مخرج میں ضرب دے گا جیسے تین جدات، تین حقیقی بھائی یا تین علاتی بھائی، اٹھارہ سے تصحیح ہو گی۔

کئی فریقوں پر کسر

پہلے ہر فریق کے عدد رووس اور اسی کے سہم میں نسبت دیکھو اور اسے سابقہ اصولوں کے تحت حل کرو، پھر مختلف فریقوں کے اعداد میں نسبت دیکھو اگر اسمیں:

تماثل

کسی بھی ایک عدد کو مخرج میں ضرب دو

تداخل

سب سے بڑے عدد کو مخرج میں ضرب دو

توافق

کسی دو اعداد کا توافق نکالو اور ان دونوں میں سے کسی ایک کے وفق سے دوسرے عدد کو ضرب دو، حاصل ضرب کو محفوظ کرلو

محفوظ کردہ عدد اور تیسرے عدد میں نسبت دیکھو

- **تماثل، تداخل**: محفوظ کردہ عدد کو مخرج میں ضرب دو
- **توافق**: محفوظ کردہ عدد کو تیسرے عدد کے وفق میں ضرب دو
- **تباین**: محفوظ کردہ عدد کو تیسرے عدد میں ضرب دو

تباین

سب اعداد کو آپس میں ضرب دو

مثال: ورثاء میں شوہر، 3 جدات اور 3 بھائی ہیں۔ جدات اور حقیقی بھائیوں کے سہام میں کسر آرہا ہے۔ جدات کے عدد 3 اور سہام 1 میں تباین ہے لہٰذا عدد 3 لیا جائے۔ بھائیوں کے عدد 3 اور سہام 2 میں بھی تباین ہے لہٰذا عدد 3 لیا جائے۔

6

میت

امۃ اللہ

شوہر	3جدہ	3بھائی
نصف	سدس	عصبہ
3	1	2

3 3

3 اور 3 میں تماثل ہے۔ 3 کو مخرج اور سہام میں ضرب دیا جائے۔

18

6

میت

امۃ اللہ

شوہر	3جدہ	3بھائی
نصف	سدس	عصبہ
3	1	2
9	3	6

ہر جدہ کو ایک اور ہر بھائی کو دو حصے ملیں گے۔

فریقوں کے اعداد میں تداخل: بڑے عدد کو مخرج اور سہام میں ضرب دیا جائے۔

وان كانت متناسبة و تسمى متداخلة وهو ان تنسب الاقل الى الاكثر بجزء واحد من اجزاه كنصفه او ثلثه او ربعه او بجزء من احد عشر و نحوه اجزات باكثرها وضربته فى المسئلة وعولها(الاقناع)- اگر وہ متناسب ہوں اور اس کو متداخلہ بھی کہتے ہیں اور وہ یہ ہیکہ چھوٹا عدد بڑے عدد پر اسکے

اجزاء میں سے کسی ایک جزء سے متناسب ہو(یعنی چھوٹا عدد بڑے عدد کو کاٹ دے) جیسے اسکے نصف یا ثلث یا ربع یا گیارہویں جزسے وغیرہ اور تُو اسے مخرج یا اسکے عول میں ضرب دے گا۔

مثال: ورثاء میں 4 بیویاں، 3 جدات اور 12 چچے ہیں۔بیویوں کے عدد 4 اور سہام 3 میں تباین ہے لہٰذا عدد 3 لیا جائے۔جدات کے عدد 3 اور سہام 2 میں بھی تباین ہے لہٰذا عدد 3 لیا جائے۔اسی طرح چچوں کے عدد اور سہام میں بھی تباین لہٰذا چچوں کا عدد 12 لیا جائے۔

میت 12 — عبداللہ

4بیوی	3جدہ	12چچا
ربع	سدس	عصبہ
3	2	7

4	3	12

- 12 اور 3 میں تداخل ہے، اسلئے بڑا عدد 12 لیا جائے
- 12 اور 4 میں بھی تداخل ہے اسلئے 12 لیا جائے اور اسکو مخرج اور سہام میں ضرب دیا جائے۔

ہر بیوی کو 9، ہر جدہ کو 8 اور ہر چچا کو 7 حصے ملیں گے۔

فریقوں کے اعداد میں تباین: سب اعداد کو آپس میں ضرب دیا جائے حاصل ضرب کو مخرج اور سہام میں ضرب دیا جائے۔وان کانت متباینة کخمسة و ستة وسبعة ضربت بعضها فی بعض فما بلغ اضربه فی المسئلة وعولها (الاقناع)۔اگر وہ متباینہ ہوں جیسے پانچ،چھ اور سات تو تُوان کو آپس میں ضرب دے اور حاصل ضرب کو مخرج یا اس کے عول میں ضرب دے۔مثال:ورثاء میں پوتیوں،جدات اور چچوں کے سہام میں کسر ہے۔ان تمام ورثاء کے اعداد اور سہام میں تباین ہے لہٰذا ان کے اعداد لئے جائیں۔

میت 6 — عبداللہ

بیٹی	5پوتی	3جدہ	7چچا
نصف	سدس	سدس	عصبہ
3	1	1	1
	5	3	7

7 اور 3 اور 5 میں تباین ہے لہٰذا ان کو آپس میں ضرب دیا جائے گا اور حاصل ضرب کو مخرج اور سہام میں ضرب دیا جائے گا۔

$$7 \times 3 \times 5 = 105$$

میت 6 — 630 — عبداللہ

بیٹی	5پوتی	3جدہ	7چچا
نصف	سدس	سدس	عصبہ
3	1	7	1
315	105	105	105

ہر پوتی کو 21، ہر جدہ کو 35 اور ہر چچا کو 15 حصے ملیں گے۔

مثال: تمام ورثاء کے حصوں میں کسر ہے۔بیوی اور چچوں کے اعداد اور سہام میں تباین ہے، اعداد لئے جائیں۔

جدات کے عدد 6 اور سہم 4 میں توافق بالنصف ہے۔ 6 کا وفق 3 ہے

بیٹیوں کے عدد 10 اور سہام 16 میں توافق بالنصف ہے۔ 10 کا وفق 5 ہے

7 5 3 2

ان تمام اعداد میں تباین ہے لہٰذا ان کو آپس میں ضرب دیا جائے گا اور حاصل ضرب کو مخرج اور سہام میں ضرب دیا جائے گا

$$7 \times 5 \times 3 \times 2 = 210$$

ہر بیوی کو 315، ہر جدہ کو 140، ہر بیٹی کو 336 اور ہر چچا کو 30 حصے ملیں گے۔

فریقوں کے اعداد میں توافق: جب کئی فریقوں کے اعداد اور سہام میں توافق ہو تو:

- ان دونوں میں سے کسی ایک کے وفق سے دوسرے عدد کو ضرب دو، حاصل ضرب کو محفوظ کر لو۔
- محفوظ کردہ عدد اور تیسرے عدد میں نسبت دیکھو۔ اگر توافق ہو تو محفوظ کردہ عدد کو تیسرے عدد کے وفق میں ضرب دو۔

- اگر تماثل یا تداخل ہو تو محفوظ کردہ عدد کو مخرج میں ضرب دو۔
- اگر تباین ہو تو محفوظ کردہ عدد کو تیسرے عدد میں ضرب دو۔

وأن كانت موافقة كأربعة وستة وعشرة أو كاثني عشر وثمانية عشر وعشرين وفقت بين أي عددين شئت منها من غير أن تقف شيئا ثم ضربت وفق أحدهما في جميع الآخر فما بلغ فأحفظه ثم أنظر بينه وبين الثالث فأن كان داخلا فيه لم يحتج إلى ضربه واجتزأت بالمحفوظ وأن وافقه ضربت وفقه فيه أو باينه ضربت كله فيه ثم في المسألة فما بلغ فمنه تصح {الاقناع}-اگر فریقوں کے اعداد موافقہ ہوں جیسے چار، چھ، دس یا بارہ، اٹھارہ، بیس وغیرہ تو بغیر رکے کسی بھی دو اعداد کا وفق حاصل کیا جائے پھر ان میں سے کسی ایک کا وفق دوسرے عدد میں ضرب دیا جائے جو حاصل ضرب ہو اسے محفوظ کرلو پھر اس کے اور تیسرے عدد کے درمیان نسبت دیکھو اور وہ دوسرے میں داخل ہو {یا مماثل ہو} تو آپ کو اس کو ضرب دینے کی حاجت نہیں ہے اور آپ کو محفوظ کردہ عدد ہی کافی ہے {اس کو مخرج میں ضرب دو اور حاصل ضرب سے تصحیح ہو جائے گی} اور تیسرے عدد سے موافق ہو {یعنی محفوظ کردہ عدد اور تیسرے عدد میں توافق ہو} تو اس کے وفق کو اسمیں ضرب دو {جو حاصل ضرب ہو گا اس کو مخرج اور سہام میں ضرب دینے سے تصحیح ہو جائے گی} یا تیسرا عدد اس سے متباین ہو تو تیسرے عدد کو اس سے ضرب دو پھر اس کو مخرج میں ضرب وجو حاصل ضرب ہو اس سے تصحیح ہو گی۔

<u>مثال:</u> تمام ورثاء کے سہام میں کسر ہے۔ بیویوں کے سہام اور عدد میں تباین ہے اسلئے عدد لیا جائے۔ بہنوں کے عدد اور سہام میں تباین ہے اسلئے عدد لیا جائے۔ چچوں کے سہام اور عدد میں تباین ہے اسلئے عدد لیا جائے۔

		میت 12
		عبداللہ
4 بیوی	9 بہنیں	12 چچا
ربع	ثلثان	عصبہ
3	8	1

12　　9　　4

- ان اعداد میں سے کسی بھی دو کے درمیان نسبت دیکھی جائے

12-9=3

9-3=6

6-3=3

- 12 اور 9 میں توافق بالثلث ہے، اسلئے 9 کے وفق کو 12 میں ضرب دیا جائے گا۔
- حاصل ضرب 36 اور 4 میں تداخل ہے اسلئے 36 کو مخرج اور سہام میں ضرب دیں گے۔

432

12 میت — عبداللہ

4 بیوی	9 بہنیں	12 چچا
ربع	ثلثان	عصبہ
3	8	1
108	288	36

ہر بیوی کو 27، ہر بہن کو 32 اور ہر چچا کو 3 حصے ملیں گے۔

دو فریقوں کے اعداد میں تماثل اور تیسرے میں تباین: اگر دو اعداد میں تماثل ہو اور ان دونوں کا تیسرے کیساتھ تباین ہو تو ان دونوں میں سے کسی ایک کو تیسرے عدد میں ضرب دو۔ حاصل ضرب کو مخرج میں ضرب دو۔ مثال: حقیقی بہنوں کے عدد روؤس اور سہام میں تباین ہے لہٰذا اعدد روؤس لیا جائے، جدات اور چچوں کے اعداد روؤس اور سہام میں بھی تباین ہے لہٰذا ان کے بھی اعداد روؤس کو لیا جائے۔

6
میت
عبداللہ

3بہن	3جدہ	4چچا
ثلثان	سدس	عصبہ
4	1	1
3	3	4

دو متماثلین میں سے کسی ایک کو تیسرے میں ضرب دیا جائے۔حاصل ضرب کو مخرج اور سہام میں ضرب دیا جائے۔

72
6
میت
عبداللہ

3بہن	3جدہ	4چچا
ثلثان	سدس	عصبہ
4	1	1
48	12	12

ہر بہن کو16، ہر جدہ کو4اور ہر چچا کو 3 حصے ملیں گے۔

دو فریقوں کے اعداد میں تماثل اور تیسرے میں توافق: اگر دو اعداد میں تماثل ہو اور ان دونوں کا تیسرے کیساتھ توافق ہو تو ان دونوں میں سے کسی ایک کو تیسرے عدد کے وفق میں ضرب دو۔حاصل ضرب کو مخرج میں ضرب دو۔مثال:زوجات کے اعداد اور سہام میں تباین ہے اسلئے عدد روؤس 4لیا جائے۔اخیافی بھائی کے عدد اور سہام میں تداخل ہے اس کا دخل 4لیا جائے۔چچوں کے عدد اور سہام میں تباین ہے لہٰذا ان کا عدد 5 لیا جائے۔

6-4=2

4-2=2

4 اور 6 میں توافق بالنصف ہے۔4کو 6 کے وفق میں ضرب دیا جائے اور حاصل ضرب کو مخرج اور سہام میں ضرب دیا جائے۔

ہر بیوی کو 9، ہر اخیافی بھائی کو 3 اور ہر چچا کو 5 حصے ملیں گے۔

دو فریقوں کے اعداد میں تداخل اور ایک میں تباین:وأن تناسب اثنان وباينهما الثالث كثلاث جدات وتسع بنات ابن وخمسة أعمام :ضربت أكثرهما وهو التسعة في جميع الثالث وهو خمسة ثم في المسألة وتصح من مائتين وسبعين(الاقناع)۔اگر دو اعداد میں تداخل ہو اور ان دونوں کا تیسرے

کیساتھ تباین ہو جیسے تین جدات، نو پوتیاں اور پانچ چچے: تو ان دونوں میں سے بڑے کو یعنی نو کو تیسرے میں یعنی پانچ میں ضرب دے گا پھر حاصل ضرب کو مخرج میں ضرب دے گا اور مسئلہ کی 270 سے تصحیح ہو گی۔

میت 6 — عبداللہ

3جدہ	9پوتی	5چچا
سدس	ثلثان	عصبہ
1	4	1

3	9	5

9 اور 3 میں تداخل ہے۔ ان میں بڑا عدد یعنی 9 لیا جائے۔

9 اور 5 میں تباین ہے دونوں کو آپس میں ضرب دو اور حاصل ضرب کو مخرج اور سہام میں ضرب دو۔

ہر جدہ کو 15، ہر پوتی کو 20 اور ہر چچا کو 9 حصے ملیں گے۔

دو اعداد میں توافق اور تیسرے سے تباین: وأن توافق اثنان وباينهما الثالث ضربت وفق أحدهما في جميع الآخر ثم في الثالث {الاقناع} - اگر دو اعداد میں توافق ہو اور ان دونوں کا تیسرے کیساتھ تباین ہو :تو دونوں میں سے کسی کے وفق کو دوسرے کے کل میں ضرب دے گا پھر حاصل ضرب کو تیسرے میں ضرب

دے گا۔ مثال: پہلے ہر فریق کے سہم اور عدد میں نسبت دیکھی جائے۔ یہاں تمام فریقوں کے اعداد اور سہام میں تباین ہے لہٰذا ان کے اعداد لئے جائیں۔

میت 6 — عبداللہ

4جدہ	5پوتی	6چچا
سدس	ثلثان	عصبہ
1	4	1

6 5 4

کسی بھی دو اعداد میں نسبت دیکھی جائے۔ 6 اور 4 میں توافق بالنصف ہے۔ 6 کے وفق کو 4 میں ضرب دیا جائے۔ حاصل ضرب یعنی 12 اور 5 میں تباین ہے۔ ان کو آپس میں ضرب دیا جائے اور حاصل ضرب کو مخرج اور سہام میں ضرب دیا جائے۔

میت 6 — 360 — عبداللہ

4جدہ	5پوتی	6چچا
سدس	ثلثان	عصبہ
1	4	1
60	240	60

ہر جدہ کو 10، ہر پوتی کو 48 اور ہر چچا کو 10 حصے ملیں گے۔

دو اعداد میں تباین اور تیسرے میں توافق: أن تباين اثنان ووافقهما الثالث فأضرب أحدهما في الآخر ثم الخارج في الثالث أن باينه: كأربع زوجات وثلاث أخوات لأبوين أو لأب وخمسة أعمام وتصح من سبعمائة وعشرين {الاقناع}۔ اگر دو اعداد میں تباین ہو اور ان دونوں کا تیسرے کیساتھ

توافق ہو تو ان دونوں میں سے کسی ایک کو دوسرے میں ضرب دیا جائے پھر حاصل ضرب کو تیسرے میں ضرب دیا جائے اگر اس سے تباین ہو جیسے چار بیویاں، تین حقیقی بہنیں یا تین علاتی بہنیں اور پانچ چچے اور مسئلہ کی تصحیح 720 سے ہو گی۔ سابقہ طریقہ کی طرح پہلے ہر فریق کے عدد اور سہام میں نسبت دیکھی جائے۔ یہاں تمام ورثاء کے اعداد اور سہام میں تباین ہے لہٰذا ان کے اعداد لئے جائیں۔

میت 12 — عبداللہ

4بیوی	3 حقیقی بہن	5چچا
ربع	ثلثان	عصبہ
3	8	1

4 3 5

5 اور 3 اور 4 میں تباین ہے۔ ان کو آپس میں ضرب دیا جائے اور حاصل ضرب کو مخرج اور سہام میں ضرب دیا جائے۔

ہر بیوی کو 45، ہر حقیقی بہن کو 160، ہر چچا کو 12 حصے دے دو۔

اعداد کا حاصل ضرب تیسرے کے متماثل ہو: إنْ مَاثَلَهُ (أَيْ مَاثَلَ حَاصِلُ ضَرْبِ الْمُتَبَايِنَيْنِ الثَّالِثَ، كَاثْنَيْنِ وَثَلَاثَةٍ وَسِتَّةٍ فَإِنَّ حَاصِلَ ضَرْبِ الِاثْنَيْنِ فِي الثَّلَاثَةِ سِتَّةٌ، وَهِيَ مُمَاثِلَةٌ لِلسِّتَّةِ

فَتَكْتَفِي بِهَا وَتَضْرِبُهَا فِي أَصْلِ الْمَسْأَلَةِ){كشف القناع}۔اگر اس سے تماثل ہو (یعنی دو متباین اعداد کے حاصل ضرب کا تیسرے سے تماثل ہو، جیسے 3،2اور6 کیونکہ دونوں کا حاصل ضرب چھ ہے اور یہ تیسرے عدد چھ کا متماثل ہے تو صرف چھ کافی ہو گا اور اس کو مخرج میں ضرب دیا جائے گا۔مثال: پہلے ہر فریق کے عدد اور سہام میں نسبت دیکھی جائے۔ یہاں تمام فریقوں کے اعداد اور سہام میں تباین ہے لہٰذا ان کے اعداد لئے جائیں۔

میت 12 — عبداللہ

6چچا	3 حقیقی بہن	2بیوی
عصبہ	ثلثان	ربع
1	8	3

6 3 2

2 اور 3 میں میں تباین ہے۔ ان کو آپس میں ضرب دیا جائے۔حاصل ضرب 6 ہے۔6 کو مخرج اور سہام میں ضرب دیا جائے۔

ت 72

میت 12 — عبداللہ

6چچا	3 حقیقی بہن	2بیوی
عصبہ	ثلثان	ربع
1	8	3
6	48	18

ہر بیوی کو 9 حصے، ہر حقیقی بہن کو 16 حصے اور ہر چچا کو ایک حصہ ملے گا۔

متباینین کے حاصل ضرب اور تیسرے عدد میں توافق ہو:إذَا ضَرَبْتَ أَحَدَ الْمُتَبَايِنَيْنِ فِي الْآخَرِ وَوَافَقَ الْحَاصِلَ الثَّالِثَ، كَاثْنَيْنِ وَثَلَاثَةٍ وَتِسْعَةٍ إذَا ضَرَبْتَ الِاثْنَيْنِ فِي الثَّلَاثَةِ وَقَابَلْت بَيْنَ الْحَاصِلِ

وَبَيْنَ التِّسْعَةِ، وَجَدْتَهُمَا مُتَوَافِقَيْنِ بِالْأَثْلَاثِ فَرُدَّ أَحَدَهُمَا إِلَى ثُلُثِهِ وَاضْرِبْهُ فِي كَامِلِ الْآخَرِ(کشف القناع)۔ جب دو متباین اعداد میں سے کسی ایک کو دوسرے میں تم ضرب دیتے ہو اور حاصل ضرب تیسرے کے متوافق ہوتا ہے جیسے 3،2 اور 9۔ جب تم دو کو تین میں ضرب دیتے ہو اور حاصل ضرب کی 9 سے نسبت دیکھتے ہو تو تم پاتے ہو کہ یہ دونوں متوافق بالثلث ہیں تو پھیر دو ان میں سے کسی ایک کو اس کے ثلث کی طرف (یعنی کسی ایک کا وفق نکالو) اور اس کو آخری عدد کے کل میں ضرب دو۔

میت 12 عبداللہ

9 چچا	3 حقیقی بہن	2 بیوی
عصبہ	ثلثان	ربع
1	8	3

9 3 2

2 اور 3 میں تباین ہے۔ ان کو آپس میں ضرب دیا جائے۔ حاصل ضرب 6 ہے۔ 6 اور 9 میں توافق بالثلث ہے۔ 6 کے وفق کو 9 میں ضرب دیا جائے اور حاصل ضرب کو مخرج اور سہام میں ضرب دیا جائے۔

ہر بیوی کو 27، ہر حقیقی بہن کو 48 اور ہر چچا کو 2 حصے ملیں گے۔

رد

وراثت تقسیم کرنے کا طریقہ یہ ہوتا ہیکہ پہلے ذوی الفروض کو حصے دئے جاتے ہیں اور بقیہ مال عصبات کو دیا جاتا ہے۔ کبھی عصبات بھی موجود نہیں ہوتے ہیں پھر ہم رد کے قوانین پر عمل کرتے ہیں۔
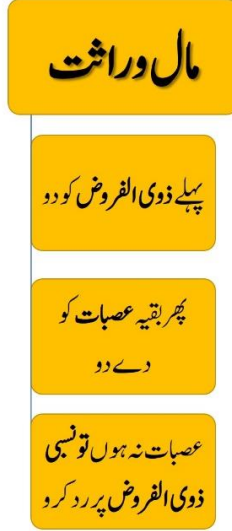
عول کے باب میں ہم نے دیکھا تھا کہ ذوی الفروض کے سہام مخرج سے زیادہ ہوتے ہیں تو ہم عول کے قوانین پر عمل کرتے ہیں جبکہ رد میں ذوی الفروض کے سہام مخرج سے کم ہوتے ہیں اور عصبات کی عدم موجودگی کے سبب بقیہ مال زوجین کے سوا اصحاب فروض میں ان کے حصوں کے بقدر تقسیم کیا جاتا ہے:**اذا لم تستغرق الفروض المال، و فضلت منه فضلة ولم یکن عصبة، فالفاضل من ذوی الفروض مردود علیهم علی قدر سهامهم-- الا علی الزوج والزوجة لانهما لیسا من اولی الارحام(الکافی)**جب اصحاب فروض میں سارا مال تقسیم نہ ہو اور کچھ حصہ بچ جائے اور عصبہ نہ ہو تو بچا ہوا مال اصحاب فروض پر ان کے حصوں کے بقدر لوٹایا جائے سوائے شوہر اور بیوی کے کیونکہ وہ خونی رشتہ دار نہیں ہیں۔

نوٹ: جس پر مال لوٹایا جاتا ہے اس کو مردود علیہ کہتے ہیں۔ مردود علیہ زوجین کے علاوہ ذوی الفروض ہوں گے۔

ردکے قواعد
مردود علیہ کیساتھ غیر مردود علیہ میں سے بھی کوئی ایک موجود ہو
مردود علیہ کے کئی اجناس ہوں، غیر مردود علیہ میں کوئی موجود نہ ہوں
وارث مردود علیہ کی ایک جنس ہو اور غیر مردود علیہ موجود نہ ہوں
وارث مردود علیہ کا ایک فرد ہو
سارا مال اس کو دے دو
سب افراد میں مال برابری کیساتھ تقسیم کردو
ان کے سہام سے مسئلہ بناو
دونوں کے الگ الگ مسائل بناو
اگر غیر مردود علیہ کے مابقیہ اور مردود علیہ کے مسئلہ میں:
تماثل نہ ہو تو مردود علیہ کے مسئلہ کو غیر مردود علیہ کے مسئلہ میں ضرب دو
تماثل ہو تو مابقیہ مردود علیہ کو دیدو

ردکے قواعد:

پہلا: اگر مردود علیہ ایک ہی شخص ہو: فان کان المردود علیه واحدا اخذ المال کله (الاقناع)۔ پھر اگر مردود علیہ ایک شخص ہو تو وہ سارا مال لے گا۔ یعنی پہلے وہ اپنا مقررہ حصہ پائے گا پھر اس پر ہی بقیہ مال لوٹایا جائے گا اسطرح وہ سارا مال پائے گا۔ مثال: میت کے ورثاء میں صرف ماں ہے لہٰذا ماں سارا مال پائے گی۔
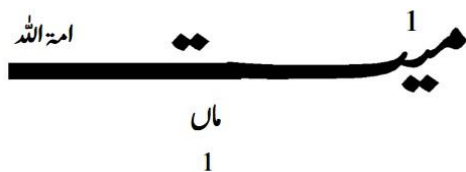
دوسرا: مردود علیہ کی ایک ہی جنس ہو اور غیر مردود علیہ موجود نہ ہو: وان کان المردود علیه جماعة من جنس واحد کبنات او جدات اقتسموه (الاقناع)۔ پھر اگر مردود علیہ ایک ہی جنس کی جماعت ہو جیسے بیٹیاں یا دادیاں تو مال ان میں تقسیم کرو۔ یعنی ان میں مال برابری کیساتھ مال تقسیم ہو گا۔ کالعصبة من البنین والاخوة و غیرهم (الاقناع) جیسا کہ عصبات میں سے بیٹوں اور بھائیوں میں برابری کیساتھ تقسیم ہوتا ہے۔ مثال: ورثاء میں تین بیٹیاں ہیں۔ تینوں کی ایک ہی جنس ہے یعنی سب کا میت سے ایک ہی رشتہ ہے۔ ان میں مال برابری سے تقسیم کرنے کیلئے ان کے عدد سے مخرج بنایا جائے گا۔
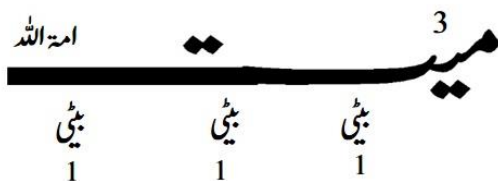
تیسرا: مردود علیہ کے کئی اجناس ہوں اور غیر مردود علیہ موجود نہ ہو: وان اختلفت اجناسهم فخذ عدد سهامهم من اصل ستة ابدا واجعله اصل مسئلتهم (الاقناع)۔ اور اگر ان کے اجناس مختلف ہوں (جیسے ماں اور بیٹی) تو ان کے سہام کے عدد سے چھ کا مخرج ہمیشہ بناؤ اور اسے (عدد سہام کو) ان کا (مردود علیہ کا) مخرج بناؤ۔ یعنی جب مردود علیہ مختلف الجنس افراد ہوں اور ان کیساتھ زوجین میں کوئی نہ ہو تو مخرج پہلے چھ

سے بنے گا لیکن جب مال بچ جائے گا تو مردود علیہ کے عدد سھام سے مخرج بنا دیا جائے گا۔ **وینحصر ذلک فی اربعة اصول،فاذا کان معک سدسان کجدة، واخ لام فاصلهما من اثنین(الکافی)**- اور وہ چار اصولوں پر منحصر ہے اور {پہلی اصل یہ ہیکہ} اگر تمہارے پاس دو سدس ہو جیسے جدہ اور اخیافی بہن تو ان دونوں کا مخرج دو سے ہے۔

مثال: ورثاء میں جدہ اور اخیافی بھائی ہیں، دونوں کا حصہ سدس ہو گا، سدس کے ہمنام عدد یعنی 6 سے مسئلہ بنے گا، چھ کا سدس یعنی ایک، ایک ہر دو وارث کو دیا جائے گا۔ ان دونوں کا مجموعہ دو ہو تا ہے لہذا میت کے مال کے دو ہی حصے کئے جائیں گے اور یہی مسئلہ ردیہ ہو گا۔ رد کے مسئلہ کا نشان "لف" ہے جو مسئلہ کے اوپر لکھ دیا جاتا ہے۔
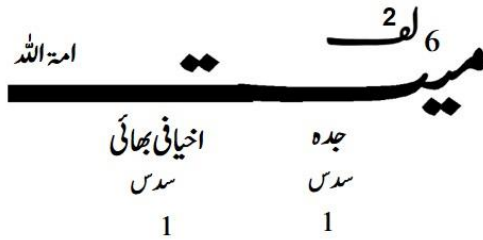
دوسری اصل: ثلث کیساتھ سدس ہو: وان کان ثلث و سدس کام و اخ من ام،فاصلها من ثلاثة (الکافی)-اور اگر ثلث اور سدس ہو جیسے ماں اور اخیافی بہن تو اسکا مخرج تین سے ہو گا۔ مثال: ورثاء میں ماں اور اخیافی بھائی ہیں۔ اولاد کی عدم موجودگی اور بھائی بہنوں میں دو سے زیادہ افراد نہ ہونے کی وجہ سے ماں کا حصہ ثلث ہو گا، اخیافی بھائی کا حصہ سدس ہو گا، سدس کے ہمنام عدد یعنی 6 سے مسئلہ بنے گا، چھ کا سدس یعنی ایکا اخیافی بھائی کو ملے گا اور چھ کا ثلث یعنی دو ماں کو ملے گا۔ ان دونوں کا مجموعہ تین ہو تا ہے لہذا میت کے مال کے تین حصے کئے جائیں گے اور یہی مسئلہ ردیہ ہو گا۔
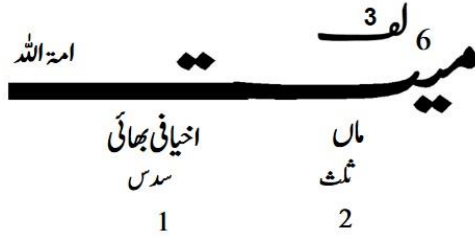
<u>تیسری اصل:نصف کیساتھ سدس ہو:</u> **وان کان نصف و سدس کابن و ابنة ابن، فاصلها من اربعة (الکافی)**-اور اگر نصف اور سدس ہوں جیسے بیٹی اور پوتی تو اسکا مخرج چار سے ہو گا۔مثال:ورثاء میں بیٹی اور پوتی ہے۔بیٹی کا نصف اور پوتی کا تکملۃ الثلثین کے طور پر سدس ہو گا۔مخرج چھ ہو گا مگر حصے چار ہوں گے لہٰذا مخرج چار ہی بنا دیا جائے گا۔
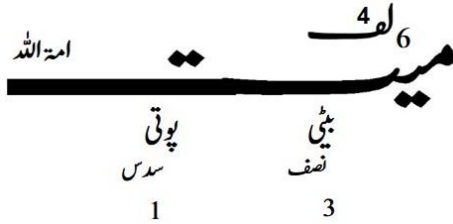
<u>چوتھی اصل:نصف کیساتھ ثلث ہو یا ثلثان کیساتھ سدس یا دوسدس کیساتھ نصف ہو:</u> **وان کان نصف و ثلث کام و اخت او ثلثان و سدس کاختین و ام او نصف و سدسان کثلاث اخوات متفرقات فھی فی خمسة،ولا تزید ابدا علی ھٰذا لانھا لو زادت سھما لکمل المال(الکافی)**- اوراگر نصف اور ثلث ہو جیسے ماں اور بہن یا ثلثان اور سدس ہو جیسے دو بہنیں اور ماں یا نصف اور سدسان ہو جیسے تین مختلف بہنیں (حقیقی بہن،علاتی بہن اور اخیافی بہن) اسکا مخرج پانچ سے ہو گا اور یہ کبھی اس سے زیادہ نہیں ہو گا کیونکہ اگر ایک حصہ زیادہ ہو تو مال ہی مکمل تقسیم ہو جائے گا اور رد کرنے کی ضرورت ہی نہیں ہو گی۔مثال:ورثاء میں دو بہنیں اور ماں ہیں۔دو بہنوں کا دو تہائی اور ماں کا سدس ہو گا۔مخرج چھ ہو گا مگر حصے پانچ ہوں گے لہٰذا مخرج پانچ ہی بنا دیا جائے گا۔
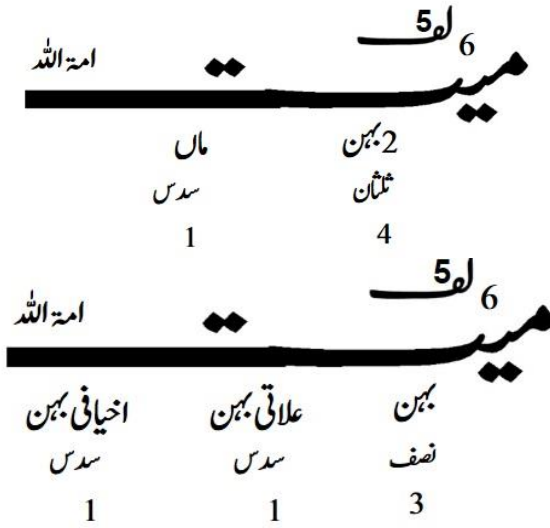
اگر سہام پر کسر آئے: فان انکسر سھم فریق علیھم ضربت عددھم فی عدد سھامھم لانه اصل مسئلتھم فتقول فی ثلث جدات و اخت: ھی من اربعة، للجدات سھم علی ثلاثة،تضربھا فی اربعة تکن اثنی عشر،و منھاتصح(الکافی)- پھر اگر کسی فریق کے سہم میں کسر آئے تو ان کے عدد کو ان کے عدد سہام میں ضرب دیا جائے کیونکہ وہ ان کا مخرج ہے۔ تو کہتا ہے تین جدات اور ایک بہن کے بارے میں: یہ چار سے ہو گا۔ تین جدات کا ایک حصہ ہے، تین کو چار میں ضرب دیا جائے وہ بارہ ہو گا اور اس سے مسئلہ صحیح ہو گا۔
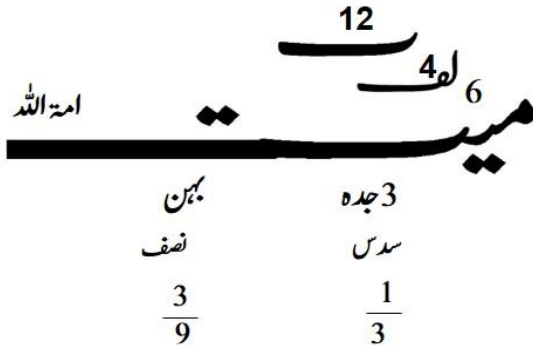
چوتھا: مردود علیہ کیساتھ زوجین میں سے کوئی ایک ہو: پہلے احد الزوجین کا الگ مسئلہ بنایا جائے پھر مردود علیہ کا الگ مسئلہ بنایا جائے۔ احد الزوجین کے مابقیہ اور مردود علیہ کے اصل مسئلہ میں تماثل ہو تو مسئلہ احد الزوجین کے اصل مسئلہ ہی سے درست ہو گا۔

وان كان معهم أحد الزوجين فأعطه فرضه من مسألته وأقسم الباقي على مسألة الرد فأن انقسم كزوجة وأم وأخوين لأم فللزوجة الربع والباقي ثلاثة تنقسم على مسألة الرد صحت المسألتان من مسألة الزوجية{الاقناع}۔ اگر مردود علیہ کیساتھ زوجین میں سے کوئی ایک ہو تو اس کو اس کا مقررہ حصہ اس کے مسئلہ سے دیدو{یعنی شوہر/بیوی کے فرض کے ہمنام عدد سے پہلے اس کا مسئلہ بنا دو اور اسی سے اس کا حصہ دیدو} اور باقی کو مسئلہ رد میں تقسیم کر دو اگر وہ{برابر} تقسیم ہو جائے۔ جیسے بیوی، ماں اور اخیافی بھائی۔ تو زوجہ کا ربع ہو گا اور باقی تین حصے مسئلہ رد میں تقسیم ہوں گے۔ دونوں مسئلے مسئلہ زوجیہ سے صحیح ہوں گے۔

لف 3

میت 4   مسئلہ 6   عبداللہ

بیوی	ماں	2اخیافی بھائی
ربع	سدس	ثلث
1	1	2
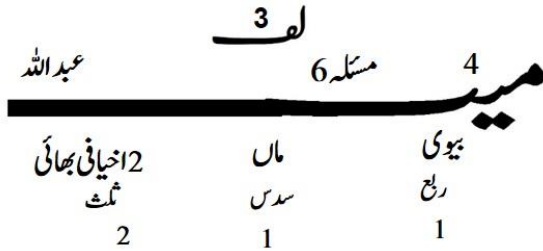
مثال: ورثاء میں بیوی، چار جدات اور چھ اخیافی بھائی ہیں۔ پہلے بیوی کو ربع دیا جائے اور اس کا مسئلہ چار سے بنایا جائے۔ پھر مردود علیہ کا علیحدہ مسئلہ بنایا جائے۔ ان کا اصل مسئلہ چھ ہو گا لیکن رد کے بعد اصل مسئلہ تین ہو گا۔ اب پورا مسئلہ بیوی کے اصل مسئلہ سے درست ہو جائے گا کیونکہ بیوی کے کے مابقیہ اور مردود علیہ کے مسئلہ میں تماثل ہے۔

مگر جدات اور اخیافی بہنوں کے سہام میں کسر آرہا ہے۔یہاں تصحیح کے قوانین پر عمل کیا جائے گا۔اخیافی بہن کا عدد رووس 6 اور ان کے سہام 2 میں تداخل ہے،لہذا دخل یعنی 3 لیا جائے۔جدات کے عدد اور سہام میں تباین ہے لہذا عدد لیا جائے۔

3 4

ان دونوں میں تباین ہے۔ان کو آپس میں ضرب دو اور حاصل ضرب کو مخرج اور سب کے سہام میں ضرب دیا جائے، تصحیح ہو جائے گی۔

3 لف　　48 ب

عبداللہ　　مسئلہ 6　　4

میت

6 اخیافی بہن	4 جدہ	بیوی
ثلث	سدس	ربع
$\frac{2}{24}$	$\frac{1}{12}$	$\frac{1}{12}$

غیر مردود علیہ کے مابقیہ اور مردود علیہ کے مسئلہ میں تماثل نہ ہو: جب غیر مردود علیہ کے مابقیہ اور مردود علیہ کے مسئلہ میں تماثل نہ ہو تو:

- مر دود علیہ کے مسئلہ کو غیر مر دود علیہ کے مسئلہ میں ضرب دیا جائے اور مر دود علیہ کے مسئلہ ہی کو احد الزوجین کے سہام میں ضرب دیا جائے۔
- غیر مر دود علیہ کے مابقیہ کو مر دود علیہ کے سہام میں ضرب دیا جائے۔اس بات کی تائید الاقناع میں اس طرح ملتی ہے:

وأن لم ينقسم على مسألة الرد ولم يوافقها فأضرب مسألة الرد في مسألة الزوجية ثم من له شيء من مسألة الزوجية أخذه مضروبا في مسألة الرد ومن له شيء من مسألة الزوجية أخذه مضروبا في الفاضل عن مسألة الزوجية{الاقناع}۔اور اگر {احد الزوجین کے مسئلہ کا باقی}مسئلہ رد پر تقسیم نہ ہو اور نہ اس کے موافق ہو تو مسئلہ ردیہ کو مسئلہ زوجیہ میں ضرب دو{حاصل ضرب سے دونوں مسائل کی تصحیح ہو گی پھر مخرج کو تقسیم کرو} جس کو مسئلہ ردیہ سے کچھ ملا وہ اپنا حصہ مسئلہ ردیہ میں ضرب دے کر لے{یعنی مسئلہ ردیہ کو احد الزوجین کے حصہ میں بھی ضرب دیا جائے}اور جس کو مسئلہ ردیہ سے کچھ ملا وہ اپنا حصہ مسئلہ زوجیہ کے ما بقیہ میں ضرب دے کر لے۔

فزوج وجدة وأخ من أم مسألة الزوج من اثنين ومسألة الرد من اثنين أضرب إحداهما في الأخرى يكن أربعة{الاقناع}۔ شوہر، جدہ اور اخیافی بھائی{ورثاء ہیں}۔شوہر کا مسئلہ 2 سے ہو گا اور مسئلہ ردیہ 2 سے ہو گا۔ مسئلہ زوجیہ کا مابقیہ ایک ہے اور مر دود علیہ کا اصل مسئلہ دو ہے۔ان دونوں میں تماثل نہیں ہے۔

لف 2

میت 2 مسئلہ 6 امۃ اللہ

شوہر	جدہ	اخیافی بھائی
نصف	سدس	سدس
1	1	1
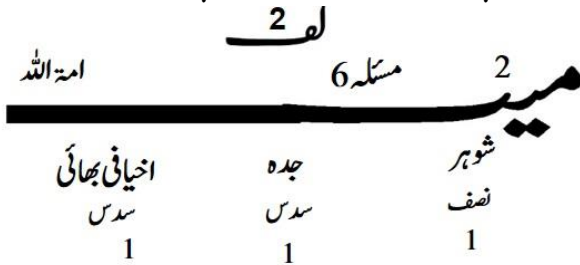
لہذا غیر مردود علیہ کے مسئلہ یعنی 2 کو مردود علیہ کے مسئلہ یعنی 2 میں ضرب دیا جائے اور مردود علیہ کے مسئلہ ہی کو شوہر کے سہام میں ضرب دیا جائے اور غیر مردود علیہ کے مابقیہ کو یعنی ایک کو مردود علیہ کے سہام میں ضرب دیا جائے۔

ب 4 لف 2

میت 2 مسئلہ 6 امۃ اللہ

شوہر	جدہ	اخیافی بھائی
نصف	سدس	سدس
1/2	1/1	1/1

وأن كان مكان الزوج زوجة فأضرب مسألة الرد في أربعة تكن ثمانية{الاقناع}۔اگر {درج بالا مسئلہ میں} شوہر کی جگہ بیوی ہو تو مردود علیہ کے مسئلہ کو 4 میں ضرب دو حاصل ضرب 8 ہوگا۔

لف 2

میت 4 مسئلہ 6 عبداللہ

زوجہ	جدہ	اخیافی بھائی
ربع	سدس	سدس
1	1	1

مردود علیہ کے مسئلہ یعنی 2 کو غیر مردود علیہ کے مسئلہ یعنی 4 میں ضرب دیا جائے اور مردود علیہ کے مسئلہ ہی کو بیوی کے سہام میں ضرب دیا جائے اور غیر مردود علیہ کے مابقیہ یعنی 3 کو مردود علیہ کے سہام میں ضرب دیا جائے۔

2 لف		8 ب
امۃ اللہ	مسئلہ 6	4 میت
اخیافی بھائی	جدہ	شوہر
سدس	سدس	نصف
$\frac{1}{3}$	$\frac{1}{3}$	$\frac{1}{2}$

وأن كان مكان الجدة أخت من الأبوين انتقلت إلى ستة عشر {الاقناع}۔اگر {درج بالا مسئلہ میں} جدہ کی جگہ حقیقی بہن ہو تو مسئلہ 16 میں منتقل ہو گا۔

4 لف		
عبد اللہ	مسئلہ 6	4 میت
اخیافی بھائی	بہن	بیوی
سدس	نصف	ربع
1	3	1

غیر مر دود علیہ کے مسئلہ یعنی 4 کو مر دود علیہ کے مسئلہ یعنی 4 میں ضرب دیا جائے اور مر دود علیہ کے مسئلہ ہی کو شوہر کے سہام میں ضرب دیا جائے اور غیر مر دود علیہ کے مابقیہ کو مر دود علیہ کے سہام میں ضرب دیا جائے۔

12 ب		16 ب
4 لف		
عبد اللہ	مسئلہ 6	4 میت
اخیافی بھائی	بہن	بیوی
سدس	نصف	ربع
$\frac{1}{3}$	$\frac{3}{9}$	$\frac{1}{4}$

وأن كان مع الزوجة بنت وبنت ابن انتقلت إلى اثنين وثلاثين {الاقناع}۔اگر بیوی کیساتھ بیٹی اور پوتی ہوں تو مسئلہ 32 میں منتقل ہو گا۔

وأن كان معهن جدة صارت من أربعين{الاقناع}۔اگر{درج بالا مسئلہ میں}بیوی، بیٹی اور پوتی کیساتھ جدہ ہو تو مسئلہ 40 میں منتقل ہو گا۔
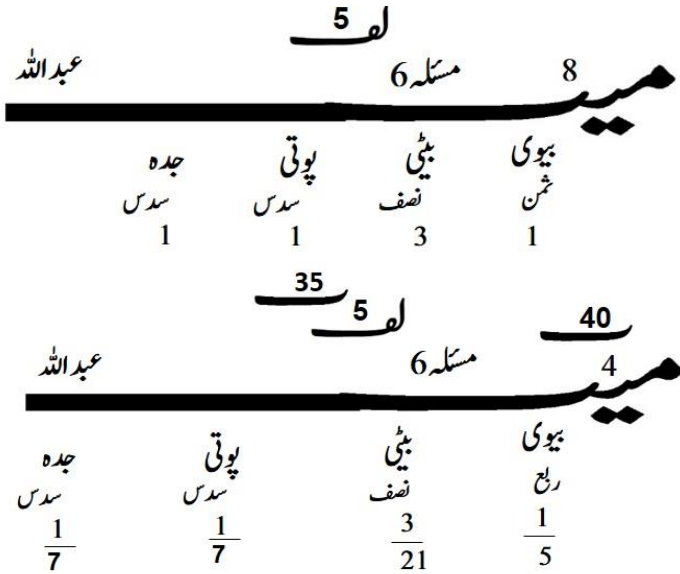
وأن كان مع أحد الزوجين واحد منفرد ممن يرد عليه أخذ الفاضل عن الزوج كأنه عصبة ولا تنتقل المسألة كزوجة وبنت للزوجة الثمن والباقي للبنت فرضا وردا{الاقناع}۔ اگر احد الزوجین کیساتھ مردود علیہ میں کوئی ایک ہی ہو تو وہ احد الزوجین کا مابقیہ لے گا جیسا کہ وہ عصبہ ہو اور مسئلہ منتقل نہیں ہو گا مثلا: بیوی اور بیٹی۔ بیوی کا ثمن ہے اور بیٹی کا باقی حصہ فرض اور رد کے طور پر ہے۔

غیر مردود علیہ کے مابقیہ اور مردود علیہ کے مسئلہ میں توافق ہو: جب غیر مردود علیہ کے مابقیہ اور مردود علیہ کے مسئلہ میں توافق ہو تو مردود علیہ کے مسئلہ کے وفق کو غیر مردود علیہ کے مسئلہ اور ان کے سہام میں ضرب دو اور غیر مردود علیہ کے مابقیہ کے وفق کو مردود علیہ کے مسئلہ اور ان کے سہام میں ضرب دو۔ وأن وافق الباقي مسألة الرد بجزء فأرجع مسألة الرد إلى وفقها ثم أضرب في مسألة الزوجية ثم من له شيء من مسألة الزوجية أخذه مضروبا في وفق مسألة الرد ومن له شيء من مسألة الرد أخذه مضروبا في وفق الفاضل عن مسألة الزوجية كأربع زوجات وثلاث جدات وثمان بنات{الاقناع}۔ اگر مسئلہ ردیہ اور مسئلہ زوجیہ کے مابقیہ میں توافق ہو تو مسئلہ ردیہ کا وفق نکالو پھر اس کو مسئلہ زوجیہ میں ضرب دو پھر جس کو مسئلہ زوجیہ سے کچھ ملا وہ اپنا حصہ مسئلہ ردیہ کے وفق میں ضرب دے کر لے {یعنی مسئلہ ردیہ کے وفق کو احد الزوجین کے حصہ میں بھی ضرب دیا جائے} اور جس کو مسئلہ ردیہ سے کچھ ملا وہ اپنا حصہ مسئلہ زوجیہ کے مابقیہ کے وفق میں ضرب دے کر لے جیسے چار بویاں، تین جدات اور آٹھ بیٹیاں۔

لف 5

میت 8	مسئلہ 6	عبداللہ
4 بیوی	3 جدہ	8 بیٹی
ثمن	سدس	ثلثان
1	1	4
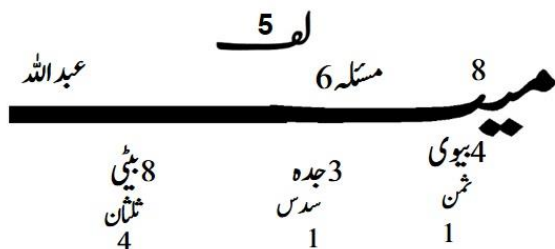
بیوی کے سہام میں کسر ہے۔4 کو مسئلہ میں ضرب دو۔ حاصل 32 ہے۔ مردود علیہ میں بھی جدہ اور بیٹی کے سہام میں کسر ہے۔ بیٹی کے عدد اور سہام میں تداخل ہے۔لہذا دخل عدد 2 لیا جائے اور جدہ کا عدد 3 لیا جائے۔ 3 اور 2 میں تباین ہے ان کو آپس میں ضرب دو حاصل ضرب کو مسئلہ ردیہ میں ضرب دو۔

	میت 8 مسئلہ 6 (32)	لف 5 (30)	عبداللہ
	بیوی 4	جدہ 3	بیٹی 8
	ثمن	سدس	ثلثان
	1	1	4
	4	6	24

بیوی کے مابقیہ 28 اور مسئلہ ردیہ 30 میں توافق بالنصف ہے۔30 کے وفق کو بیوی کے مسئلہ میں ضرب دو اور مابقیہ کے وفق کو مسئلہ ردیہ میں ضرب دو۔

	میت 8 مسئلہ 6 (32، 480)	لف 5 (30، 420)	عبداللہ
	بیوی 4	جدہ 3	بیٹی 8
	ثمن	سدس	ثلثان
	1	1	4
	4	6	24
	60	84	336

ورثاء	فرد کا سہم	فریق کا سہم
بیوی	15	60
جدہ	28	84
بیٹی	42	336

۱۹۔ مناسخہ

ہمارے شہر حیدرآباد میں یہ دیکھا جاتا ہے کہ جب والدین میں سے کسی ایک کا انتقال ہو جاتا ہے تو تقسیم وراثت اس وقت تک نہیں کی جاتی ہے کہ جب تک والدین میں سے کوئی بھی بقید حیات نہیں رہتا ہے۔ اگرچہ اس طرح کرنے سے بہت سی پیچیدگیاں پیدا ہو جاتی ہیں لیکن اس کا حل فقہاء نے بتلایا ہے۔

جب ایک شخص کا انتقال ہو اور اس کے ورثاء میں سے کسی کا قبل تقسیم وراثت انتقال ہو جائے تو تقسیم وراثت کا طریقہ کا بیان مناسخہ کے عنوان کے آتا ہے۔ جیسا کہ الاقناع میں ہے:**ومعناها :أن يموت بعض ورثة الميت قبل قسم تركته**{الاقناع}-مناسخہ کا معنٰی یہ ہیکہ بعض ورثاء کا تقسیم ترکہ سے پہلے انتقال ہو جائے۔

احوال مناسخہ: مناسخہ کے تین احوال ہیں:

پہلی حالت: پہلی اور دوسری میت کے ورثاء ایک ہوں اور ان ورثاء کی دونوں میتوں سے وراثت بھی برابر ہو۔ اس بات کو مشکل الفاظ میں الاقناع میں پیش کیا گیا ہے: **أن يكون ورثة الثاني يرثونه على حسب ميراثهم من الأول: مثل أن يكونوا عصبة لهما**{الاقناع}-یہ کہ دوسری میت کے ورثاء پہلی میت سے اپنی وراثت کے بقدر دوسری میت کے بھی وارث بنتے ہوں جیسے کہ وہ دونوں میتوں کے عصبات ہوں۔

طریقہ تقسیم: **فأقسم المال بين من بقي منهم ولا تنظر إلى الميت الأول كميت**{الاقناع}-جو ورثاء باقی ہیں ان میں مال تقسیم کر دو اور پہلی میت کی طرف مت دیکھو۔
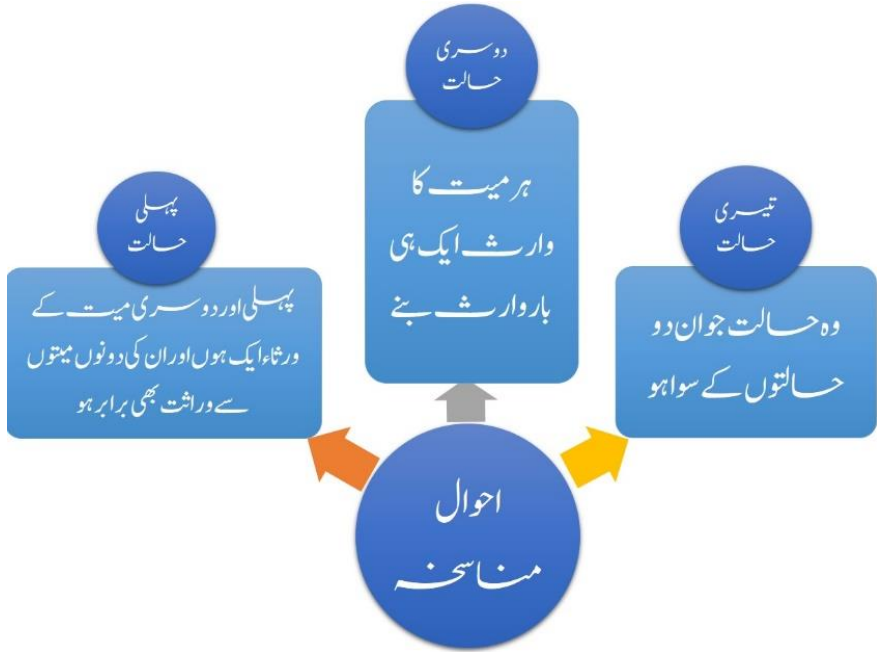
مثال: پہلی میت کے ورثاء میں چار بیٹے اور تین بیٹاں تھیں۔ ابھی پہلی میت کی وراثت تقسیم نہیں ہوئی تھی کہ دو بیٹے اور دو بیٹیوں کا انتقال ہو گیا۔ اب باقی دو بیٹے اور ایک بیٹی ہی تمام میتوں کے ورثاء ہیں اور ان کا حصہ بھی ہر میت میں یکساں ہے ۔یعنی موجودہ بیٹے، امۃ الرحیم کے بھی عصبہ بنتے ہیں اور فوت شدہ بھائیوں اور بہنوں کے بھی عصبہ بنتے ہیں۔ لہٰذا ہر میت کا مال الگ الگ تقسیم کرنے کے بجائے ایک ہی مسئلہ بنایا جائے اور مال باقی ورثاء میں تقسیم کر دیا جائے۔
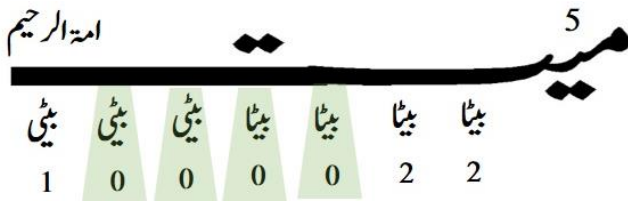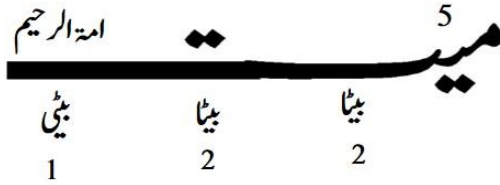
دوسری حالت: ہر میت کا وارث ایک ہی بار وارث بنے یعنی ہر میت کے ورثاء الگ الگ افراد ہوں۔ أن یکون ما بعد المیت الأول من الموتی لا یرث بعضهم بعضا{الاقناع}۔ میت اول کے بعد جو ورثاء ہوں وہ ایک دوسرے کے وارث نہیں بنتے ہیں۔

طریقہ تقسیم: فاجعل مسائلهم كعدد انكسرت عليه سهامهم وصحح على ما ذكر في باب التصحيح{الاقناع}۔ ان کے مسائل ایسے بناو جیسے کہ ان پر کسر آئے اور اس طرح تصحیح کرو جیسا کہ تصحیح کے باب میں گزرا۔

مثال: عبد الرحیم کا انتقال ہوا جبکہ اس کے ورثاء میں بیوی اور دو بیٹے تھے۔ قبل تقسیم ترکہ اس کے ایک بیٹے مسمیٰ بہ علی کا انتقال ہوا جس کے ورثاء میں بیوی اور ایک بیٹا ہے۔ ہر ایک میت کے ورثاء الگ الگ افراد ہیں۔

- ہر وارث کے نیچے اس کا نام بھی لکھا جائے۔
- پہلی میت کا مسئلہ حل کیا جائے۔ پہلی میت کے ترکہ سے دوسری میت کو سات سہام ملتے ہیں
- دوسری میت کا مسئلہ حل کیا جائے۔ میت کے نام کے جوار میں اس کو جو سہام پہلی میت سے ملے اس کو لکھا جائے۔ اس کو مافی الید کہتے ہیں۔ اس کی علامت مف ہے۔
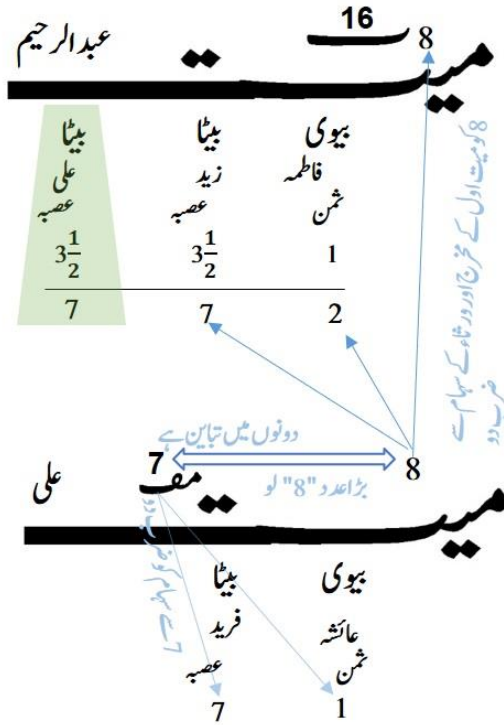
- دوسری میت کے مف اور اسکے مسئلہ کے مخرج میں نسبت دیکھی جائے۔ 8 اور 7 میں تباین ہے۔
- 8 کو میت اول کے مخرج اور اس کے ورثاء کے سہام میں ضرب دیا جائے۔ 7 کو میت ثانی کے ورثاء کے سہام میں ضرب دیا جائے۔ دونوں مسائل کی تصحیح ہو جائے گی۔

الاحیاء	
حصہ	وارث
16	فاطمہ
56	زید
7	عائشہ
49	فرید
مبلغ=128	

مثال: عبد الرحیم کا انتقال ہوا جبکہ اس کے ورثاء میں چار بیٹے تھے جن کے نام عقیل، جعفر، حمزہ اور علی ہیں۔ اس کی وراثت کی تقسیم سے قبل اس کے بیٹے عقیل کا انتقال ہوا، جس کے ورثاء میں دو بیٹے تھے۔ پھر عبد الرحیم کے دوسرے بیٹے جعفر کا انتقال ہوا جس کے تین بیٹے وارث تھے۔ اس کے بعد حمزہ کا انتقال ہوا جس کے چار بیٹے وارث تھے۔ اس کے بعد علی کا انتقال ہوا جس کے چھ بیٹے وارث تھے۔
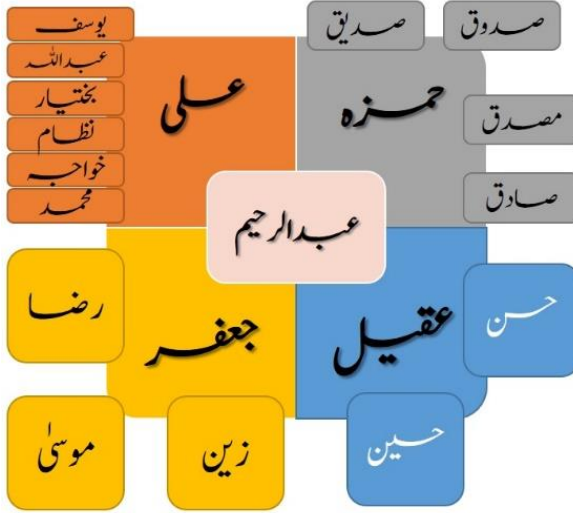
- پہلی میت: عبد الرحیم کا مسئلہ حل کرو، پھر دوسری میت: عقیل کا مسئلہ حل کرو۔
- پھر پچھلی مثال کی طرح میت دوم کے مف اور اس کے مخرج میں نسبت دیکھو۔ یہاں 1 اور 2 میں تباین ہے۔
- 2 کو میت اول کے مخرج اور اس کے ورثاء کے سہام سے ضرب دو۔
- 1 کو میت دوم کے ورثاء کے سہام سے ضرب دو۔

- یہاں تک حل شدہ مسائل اس طرح ہیں
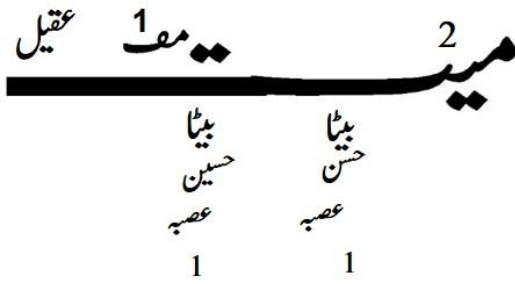
- پھر تیسری میت: جعفر کا مسئلہ حل کرو۔
- اس کے مخرج اور مف میں تباین ہے۔
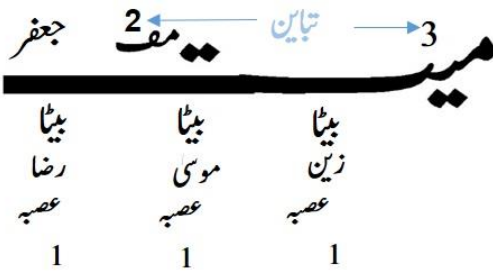
- 3 کو میت اول کے مخرج اور اس کے ورثاء اور میت دوم کے ورثاء کے سہام سے ضرب دو۔
- 2 کو میت سوم کے ورثاء کے سہام سے ضرب دو۔

24

8

4

عبد الرحیم

میت

بیٹا	بیٹا	بیٹا	بیٹا
عقیل	جعفر	حمزہ	علی
عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ
1	1	1	1
	2	2	2
		6	6

- پھر چوتھی میت: حمزہ کا مسئلہ حل کرو۔
- اس کے مخرج اور مف میں توافق ہے۔

- 4 کے وفق کو یعنی 2 کو میت اول کے مخرج اور اس کے ورثاء اور میت دوم اور میت سوم کے ورثاء کے سہام سے ضرب دو۔
- 6 کے وفق کو یعنی 3 کو میت چہارم کے ورثاء کے سہام سے ضرب دو۔

48
24
8
4
میت
عبدالرحیم
بیٹا
علی
عصبہ
1
2
6
12
بیٹا
حمزہ
عصبہ
1
2
6
بیٹا
جعفر
عصبہ
1
2
بیٹا
عقیل
عصبہ
1
12
6
2
میت
مف
1
عقیل
بیٹا
حسن
عصبہ
1
3
6
بیٹا
حسین
عصبہ
1
3
6
12
6
3
میت
مف
2
جعفر
بیٹا
زین
عصبہ
1
2
4
بیٹا
موسیٰ
عصبہ
1
2
4
بیٹا
رضا
عصبہ
1
2
4

- پھر پانچویں میت: علی کا مسئلہ حل کرو۔

اس کے مخرج اور مف میں تداخل ہے۔

- 1 کو میت اول کے مخرج اور میت دوم، میت سوم اور میت چہارم کے ورثاء کے سہام سے ضرب دو۔
- 12 کے دخل یعنی 2 کو میت پنجم کے ورثاء کے سہام سے ضرب دو۔

48
24
8
4
میت
عبدالرحیم
بیٹا
علی
عصبہ
1
2
6
12
بیٹا
حمزہ
عصبہ
1
2
6
بیٹا
جعفر
عصبہ
1
2
بیٹا
عقیل
عصبہ
1
12
6
2
میت
1
مف
عقیل
بیٹا
حسن
عصبہ
1
3
6
بیٹا
حسین
عصبہ
1
3
6
12
6
3
میت
2
مف
جعفر
بیٹا
زین
عصبہ
1
2
4
بیٹا
موسیٰ
عصبہ
1
2
4
بیٹا
رضا
عصبہ
1
2
4
12
4
میت
6
مف
حمزہ
بیٹا
صادق
عصبہ
1
3
بیٹا
مصدق
عصبہ
1
3
بیٹا
صدیق
عصبہ
1
3
بیٹا
صدوق
عصبہ
1
3

12

میت 6 —— مف 12 علی
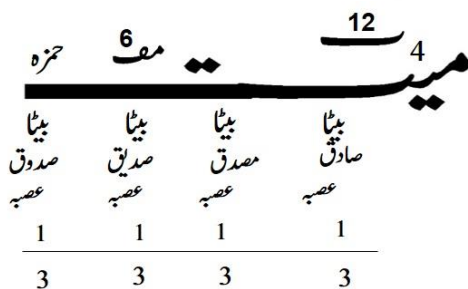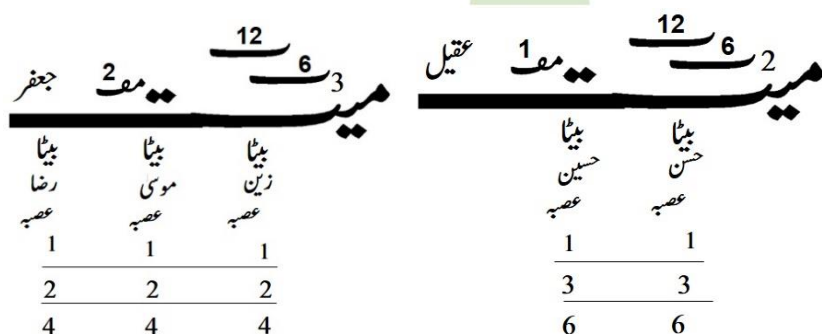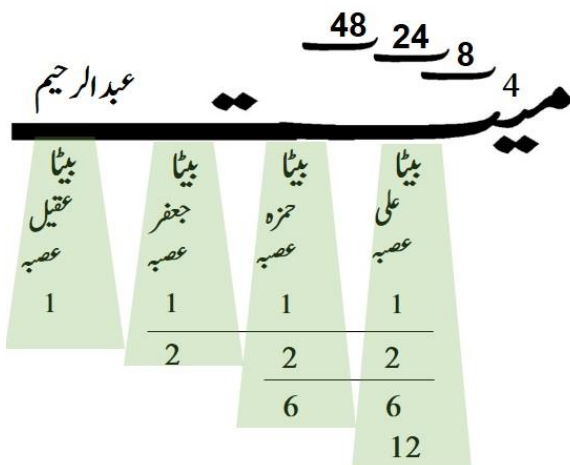
بیٹا یوسف عصبہ	بیٹا عبداللہ عصبہ	بیٹا بختیار عصبہ	بیٹا نظام عصبہ	بیٹا خواجہ عصبہ	بیٹا محمد عصبہ
1	1	1	1	1	1
2	2	2	2	2	2

الاحیاء			
وارث	حصہ	وارث	حصہ
حسن	6	صدوق	3
حسین	6	محمد	2
زین	4	خواجہ	2
موسیٰ	4	نظام	2
رضا	4	بختیار	2
صادق	3	عبداللہ	2
مصدق	3	یوسف	2
صدیق	3	مبلغ=48	

تیسری حالت: تیسری حالت وہ ہے جو پہلی دو حالتوں کے سوا ہو۔الحال الثالث ما عدا ذلك{الاقناع}۔اس حالت کی تین قسمیں ممکن ہیں۔یعنی اس حالت میں پہلی میت کا کوئی وارث یا ہر وارث دوسری میت کا بھی وارث بنتا ہے لیکن اس کی ہر میت سے حاصل ہونے والی وراثت یکساں نہیں ہوتی ہے۔نیز دوسری میت کے کچھ دیگر ورثاء بھی ہوتے ہیں جو پہلی میت کے وارث نہیں ہوتے ہیں۔
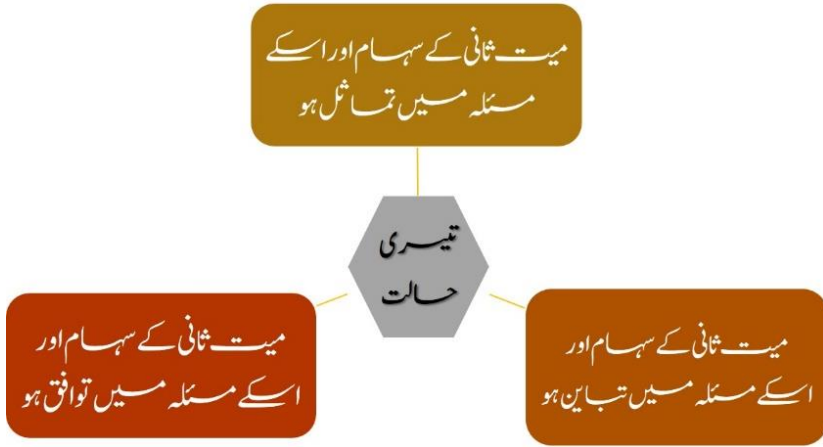
پہلی قسم: میت ثانی کے سہام {مافی الید} اور اس کے اصل مسئلہ میں تماثل ہو تو مزید حل کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی ہے أن تنقسم سهام الميت الثاني على مسألة فتصح المسألتان مما صحت منه الأولى {الاقناع}- کہ میت ثانی کے سہام اس کے مسئلہ پر {برابر} تقسیم ہو جائے {اور کسر نہ رہے} پھر دونوں مسئلے مسئلہ اولیٰ کے مخرج سے درست ہو جائیں گے۔

مثال: میت اول کے ورثاء میں بیوی امۃ اللہ، بیٹی امۃ الرسول اور بھائی عبد الرحمٰن ہیں۔ قبل تقسیم ترکہ بیٹی کا انتقال ہوا۔ پہلے میت اول کا مسئلہ حل کیا جائے، پھر میت ثانی کا حل کیا جائے۔ بیٹی کو میت اول سے حاصل شدہ سہم اور اس کے اصل مسئلہ میں تماثل ہے لہٰذا میت اول کے مخرج سے ہی دونوں مسئلے درست ہو جائیں گے۔

میت 8 — عبداللہ

بیوی	بیٹی	بھائی
امۃ اللہ	امۃ الرسول	عبدالرحمٰن
ثمن	نصف	عصبہ
1	4	3

میت 4 — تماثل — مف 4 — امۃ الرسول

شوہر	بیٹی	چچا
علی	فاطمہ	عبدالرحمٰن
ربع	نصف	عصبہ
1	2	1
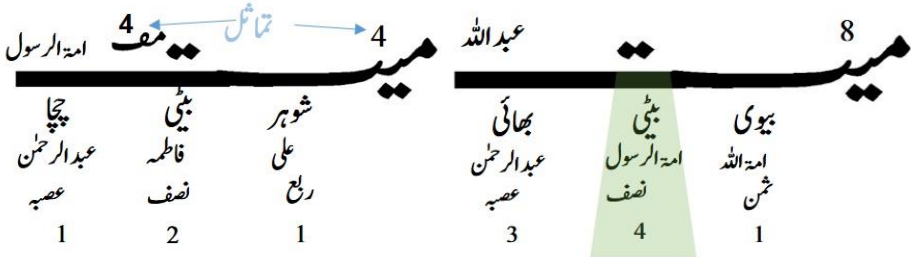
امۃ الرسول کے ورثاء میں اس کا شوہر علی، اس کی بیٹی فاطمہ اور اس کا چچا عبد الرحمٰن ہے پہلی میت کی بیوی امۃ اللہ، امۃ الرسول کی والدہ نہیں ہے اسلئے امۃ اللہ کو امۃ االرسول کی وراثت سے حصہ نہیں ملے گا۔

الاحیاء	
وارث	حصہ
امۃ اللہ	1
عبد الرحمن	4
علی	1
فاطمہ	2
مبلغ=8	

دوسری قسم: میت ثانی کے سہام {مافی الید} اور اس کے اصل مسئلہ میں توافق ہو یا تداخل ہو۔

- دوسری میت کے مخرج کے دخل یا وفق کو پہلی میت کے مخرج اور اس کے ورثاء کے سہام میں ضرب دیا جائے۔
- دوسری میت کے مافی الید کے دخل یا وفق کو دوسری میت کے ورثاء کے سہام میں ضرب دیا جائے۔

ألا تنقسم عليها بل توافقها فأضرب وفق مسألته في الأولى ثم كل من له شيء من المسألة الأولى مضروب في وفق الثانية ومن له شيء من الثانية مضروب في وفق سهام الميت الثاني {الاقناع}- دوسری میت کے سہام اس کے مسئلہ پر {برابر} تقسیم نہ ہو بلکہ اس کے موافق ہو {دونوں میں توافق ہو} تو دوسری میت کے مسئلہ کے وفق کو پہلی میت کے مخرج میں ضرب دو اور ہر وہ {وارث} جس کو پہلے مسئلہ سے کوئی حصہ ملا {اس کے سہم کو} دوسری میت کے مخرج کے وفق سے ضرب دو اور ہر وہ جس کو دوسری میت سے کوئی حصہ ملا {اس کے سہم کو} دوسری میت کے سہم کے {مافی الید} وفق سے ضرب دو۔

مثال: عبد اللہ کے ورثاء میں بیوی، بیٹی اور بھائی ہیں۔ قبل تقسیم ترکہ بیٹی کا انتقال ہوا، جس کے ورثاء میں شوہر، بیٹی، ماں اور چچا ہیں۔ دونوں کے مسئلے الگ الگ حل کئے جائیں۔
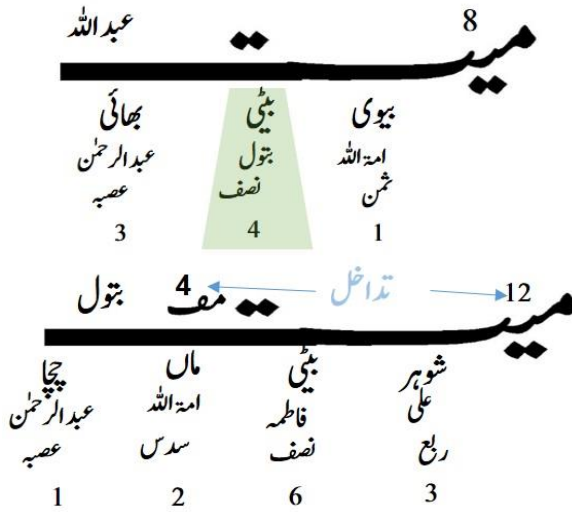
بیٹی یعنی بتول کا سہم {مافی الید} 4 ہے اور اس کا اصل مسئلہ 12 ہے۔ ان دونوں میں تداخل ہے۔ یہاں تداخل بھی توافق کی طرح ہے یعنی دوسری میت کے مخرج یعنی 12 کے دخل کو یعنی 3 کو پہلی میت کے مخرج اور اسکے ورثاء کے سہام میں ضرب دیا جائے۔ دوسری میت کے دخل یعنی 1 کو دوسری میت کے ورثاء کے سہام میں ضرب دیا جائے۔
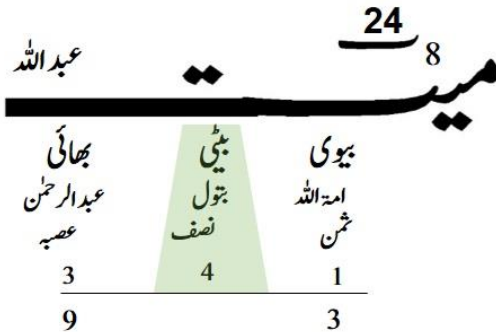
24
8
میت
عبد اللہ
بیوی
امۃ اللہ
ثمن
1
3
بیٹی
بتول
نصف
4
بھائی
عبد الرحمٰن
عصبہ
3
9

میت 12 مف 4 بتول

شوہر	بیٹی	ماں	چچا
علی	فاطمہ	امۃ اللہ	عبدالرحمن
ربع	نصف	سدس	عصبہ
3	6	2	1

الاحیاء	
وارث	حصہ
امۃ اللہ	5
عبدالرحمن	10
علی	3
فاطمہ	6
مبلغ=24	

تیسری قسم: دوسری میت کے سہام {مافی الید} اور اس کے اصل مسئلہ میں تباین ہو تو دوسری میت کے مخرج کو پہلی میت کے مخرج اور اس کے ورثاء کے سہام میں ضرب دیا جائے اور دوسری میت کے سہم یعنی مافی الید کو اس کے ورثاء کے سہام میں ضرب دیا جائے۔

مثال: عبداللہ کے ترکہ کی تقسیم سے قبل اس کی بیٹی: بتول کا انتقال ہوا۔ عبداللہ کے ورثاء میں بیٹی کے علاوہ بیوی اور بھائی ہیں۔ بتول کے ورثاء میں شوہر، دو بیٹیاں اور ماں ہیں۔ پہلی اور دوسری میت کے الگ الگ مسئلہ بنائے جائیں گے۔ دوسری میت کے مسئلہ میں عول ہو گا۔

13
12 میت — تباین — مف 4 — بتول

شوہر	بیٹی	بیٹی	ماں
علی	فاطمہ	زاہدہ	امۃ اللہ
ربع	ثلث	ثلث	سدس
3	4	4	2
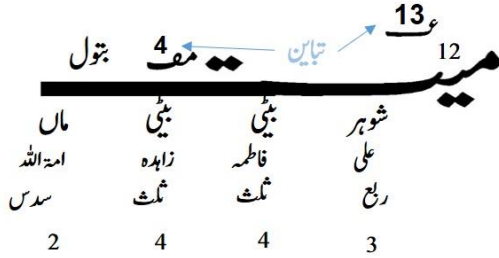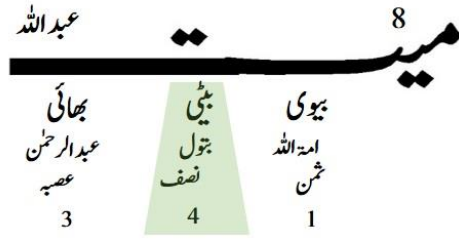
بیٹی یعنی بتول کا سہم 4 ہے اور اس کا اصل مسئلہ 13 ہے۔ ان دونوں میں تباین ہے۔ لہٰذا دوسری میت کے مخرج یعنی 13 کو پہلی میت کے مخرج اور اسکے ورثاء کے سہام میں ضرب دیا جائے۔ دوسری میت کے سہم یعنی 4 کو دوسری میت کے ورثاء کے سہام میں ضرب دیا جائے۔

الاحیاء	
وارث	حصہ
امۃ اللہ	21
عبد الرحمن	39
علی	12
فاطمہ	16
زاہدہ	16
مبلغ=104	
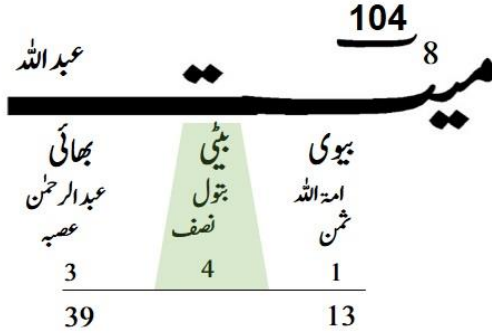
۲۰۔ قسمۃ الترکات

سابقہ مباحث کا تعلق ورثاء، ان کے فروض اور سہام سے تھا۔ میت کے عین مال میں ورثاء کو کتنا مال ملے گا اس کا علم قسمۃ الترکات میں ہوتا ہے۔ اس باب میں یہ بتلایا جائے گا کہ مقسوم میں ہر ایک وارث کا حصہ کیا ہوگا۔ مثلاً: ورثاء میں دو بیٹیاں اور والدین ہیں تو ہم نے مسئلہ چھ سے بنایا اور میت کے مال کے چھ حصے کئے، ہر بیٹی کو دو حصے، ماں کو ایک اور باپ کو بھی ایک حصہ دیا۔ اگر ہمیں یہ بتایا جائے کہ میت کا کل ترکہ 700 ڈالر ہے تو ہم ہر وارث کو کتنے ڈالر دیں گے؟ اس سوال کا جواب ہم اس باب میں معلوم کریں گے۔
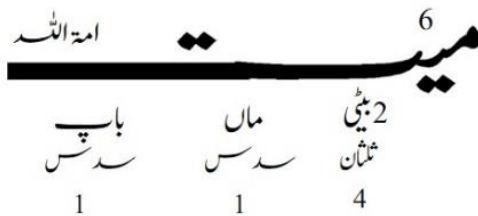
پہلا طریقہ: ترکہ میں وارث کا حصہ معلوم کرنے کا پہلا طریقہ یہ ہیکہ جس وارث کا سہم، مسئلہ کا جس قدر ہو اسی قدر اس وارث کو ترکہ میں سے بھی حصہ دیا جائے۔ یعنی سب سے پہلے مسئلہ بنالیا جائے اور یہ دیکھا جائے کہ وارث کا سہم مسئلہ کا کس قدر یا کتنا فیصد ہے پھر اس ارث کو ترکہ میں سے اسی قدر یا اتنا فیصد حصہ دیا جائے۔

وإذا كانت التركة معلومة وأمكن نسبة كل وارث من المسألة فله من التركة مثل نسبته{الاقناع}-

جب ترکہ معلوم ہو اور ہر وارث کی مسئلہ سے نسبت معلوم کرنا ممکن ہو تو وارث کیلئے ترکہ میں سے اس کی نسبت کے بقدر حصہ ہے۔

اگر درج بالا مثال میں میت کا ترکہ نو لاکھ روپئے ہو تو پہلے ہم یہ دیکھ لیں گے کہ ہر وارث کو مسئلہ میں سے کس قدر ملا ہے اور اسی قدر ترکہ میں سے دیں گے۔ مسئلہ میں سے ہر بیٹی کو ثلث ملا ہے لہذا نو لاکھ کا ثلث یعنی تین لاکھ ہر بیٹی کو دیا جائے گا۔ والدین میں سے ہر ایک کو مسئلہ میں سے سدس ملا ہے لہذا ان میں سے ہر ایک نو لاکھ کا سدس یعنی ڈیڑھ لاکھ دیا جائے گا۔

وارث	سہم	مسئلہ میں سے کس قدر ملا؟	ترکہ میں حصہ
بیٹی	2	ثلث	3لاکھ روپے
بیٹی	2	ثلث	3لاکھ روپے
ماں	1	سدس	1.5لاکھ روپے
باپ	1	سدس	1.5لاکھ روپے

اگر میت کے ترکہ میں کوئی زمین ہو تو ہر وارث کو زمین سے اسی قدر حصہ ملے گا جس قدر اس کا مسئلہ میں حصہ تھا۔ اگر زمین مربع شکل کی ہو تو درج ذیل خاکوں میں سے کسی بھی ایک خاکہ پر عمل کر کے تقسیم کی جا سکتی ہے۔

كزوج وأبوين وابنتين المسألة إلى خمسة عشر والتركة أربعون دينارا {الاقناع}- جیسے شوہر اور والدین اور دو بیٹیاں، مسئلہ 15 سے بنے گا اور ترکہ 40 دینار ہے تو شوہر کے 3 سہام ہیں اور یہ مسئلہ کا خمس $\frac{1}{5}$ ہے 40 کا خمس ہے 8 تو اس کے آٹھ دینار ہوں گے اور والدین میں سے ہر ایک کا سہم دو ہے اور یہ مسئلہ کا (2/15) ہے 40 کا (2/15) $10\frac{2}{3}$ ہوتا ہے لہذا والدین میں سے ہر ایک کے $10\frac{2}{3}$ دینار ہوں گے۔

میت 15 ع 12
کل ترکہ 40 دینار

شوہر	2 بیٹی	ماں	باپ
ربع	ثلثان	سدس	سدس
3	8	2	2
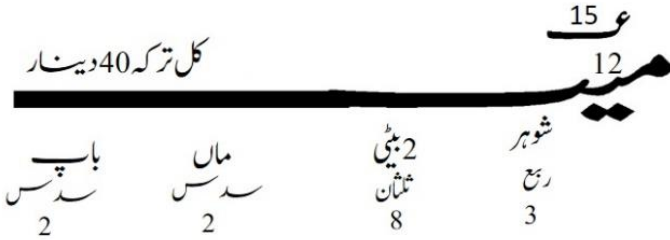
وارث	سہم	مسئلہ میں سے کس قدر ملا؟	ترکہ میں حصہ
شوہر	3	$\frac{1}{5}$	8 دینار
بیٹی	4	$\frac{4}{15}$	$10\frac{2}{3}$ دینار
بیٹی	4	$\frac{4}{15}$	$10\frac{2}{3}$ دینار
ماں	2	$\frac{2}{15}$	$5\frac{1}{3}$ دینار
باپ	2	$\frac{2}{15}$	$5\frac{1}{3}$ دینار

دوسرا طریقہ: وأن شئت قسمت التركة على المسألة وضربت الخارج بالقسم في نصيب كل وارث فما اجتمع فهو نصيبه{الاقناع}- اور اگر تو چاہے تو مسئلہ پر ترکہ کو تقسیم کرے اور حاصل تقسیم کو ہر وارث کے سہم میں ضرب سے، حاصل ضرب اس وارث کا حصہ ہو گا۔

وارث کا حصہ معلوم کرنے کا طریقہ	=	$\frac{\text{ترکہ}}{\text{مسئلہ}}$ x	وارث کا سہم

مثال: ورثاء میں شوہر اور والدین ہیں۔

وارث کا حصہ معلوم کرنے کا طریقہ	=	$\frac{\text{ترکہ}}{\text{مسئلہ}}$ x	وارث کا سہم

ترکہ=6 مسئلہ = 6

شوہر کا حصہ کا سہم = 3

شوہر کا حصہ = $\frac{6}{6}$ x 3

شوہر کا حصہ = 3 دینار

ماں کا سہم = 1

شوہر کا حصہ = $\frac{6}{6}$ x 1

ماں کا حصہ = 1 دینار

باپ کا سہم = 2

باپ کا حصہ $= 2 \times \frac{6}{6}$

باپ کا حصہ = 2 دینار

مثال:

میت 6 — کل ترکہ 7 دینار

2 بیٹی	ماں	باپ
نصف	سدس	سدس
4	1	1
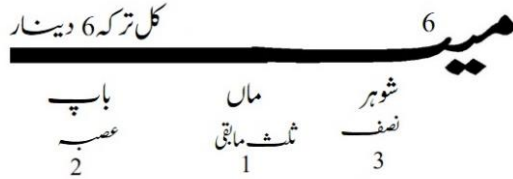
وارث کا حصہ معلوم کرنے کا طریقہ $=$ $\frac{\text{ترکہ}}{\text{مسئلہ}} \times$ وارث کا سہم

ترکہ = 7 مسئلہ = 6

ہر بیٹی کا سہم = 2

ہر بیٹی کا حصہ $= 2 \times \frac{7}{6}$

$= \frac{7}{3}$

ہر بیٹی کا حصہ $= 2\frac{1}{3}$ دینار

ماں کا سہم = 1

ماں کا حصہ $= 1 \times \frac{7}{6}$

$= \frac{7}{6}$

ماں کا حصہ $= 1\frac{1}{6}$ دینار

باپ کا سہم = 1

باپ کا حصہ $= 1\frac{1}{6}$ دینار

پڑتال $= \frac{7}{6} + \frac{7}{6} + \frac{7}{3} + \frac{7}{3}$

LCM نکالنا چاہیے

$$\begin{array}{c|l} 3 & 3, 3, 6, 6 \\ \hline & 1, 1, 2, 2 \end{array}$$

$$= \frac{28 + 28 + 14 + 14}{12}$$

$$= \frac{84}{12}$$

$$= 7$$

مثال: ورثاء میں دو بیٹیاں، بھائی اور دو بہنیں ہیں۔ بیٹیوں کا دو تہائی مال ہو گا۔ بھائی دو بہنوں کو عصبہ بنائے گا۔
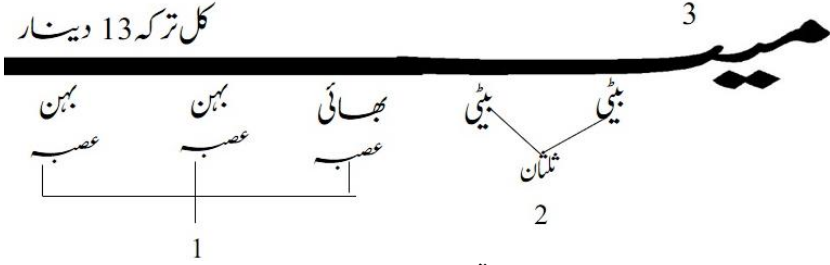
بھائی اور بہنوں کے حصوں میں کسر آ رہا ہے لہٰذا تصحیح کی جائے گی۔
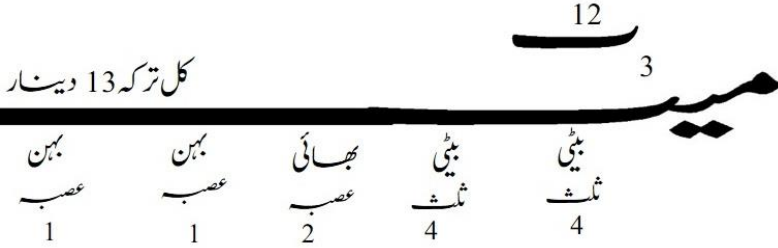
مسئلہ = 12 ترکہ = 13

ہر بیٹی کا سہم = 4

ہر بیٹی کا حصہ = $\overset{1}{\cancel{4}} \times \frac{13}{\underset{3}{\cancel{12}}}$

$= \frac{13}{3}$

ہر بیٹی کا حصہ = $4\frac{1}{3}$ دینار

بھائی کا سہم = 2

بھائی کا حصہ = $\overset{1}{\cancel{2}} \times \dfrac{13}{\underset{6}{\cancel{12}}}$

= $\dfrac{13}{6}$

بھائی کا حصہ = $2\frac{1}{6}$ دینار

بہن کا سہم = 1

بہن کا حصہ = $1 \times \dfrac{13}{12}$

= $\dfrac{13}{12}$

ہر بہن کا حصہ = $1\frac{1}{12}$ دینار

اب تمام ورثاء کے حصے جمع کر کے پڑتال کی جائے گی۔ حاصل جمع 13 ہونا چاہیئے:

پڑتال = $\dfrac{13}{12} + \dfrac{13}{12} + \dfrac{13}{6} + \dfrac{13}{3} + \dfrac{13}{3}$

LCM نکالنا چاہیئے

3	12, 6, 3, 3
2	4, 2, 1, 1
	2, 1, 1, 1

$$\frac{13 + 13 + 26 + 52 + 52}{12} =$$

$$\frac{156}{12} =$$

$$13 =$$

۲۱۔ذوی الارحام

تعریف:ذوی الارحام ان رشتہ داروں کو کہتے ہیں جو نہ ذوی الفروض ہوں اور نہ عصبات ہوں جیسا کہ الاقناع میں ہے: وهم قرابة ليس بذي فرض ولا عصبة{الاقناع}۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سیدنا عمر،سیدنا علی،سیدنا ابو عبیدہ بن الجراح،سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنھم نسبی ذوی الفروض کی عدم موجودگی میں ذوی الارحام کو وراثت دینے کے قائل تھے۔اس نظریہ کے امام اعظم،امام شافعی اور امام احمد علیہم الرحمۃ قائل تھے۔جبکہ سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نسبی ذوی الفروض اور عصبات کی عدم موجودگی میں ترکہ کو بیت المال میں رکھنے کے قائل تھے۔

ذوی الارحام کی اقسام:ذوی الارحام گیارہ قسم کے افراد ہوتے ہیں:

1. بیٹی کی اولاد نیچے تک،پوتی کی اولاد
2. بہن کی اولاد
3. بھتیجی: حقیقی،علاتی
4. چچا کی بیٹیاں
5. اخیافی بھائی کی اولاد:مذکر اور مؤنث
6. اخیافی چچا چاہے میت کا چچا ہو یا میت کے باپ کا چچا ہو یا میت کے دادا کا چچا ہو
7. پھوپھی: حقیقی،علاتی،اخیافی
8. ماموں: حقیقی،علاتی،اخیافی۔خالہ:میت کی خالہ میت کے باپ کی خالہ
9. ماں کا باپ{جد فاسد}
10. ماں کے باپ کی ماں{جدہ فاسدہ}
11. وہ جو ان ذوی الارحام سے منسوب ہوں۔مثلاً پھوپھی کی پھوپھی،خالہ کی خالہ وغیرہ

تین جہات سے ذوی الارحام واث بنتے ہیں: یہاں تین جہات ہی کا ذکر اسلئے کیا گیا کہ کوئی انسان اپنے اقارب سے تین ہی جہات سے منسلک ہوتا ہے۔پہلی جہت اسکے باپ کی ہے،دوسری ماں کی اور تیسری اولاد کی ہے۔

1. ابوۃ
2. امومۃ
3. بنوۃ

ابوۃ: اس میں حسب ذیل افراد آتے ہیں:

- باپ اور دادا کی وہ فروع جو ذوی الفروض میں نہیں آتے ہیں جیسے جد فاسد، جدہ فاسدہ
- بھائی کی بیٹی اور بہن کی اولاد {بیٹا،بیٹی}
- چچا کی بیٹیاں
- پھوپھی اور اس کی بیٹیاں
- باپ کی پھوپھی اور دادا کی پھوپھی

امومۃ: اس میں حسب ذیل افراد آتے ہیں:

- خالہ
- ماموں
- ماں کا چچا،ماں کے باپ کا چچا،ماں کی ماں کا چچا
- ماں کی پھوپھی،ماں کے باپ پھوپھی،ماں کی ماں کی پھوپھی
- ماں کا ماموں،ماں کے باپ کا ماموں،ماں کی ماں کا ماموں
- ماں کی خالہ،ماں کے باپ کی خالہ،ماں کی ماں کی خالہ

بنوۃ: اس میں حسب ذیل افراد آتے ہیں:

- بیٹی کی اولاد
- پوتی کی اولاد

ذوی الارحام کو وراثت دینے کا طریقہ: ذوی الفروض یا عصبات میں سے ذوالرحم جس سے منسوب ہوتا ہے وہ اسی کی طرح وراثت پاتا ہے۔اس کو طریقۂ تنزیل کہتے ہیں جیسا کہ عمدۃ الفقہ میں ہے: **ویرثون بالتنزیل،فیجعل کل انسان منھم بمنزلة من ادلی به۔** مثلا: بیٹی کی اولاد کو بیٹی کی جیسی وراثت ملتی ہے۔پوتی کی اولاد کو پوتی کے جیسی وراثت،بہن کی اولاد کو بہن کے جیسی وراثت ملتی ہے۔

ذوی الارحام کی حالتیں:

1. ذوی الارحام کیساتھ یا تو زوجین میں سے کوئی ایک بھی نہیں ہوگا
2. ذوی الارحام کیساتھ یا تو زوجین میں سے کوئی ایک ہوگا

مندرجہ بالا ہر دو حالت کی مزید پانچ حالتیں بنتی ہیں:

i. ایک ہی ذو رحم ہو
ii. ذوی الارحام کی ایسی جماعت ایک شخص سے منسوب ہو کہ جنکے افراد کی وراثت برابر ہو
iii. ذوی الارحام کی ایسی جماعت ایک شخص سے منسوب ہو کہ جنکے افراد کی وراثت مختلف ہو
iv. ذوی الارحام کی کئی جماعتیں ایک جماعت سے منسوب ہوں اورذوی الارحام کی ہر جماعت میں موجود افراد کے مابین وراثت برابر ہو

v. ذوی الارحام کی کئی جماعتیں ایک جماعت سے منسوب ہوں اورذوی الارحام کی ہر جماعت میں موجود افراد کے مابین وراثت مختلف ہو

ا۔ ذوی الارحام کیساتھ زوجین میں سے کوئی ایک بھی نہ ہو: اس قسم کی پانچ حالتوں کی تفصیل حسب ذیل ہے

پہلی قسم:ایک ہی ذوی رحم ہو: جب ورثاء میں ایک ہی ذورحم ہو تو وہ سارامال لے گا۔فان انفرد واحد من ذوی الارحام اخذ المال کلہ{الاقناع}۔جیسا کہ نیچے کی دومثالوں میں دیکھا جاسکتا ہے:
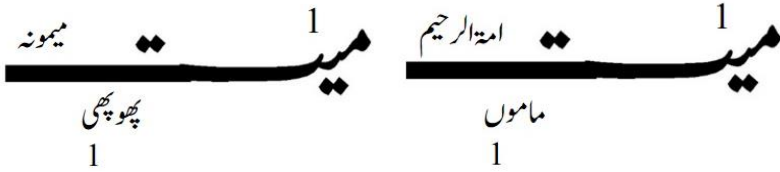
دوسری قسم:ذوی الارحام کی ایسی جماعت ایک شخص سے منسوب ہو کہ جنکے افراد کی وراثت برابر ہو: یعنی ذوی الارحام ایک سے زیادہ افراد ہوں اور انکی وراثت بھی برابر ہو، کم یا زیادہ نہ ہو۔ جیسا کہ یہ سب بھائی ہوں یا سب بہنیں ہوں۔اور یہ سب ایک ہی شخص سے منسوب ہوں جو یا تو ذوی الفروض میں سے ہو گا یا عصبات میں سے ہو گا۔اس صورت میں ان کے درمیان مال برابری کیساتھ تقسیم ہو گا۔جیسا کہ الاقناع میں کہا گیا:وان ادلي جماعة منهم بواحد واستوت منازلهم منه بلا سبق فنصيبه بالسوية ذكرهم كانثاهم۔

مثال:ورثاء میں چار بھتیجیاں ہیں۔یہ بھائی سے منسوب ہیں لہٰذا یہ سب بھائی کی طرح عصبہ بنیں گی۔دیگر عصبات کی عدم موجودگی کی وجہ سے ان سب کو برابری کیساتھ وراثت دی جائے گی۔

وارث	مدلیٰ بہ	4
بھتیجی	بھائی	1
بھتیجی		1
بھتیجی		1
بھتیجی		1

مثال:ورثاء میں دونواسیاں ہیں۔یہ بیٹی سے منسوب ہیں لہٰذا ان کو پہلے بیٹی کا فرض دیا جائے گا اور دیگر ورثاء کی عدم موجودگی کی وجہ سے ان ہی پر بقیہ مال رد کیا جائے گا۔گویا کہ سارا مال ان میں ہی برابری کیساتھ تقسیم ہو گا۔

وارث	مدلیٰ بہ	3
نواسی	بیٹی	1
نواسی		1

نواسی		1

تیسری قسم: ذوی الارحام کی ایسی جماعت ایک شخص سے منسوب ہو کہ جنکے افراد کی وراثت مختلف ہو: پچھلی قسم میں ذوی الارحام کے افراد کی وراثت یکساں تھی لیکن اس قسم میں ان کی وراثت مختلف ہے۔ وہ شخص جس سے یہ جماعت منسوب ہے یعنی مدلیٰ بہ کو میت فرض کرکے مسئلہ بنایا جائے گا۔ جیسا کہ درج ذیل مثالوں میں بتلایا گیا ہے:

مثال: ورثاء حقیقی خالہ، علاتی خالہ اور اخیافی خالہ ہیں۔ یہ تینوں ماں سے منسوب ہیں لیکن تینوں کی وراثت مختلف ہے۔

وارث	مدلیٰ بہ	مدلیٰ بہ سے رشتہ	سہم	6	رد=5
حقیقی خالہ	ماں	حقیقی بہن	نصف	3	3
علاتی خالہ		علاتی بہن	سدس	1	1
اخیافی خالہ		اخیافی بہن	سدس	1	1

مثال: پچھلی مثال کی طرح اس مثال میں ورثاء ماں سے منسوب ہیں اور تینوں ورثاء کی وراثت مختلف ہے۔

وارث	مدلیٰ بہ	مدلیٰ بہ سے رشتہ	سہم	6
اخیافی ماموں	ماں	اخیافی بھائی	سدس	1
حقیقی ماموں		حقیقی بھائی	عصبہ	5
علاتی ماموں		علاتی بھائی	مجحوب	-

چوتھی قسم: ذوی الارحام کی کئی جماعتیں ایک جماعت سے منسوب ہوں اور ذوی الارحام کی ہر جماعت میں موجود افراد کے مابین وراثت برابر ہو: یعنی مدلین بہم کی جماعت کے ہر فرد سے ذوی الارحام

کی ایک ایک جماعت منسوب ہو۔جب ہم ذوی الارحام کی کسی بھی ایک جماعت کا جائزہ لیں تو یہ دیکھیں کہ اس جماعت کے افراد کے درمیان وراثت یکساں ہے۔

مسئلہ حل کرنے کا طریقہ یہ ہیکہ پہلے مدلین بھم کو زندہ فرض کرکے میت اول کا ایک مسئلہ بنایا جائے، پھر مدلین بھم میں سے ہر ایک کو میت فرض کرکے ان کے سہام کو ذوی الارحام میں تقسیم کیا جائے۔ اسطرح دو دو مرتبہ مال تقسیم کیا جائے گا پھر تصحیح کی جائے گی جیسا کہ مناسخہ میں کیا گیا تھا۔

مثال: دونواسیاں، اخیافی بھائی کے تین بیٹے اور حقیقی بھائی کی تین بیٹیاں ورثاء ہیں۔

یہ سب ایک جماعت سے منسوب ہیں جو بیٹی، اخیافی بھائی اور حقیقی بھائی پر مشتمل ہے۔دونواسیوں کی وراثت یکساں ہے، اخیافی بھائی کے بیٹوں کی وراثت یکساں ہے اور حقیقی بھائی کے بیٹوں کی وراثت یکساں ہے۔

پہلے میت کی بیٹی، حقیقی بہن اور اخیافی بھائی کو زندہ فرض کرکے مسئلہ بنایا جائے۔چونکہ اخیافی بھائی مجحوب ہو رہا ہے اسلئے اس کے تین بیٹے بھی مجحوب ہوں گے۔

پھر بیٹی یعنی عائشہ کو میت فرض کرکے مسئلہ بنایا جائے اور مناسخہ کے اصول پر عمل کیا جائے۔

پھر زید کو میت فرض کرکے مسئلہ بنایا جائے اور مناسخہ کے اصول پر عمل کیا جائے۔

میت 6

2 — مف 1 — عائشہ

بیٹی — بیٹی

$\frac{1}{3}$ — $\frac{1}{3}$

میت 6

3 — مف 2 — زید

بیٹی — بیٹی — بیٹی

$\frac{1}{2}$ — $\frac{1}{2}$ — $\frac{1}{2}$

وارث	مدلین بہم	مدلیٰ بہ سے رشتہ	سہم	2	12
نواسیاں-۲	بیٹی	بیٹی	نصف	1	ہر نواسی=3
اخیافی بھائی کے بیٹے-۳	اخیافی بھائی	اخیافی بھائی	محجوب	-	-
حقیقی بھائی کی بیٹیاں-۳	حقیقی بھائی	حقیقی بھائی	عصبہ	1	ہر بھتیجی=2

پانچویں قسم: ذوی الارحام کی کئی جماعتیں ایک جماعت سے منسوب ہوں اور ذوی الارحام کی ہر جماعت میں موجود افراد کے مابین وراثت مختلف ہو: یعنی مدلین بہم کی جماعت کے ہر فرد سے ذوی الارحام کی ایک ایک جماعت منسوب ہو۔ جب ہم ذوی الارحام کی کسی بھی ایک جماعت کا جائزہ لیں تو یہ دیکھیں کہ اس جماعت کے افراد کے درمیان وراثت یکساں نہیں ہے۔

مسئلہ حل کرنے کا طریقہ وہی ہے جو چوتھی قسم میں بتلایا گیا۔ پہلے مدلین بھم کو زندہ فرض کر کے میت اول کا ایک مسئلہ بنایا جائے اور پھر مدلین بھم میں سے ہر ایک کو میت فرض کر کے ان کے سہام کو ذوی الارحام میں تقسیم کیا جائے۔ اسطرح دو دو مرتبہ مال تقسیم کیا جائے گا پھر تصحیح کی جائے گی جیسا کہ مناسخہ میں کیا گیا تھا۔

مثال: حقیقی خالہ، اخیافی خالہ، حقیقی پھوپھی، اخیافی پھوپھی اور علاتی پھوپھی موجود ہیں۔ان کی جماعت میت کے والدین سے منسوب ہے۔ان میں سے ہر ایک کی وراثت دوسرے سے مختلف ہے۔

پہلے میت کے والدین کو زندہ فرض کر کے مسئلہ بنایا جائے پھر ماں کو میت فرض کے کر مسئلہ بنایا جائے اور پھر باپ کو میت فرض کر کے مسئلہ بنایا جائے۔پھر مناسخہ کے اصول پر عمل کیا جائے۔

وارث	مدلین بھم	مدلیٰ بہ سے رشتہ
حقیقی خالہ	ماں	حقیقی بہن
اخیافی خالہ		اخیافی بہن
حقیقی پھوپھی	باپ	حقیقی بہن
اخیافی پھوپھی		اخیافی بہن
علاتی پھوپھی		علاتی بہن
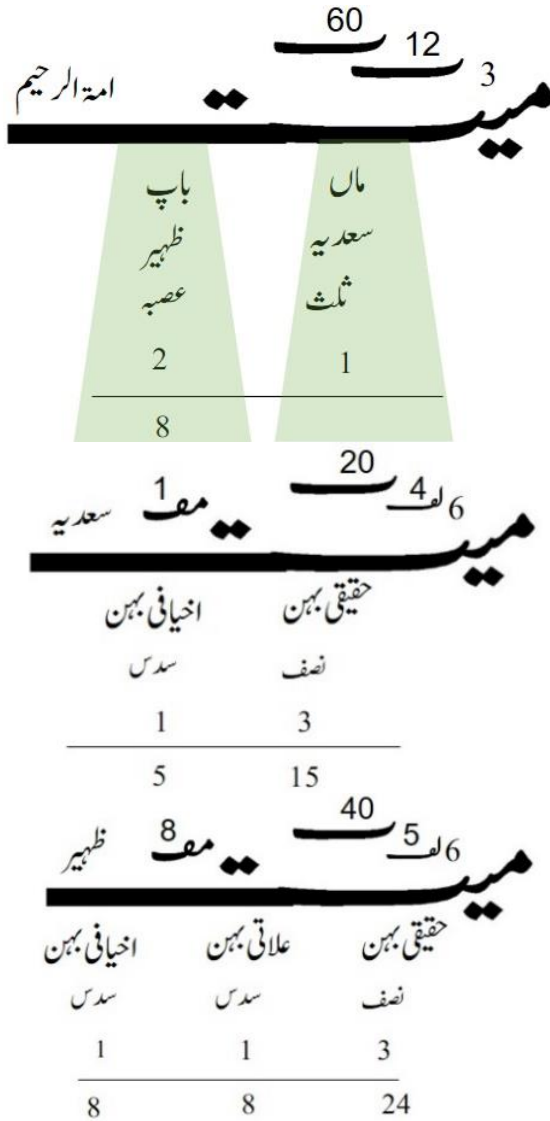
۲۔ذوی الارحام کیساتھ زوجین میں سے کوئی ایک ہو: ذوی الارحام ذوی الفروض اور عصبات کی موجودگی میں وارث نہیں بنتے ہیں سوائے یہ کہ ذوی الفروض میں سے صرف احد الزوجین ہو اور کوئی عصبہ بھی موجود نہ

ہو۔اس صورت میں رد اولیٰ ہوتا ہے لیکن احد الزوجین پر رد نہیں ہوتا ہے لہٰذا جب ذوی الارحام کیساتھ احد الزوجین ہو تو پہلے اس کو اس کا مقررہ حصہ دیا جائے اور باقی ذوی الارحام میں تقسیم کیا جائے یہی بات الکافی میں یوں درج ہے: **وہ ولا یرث ذو رحم مع ذی فرض ولا عصبة الا مع الزوج لان الرد اولیٰ والزوج لا یرد علیه-فان اجتمع معهم زوج اعطیته فرضه غیر محجوب ولا معاول وقسمت الباقی ببینهم**

اس قسم میں بھی وہی پانچ حالتیں ممکن ہیں جو پہلی قسم میں گزری ہیں اوران کا طریقہ عمل بھی پہلی قسم کی حالتوں سے ایک حد تک مشابہہ ہے۔

پہلی قسم:ایک ہی ذو رحم ہو: جب ورثاء میں زوجین میں سے کسی ایک کیساتھ ایک ہی ذو رحم ہو تو احد الزوجین کو اس کا مقررہ حصہ دینے کے بعد بقیہ مال ذو رحم کو دیا جائے گا جیسا کہ نیچے کی دو مثالوں میں دیکھا جا سکتا ہے:
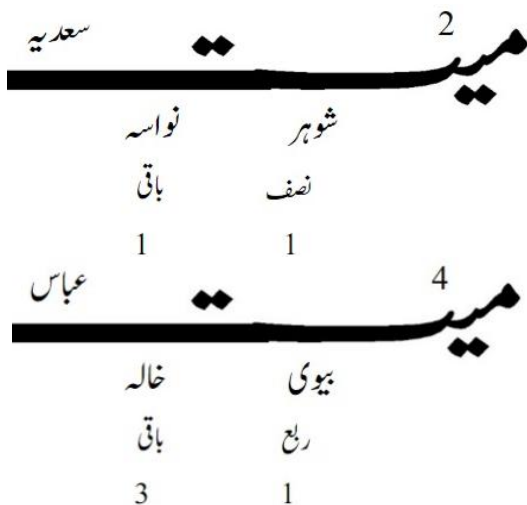
دوسری قسم: احد الزوجین کیساتھ ذوی الارحام کی ایسی جماعت ایک شخص سے منسوب ہو کہ جنکے افراد کی وراثت برابر ہو: اس میں بھی پہلے احد الزوجین کو اس کا فرض دینے کے بعد باقی مال ذوی الارحام کی جماعت میں برابری کیساتھ تقسیم کیا جائے گا۔

مثال: ورثاء میں بیوی اور تین پھوپھیاں ہیں۔ بیوی کو اس کا فرض یعنی ربع دیا جائے پھر بقیہ مال پھوپھیوں میں تقسیم کیا جائے۔
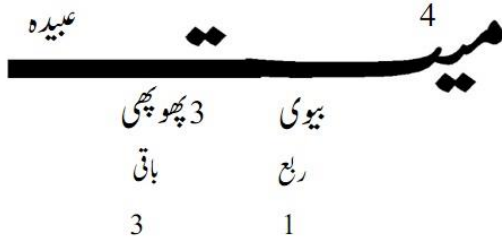
مثال: ورثاء میں شوہر اور پانچ نواسیاں ہیں۔ شوہر کو اس کا فرض یعنی نصف دینے کے بعد بقیہ مال نواسیوں میں برابری کیساتھ تقسیم کی جائے۔ نواسیوں کے حصے میں کسر ہے اسلئے ان کے عدد کو مخرج اور سہام میں ضرب دینے سے تصحیح ہو گی۔
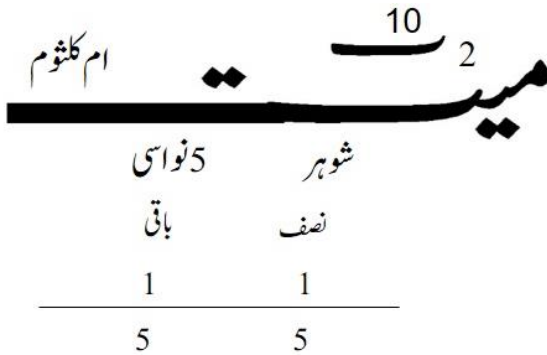
تیسری قسم: احد الزوجین کیساتھ ذوی الارحام کی ایسی جماعت ایک شخص سے منسوب ہو کہ جنکے افراد کی وراثت مختلف ہو: پچھلی قسم میں ذوی الارحام کے افراد کی وراثت یکساں تھی لیکن اس قسم میں ان کی

وراثت مختلف ہے۔ پہلے احد الزوجین کو اس کا فرض دیا جائے گا پھر ذوی الارحام میں بقیہ مال تقسیم کیا جائے گا اور وہ اس طرح ہو گا کہ ایک علیحدہ مسئلہ بنایا جائے گا جس میں میت ذوی الارحام کا مدلیٰ بہ ہو گا اور ذوی الارحام کو مدلیٰ بہ کیساتھ رشتہ داری کا لحاظ کرتے ہوئے تقسیم مال کیا جائے اور پھر تصحیح کی جائے گی۔ جیسا کہ درج ذیل مثال میں بتلایا گیا ہے:

مثال: ورثاء میں بیوی، حقیقی ماموں اور اخیافی ماموں ہیں۔ بیوی کو ربع دیا جائے اور بقیہ مال ذوی الارحام کیلئے رکھا جائے۔

پھر ایک علیحدہ مسئلہ بنایا جائے جس میں میت ذوی الارحام کا مدلیٰ بہ یعنی شیخ محمد کی والدہ ہو اس طرح اخیافی ماموں کو سدس ملے گا کہ وہ شیخ محمد کی والدہ کا اخیافی بھائی ہے اور حقیقی ماموں عصبہ بن کر بقیہ مال پائے گا۔ پھر مناسخہ کے اصول پر عمل کر کے تصحیح بھی کی جائے گی۔
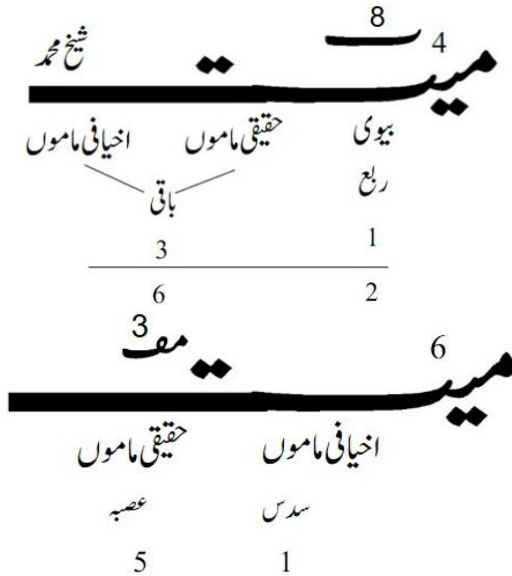
چوتھی قسم: احد الزوجین کیساتھ ذوی الارحام کی کئی جماعتیں ایک جماعت سے منسوب ہوں اور ذوی الارحام کی ہر جماعت میں موجود افراد کے مابین وراثت برابر ہو: یعنی مدلین بھم کی جماعت کے ہر فرد سے ذوی الارحام کی ایک ایک جماعت منسوب ہو۔ جب ہم ذوی الارحام کی کسی بھی ایک جماعت کا جائزہ لیں تو یہ دیکھیں کہ اس جماعت کے افراد کے درمیان وراثت یکساں ہے۔

- مسئلہ حل کرنے کا طریقہ یہ ہیکہ پہلے احد الزوجین کو ان کا فرض دیا جائے اور بقیہ ذوی الارحام کیلئے رکھا جائے۔
- پھر مدلین بھم کو زندہ فرض کرکے میت اول کا ایک مسئلہ بنایا جائے۔
- پھر مدلین بھم میں سے ہر ایک کو میت فرض کرکے ان کے سہام کو ذوی الارحام میں تقسیم کیا جائے۔
- اسطرح دو دو مرتبہ مال تقسیم کیا جائے گا پھر تصحیح کی جائے گی جیسا کہ مناسخہ میں کیا گیا تھا۔

مثال: ورثاء میں بیوی اور تین علاتی پھوپھیاں اور تین حقیقی خالہ ہیں۔

پہلے بیوی کو ربع مال دے کر بقیہ تین حصے ذوی الارحام کیلئے رکھے جائیں۔

پھر صرف مدلین بھم کی جماعت یعنی ماں باپ کو وارث بناکر مسئلہ بنایا جائے جسمیں صرف یہ دو وارث ہوں۔ اتفاق سے ماں باپ کے مافی الید اور ان کے مسئلہ کے مخرج میں تماثل ہے اسلئے یہاں مزید تصحیح کی ضرورت نہیں ہے البتہ جب ان دونوں کو میت فرض کرکے مسئلہ بنایا جائے گا تو باپ کے مسئلہ میں تصحیح کی ضرورت ہوگی اور پھر مناسخہ کے اصول پر مسئلہ حل کیا جائے گا۔
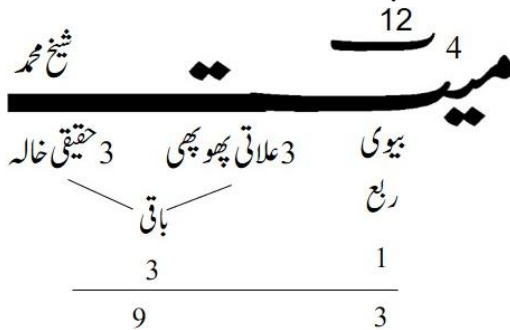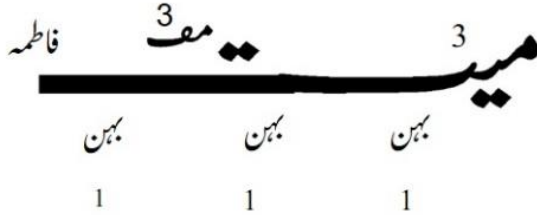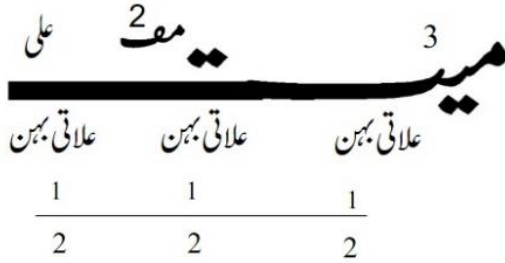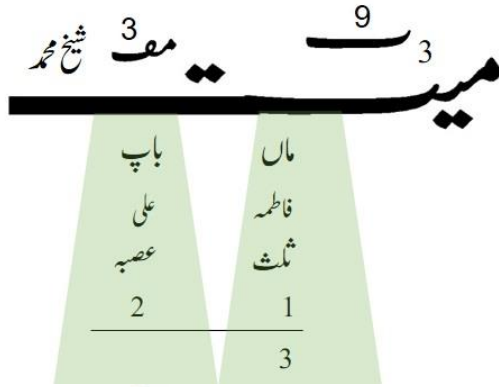
وارث	مدلیٰ بہ	مسئلہ =12
زوجہ	-	3
علاتی پھوپھی	باپ	2
علاتی پھوپھی		2
علاتی پھوپھی		2
حقیقی بہن	ماں	1

1		حقیقی بہن
1		حقیقی بہن

پانچویں قسم: احد الزوجین کیساتھ ذوی الارحام کی کئی جماعتیں ایک جماعت سے منسوب ہوں اور ذوی الارحام کی ہر جماعت میں موجود افراد کے مابین وراثت مختلف ہو: یعنی مدلین بہم کی جماعت کے ہر فرد سے ذوی الارحام کی ایک ایک جماعت منسوب ہو۔ جب ہم ذوی الارحام کی کسی بھی ایک جماعت کا جائزہ لیں تو یہ دیکھیں کہ اس جماعت کے افراد کے درمیان وراثت یکساں نہیں ہے۔

مسئلہ حل کرنے کا طریقہ وہی ہے جو چوتھی قسم میں بتلایا گیا۔ مثال: ورثاء میں بیوی ہے اور حقیقی پھوپھی، علاتی پھوپھی، حقیقی ماموں اور علاتی ماموں ہیں۔ پہلے بیوی کا ربع دیا جائے اور بقیہ ذوی الارحام کیلئے رکھا جائے۔ پھر صرف مدلین بہم کی جماعت کو وارث بنا کر مسئلہ بنایا جائے، پھر انکو میت فرض کر کے مسئلے بنائے جائیں۔ پھر مناسخہ کے اصول پر مسئلہ حل کیا جائے۔
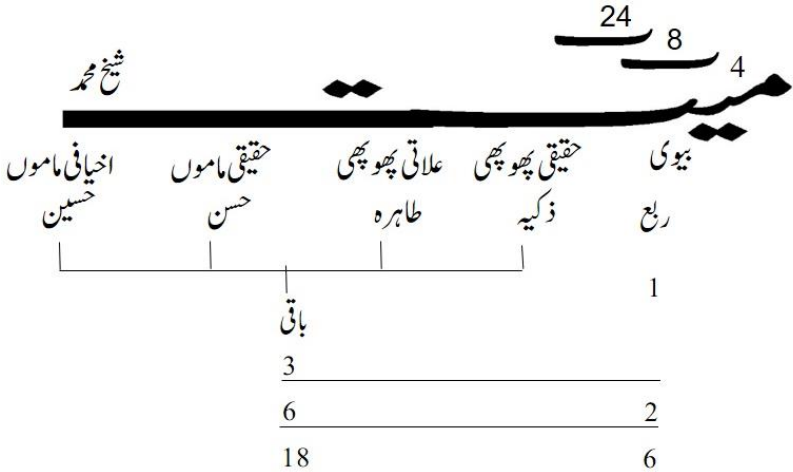
میت 3
6
مف 3
شیخ محمد
ماں
باپ
فاطمہ
علی
ثلث
عصبہ
1
2
2
میت 6
لف 4
12
مف 2
علی
حقیقی بہن
علاتی بہن
ذکیہ
طاہرہ
نصف
سدس
3
1
9
3
میت 6
مف 2
فاطمہ
اخیافی بھائی
حقیقی بھائی
حسین
حسن
سدس
عصبہ
1
5

وارث	مدلیٰ بہ	مسئلہ=24
زوجہ	–	6
حقیقی پھوپھی	باپ	9
علاتی پھوپھی		3
حقیقی ماموں	ماں	5
اخیافی ماموں		1

۲۲۔ دادا اور بھائی بہن میں تقسیم وراثت

جب ورثاء میں دادا کیساتھ حقیقی، علاتی بھائی بہن جمع ہو جائیں تو ان کے درمیان ترکہ کی تقسیم کا ذکر عموما "مقاسمۃ الجد" کے تحت آتا ہے۔ مقاسمہ کے لغوی معنیٰ آپس میں تقسیم کرنے کے ہیں۔ علم فرائض میں جد جب ایک بھائی کے مثل حصہ لیتا ہے تو اسے مقاسمہ کہتے ہیں۔

عصبات کے باب میں ہم نے پڑھا ہیکہ باپ کا درجہ بنو الاعیان{حقیقی بھائیوں} اور بنو العلات {علاتی بھائیوں} سے پہلے ہے یعنی باپ کی موجودگی میں بنو الاعیان اور بنو العلات ساقط ہوتے ہیں لیکن باپ نہ ہونے کی صورت میں دادا کیساتھ جب حقیقی، علاتی بھائی بہن ہوں تو طریقۂ تقسیم ترکہ میں فقہاء صحابہ علیہم الرضوان میں اختلاف پایا گیا ہے۔ حضرت سیدنا ابو بکر، حضرت سیدنا ابن عباس، حضرت سیدنا ابن زبیر رضی اللہ عنہم کے نزدیک دادا حقیقی، علاتی بھائی بہنوں کو ساقط کرتا ہے ۔حضرت مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ، حضرت سیدنا عثمان، حضرت سیدتنا عائشہ اور حضرت سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنھم کے نزدیک دادا ان کو ساقط نہیں کرتا ہے، اسی موقف کے قائل ائمۂ ثلاثہ اور صاحبین رحمہم اللہ ہیں جبکہ سابقہ موقف کے قائل امام اعظم رحمہ اللہ ہیں۔ ائمۂ ثلاثہ کے نظریہ کے مطابق حقیقی، علاتی بھائی بہن اور دادا دونوں ہی میت سے میت کے باپ کی جہت سے منسوب ہوتے ہیں یعنی میت کا دادا میت کے باپ کا باپ اور میت کے بھائی بہن میت کے باپ کی اولاد ہیں۔ قرابت بنوۃ، قرابت ابوۃ کو کم نہیں کرتی ہے بلکہ کبھی وہ زیادہ قوی ہوتی ہے کیونکہ بیٹا باپ کی تعصیب کو ساقط کرتا ہے۔ اس کی مثال مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ نے یوں دی کہ ایک درخت جس سے ایک ٹہنی نکلے پھر اس سے دو ٹہنیاں نکلیں تو یہ دونوں، درخت سے بمقابلہ جڑ زیادہ قریب ہیں۔
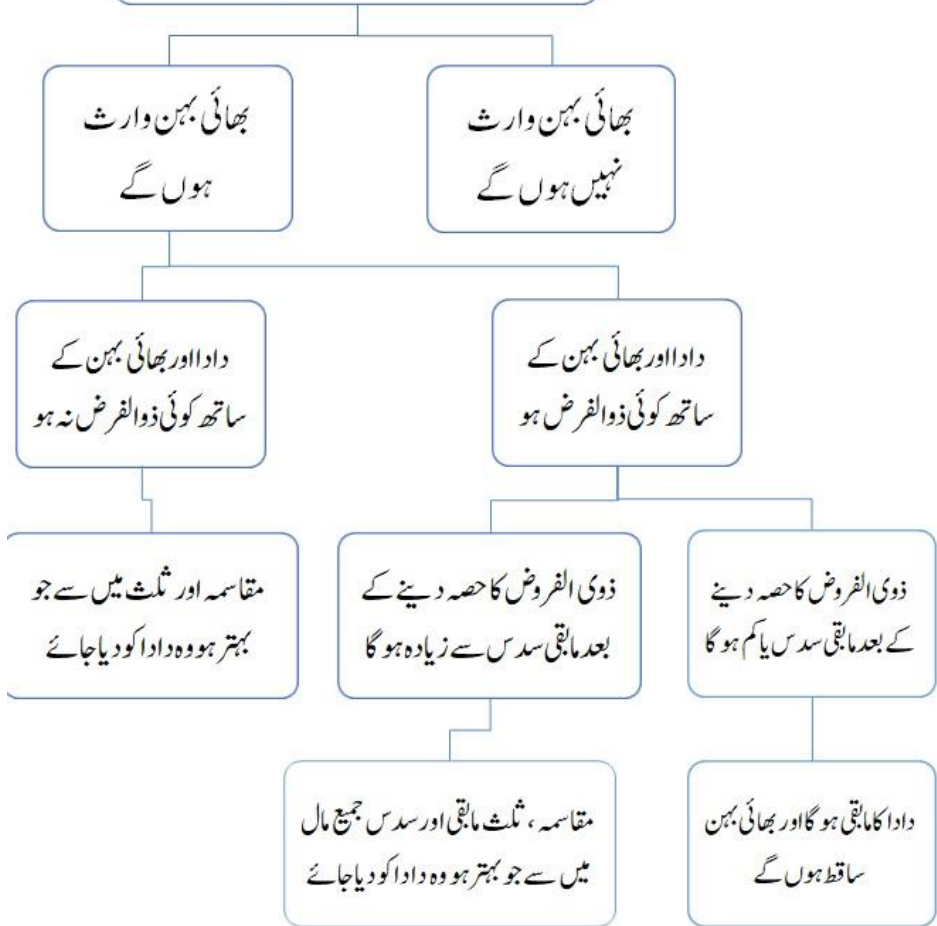
دادا کیساتھ بھائی بہن کی وارث بننے کی دو صورتیں ہیں:

پہلی صورت: ان کے ساتھ ذوی الفروض میں سے کوئی نہ ہو۔ اس صورت میں دادا مقاسمہ اور ثلث جمیع مال میں سے جو بہتر ہو وہ لے گا۔

واجد لأب وأن علا مع الأخوة والأخوات لأبوين أو لأب: يقاسمهم كأخ منهم ما لم يكن الثلث خيرا له فيأخذه والباقي لهم(الاقناع) دادا یا پردادا جب حقیقی یا علاتی بھائی بہن کیساتھ ہو تو اپنا حصہ بھائی کی طرح لیتا ہے جب تک کہ اس کیلئے ثلث بہتر نہ ہو اور باقی بھائی بہن کا ہوتا ہے۔

طریقۂ عمل:

- جب ورثاء میں دادا کیساتھ بھائی / بہن ہوں تو مسئلہ دو مرتبہ بنایا جائے گا۔
- پہلی مرتبہ دادا کو ایک بھائی جیسا حصہ دیا جائے گا۔
- دوسری مرتبہ دادا کو ثلث جمیع مال دیا جائے گا۔
- پھر دونوں مسائل میں دادا کو ملنے والے مال کا موازنہ کیا جائے گا۔ جس مسئلہ میں دادا کو زیادہ مال ملے گا وہی اختیار کیا جائے گا۔

داد کیلئے مقاسمہ بہتر ہو: جب بھائی بہن کا عدد رؤس جد کے عدد کے دوگنا سے کم ہو گا تب دادا کیلئے مقاسمہ بہتر ہو گا۔ پہلی مثال: ورثاء میں دادا اور حقیقی بھائی ہیں۔ مقاسمہ کی صورت میں دادا نصف مال ملا جو ثلث سے بہتر ہے۔ نیز دادا کے عدد کا دوگنا بھائی کے عدد سے کم ہے۔

مقاسمہ بہتر:
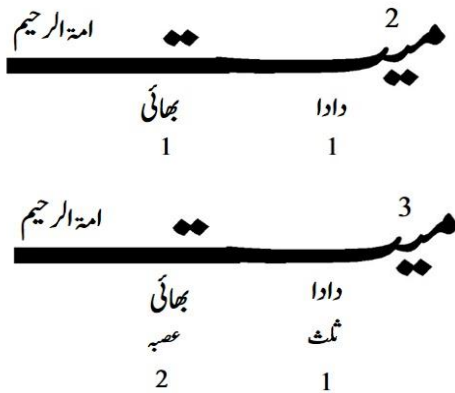
دوسری مثال: ورثاء میں دادا اور دو حقیقی بہنیں ہیں۔ مقاسمہ کی صورت میں دادا کو نصف مال ملا جو ثلث سے بہتر
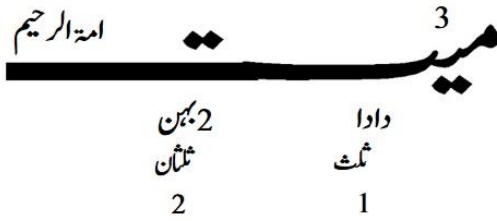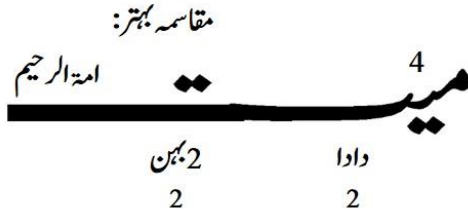
مقاسمہ بہتر:

تیسری مثال: یہاں مقاسمہ کی صورت میں دادا کو دو تہائی مال ملا جو ثلث سے بہتر ہے۔
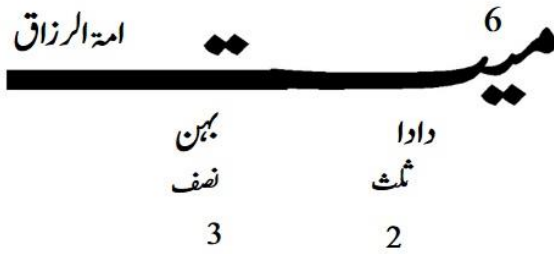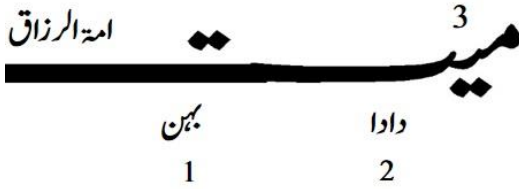
مقاسمہ بہتر:

چوتھی مثال: یہاں مقاسمہ کی صورت میں دادا کو نصف کے قریب مال ملا جو ثلث سے بہتر ہے۔

پانچویں مثال: یہاں بھی مقاسمہ کی صورت میں دادا کو نصف کے قریب مال ملا جو ثلث سے بہتر ہے۔

دادا کیلئے ثلث بہتر ہو: بھائی بہن کے عدد روؤس دادا کے عدد کے دوگنا سے زیادہ ہونے کی صورت میں دادا کیلئے ثلث بہتر ہو گا۔ پہلی مثال: دادا کے عدد کا دوگنا 2 ہے جو تین بھائیوں کے عدد روؤس سے کم ہے۔ اسلئے دادا کیلئے ثلث بہتر ہے۔ مقاسمہ کی صورت میں دادا کو ربع مال مل رہا ہے لہٰذا ثلث بہتر ہے۔
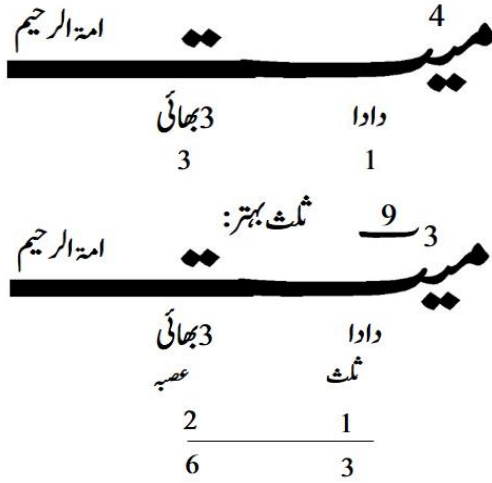
دوسری مثال: مقاسمہ کی صورت میں دادا کو سات میں سے دو حصے ملے جو ثلث سے بھی کم ہیں۔
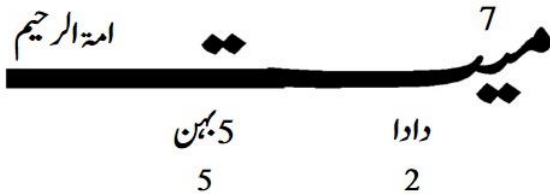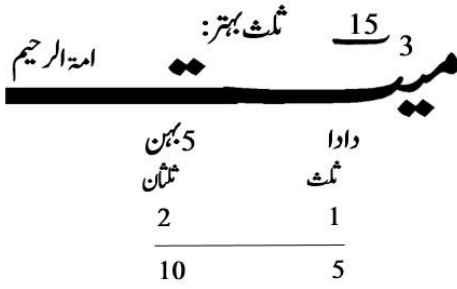
مقاسمہ اور ثلث برابر ہو: بھائی بہن کے عدد روؤس دادا کے عدد کے دوگنا کے برابر ہونے کی صورت میں دادا کیلئے مقاسمہ اور ثلث برابر ہو گا۔ درج ذیل دونوں مثالوں میں جب مقاسمہ کی صورت میں دادا کو ایک بھائی جیسا حصہ دیا تو وہ ثلث مال ہی ہوا۔

امۃ الرحیم

میت 3 / 6
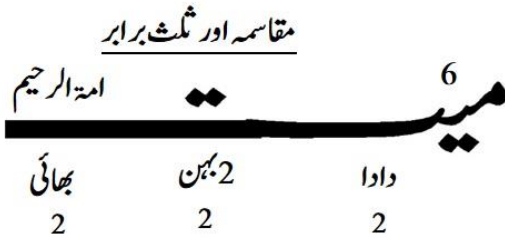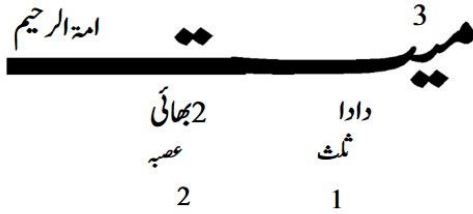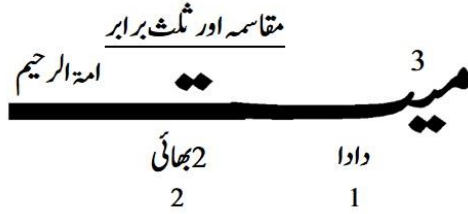
دادا	2بہن	بھائی
ثلث	عصبہ	عصبہ
1	1	1
2	2	2

دوسری صورت: ان کے ساتھ کوئی ذوالفرض ہو۔

فأن كان معهم ذو فرض أخذ فرضه: ثم للجد إلاحظ من المقاسمة كأخ وثلث الباقي وسدس جميع المال ولو عائلا (الاقناع) اگر ان کے یعنی دادا اور حقیقی / علاتی بھائی بہن کیساتھ کوئی ذوالفرض بھی ہو تو وہ اپنا مقررہ حصہ لے لے گا پھر جد کا مقاسمہ، ثلث مابقی اور سدس جمیع مال میں سے بہتر حصہ ہو گا اگرچہ عول کرتے ہوئے ہو۔

طریقۂ عمل:

- تین بار مسائل بنائے جائیں گے۔ ہر مسئلہ میں پہلے ذوالفرض کو اس کا حصہ دیا جائے گا۔
- پہلے مسئلہ میں دادا کو ایک بھائی جیسا حصہ دیا جائے گا۔
- دوسرے مسئلہ میں دادا کو ثلث مابقی دیا جائے گا۔
- تیسرے مسئلہ میں دادا کو سدس جمیع مال دیا جائے گا۔
- پھر تینوں میں دادا کو ملنے والے مال کا موازنہ کیا جائے گا۔ جس مسئلہ میں دادا کو زیادہ مال ملے گا وہی مسئلہ اختیار کیا جائے گا۔

مقاسمہ بہتر ہونے کی مثال: یہاں مقاسمہ کی صورت میں دادا کو 12 میں سے 5 مل رہے ہیں جو تقریبا نصف مال ہے لہٰذا یہ سدس، ثلث مابقی سے بہتر ہے۔

<u>ثلث مابقی بہتر ہونے کی مثال:</u> مقاسمہ کی صورت میں دادا کو تقریبا ربع مال مل رہا ہے جبکہ ثلث مابقی میں تقریبا ثلث مال مل رہا ہے۔ لہذا ثلث مابقی بہتر ہے۔

مقاسمہ

میت — امۃ الرحیم — 6 — 24

دادی	دادا	3بھائی
سدس	مقاسمہ	عصبہ
1	$1\frac{1}{4}$	$3\frac{3}{4}$
4	5	15

ثلث مابقی

میت — امۃ الرحیم — 6 — 18

دادی	دادا	3بھائی
سدس	ثلث مابقی	عصبہ
1	$1\frac{2}{3}$	$3\frac{1}{3}$
3	5	10

سدس جمیع مال

میت — امۃ الرحیم — 6

دادی	دادا	3بھائی
سدس	سدس	عصبہ
1	1	4

سدس جمیع مال بہتر ہونے کی مثال: مقاسمہ اور ثلث مابقی میں دادا کو تسعِ مال مل رہا ہے جبکہ سدس جمیع مال اس سے بہتر ہے۔
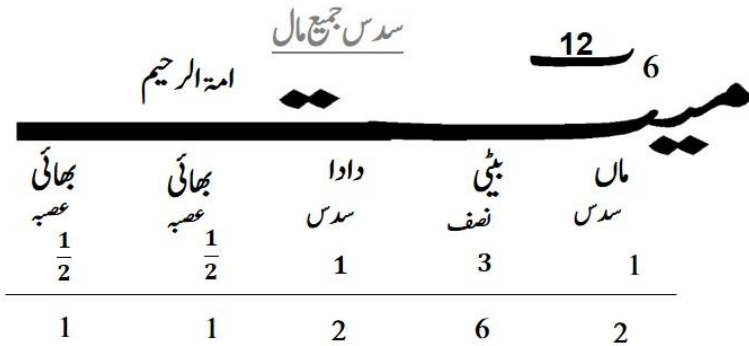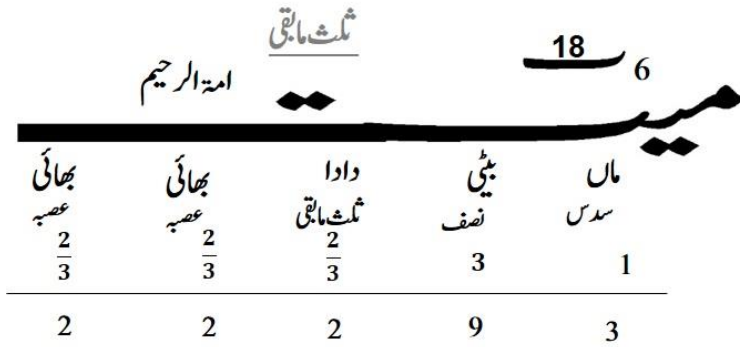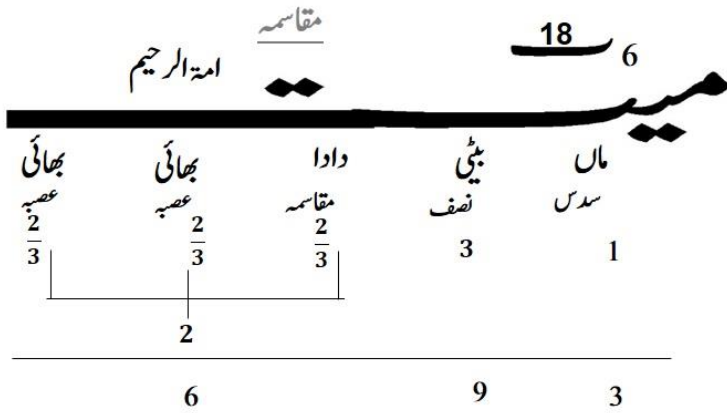
<u>تینوں صورتیں برابر رہونے کی مثال:</u>تینوں صورتیں برابر ہیں لہٰذا کسی بھی صورت کو اختیار کیا جاسکتا ہے۔
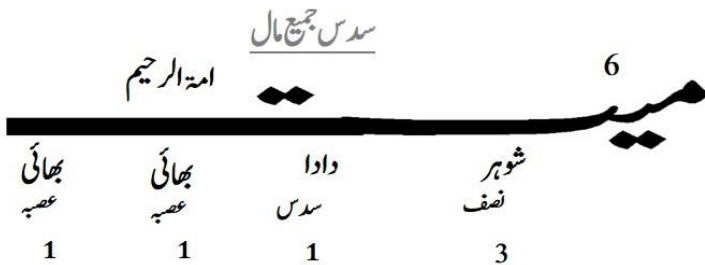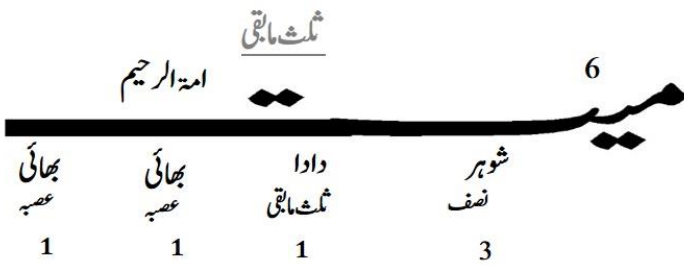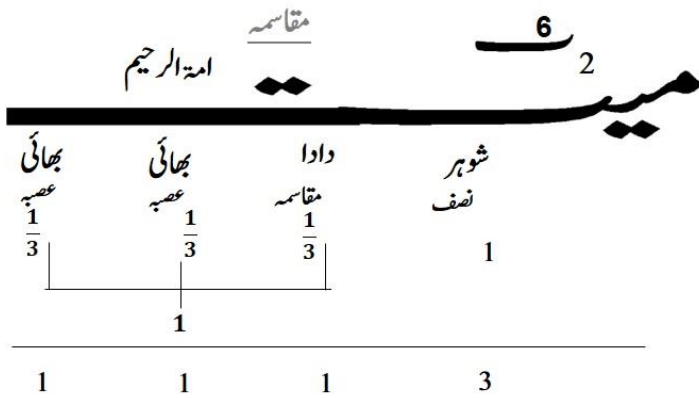
ذوی الفروض کا حصہ دینے کے بعد اگر مابقی سدس ہو تو سدس دادا کو دیا جائے گا اور بھائی بہن ساقط ہوں گے۔جیسا کہ الاقناع میں بیان کیا گیا: **فان لم یفضل عن الفرض السدس فھو له یسقط الاخوة**۔دادا کا حصہ کبھی بھی سدسِ مال سے کم نہیں ہو گا۔مثال:ورثاء میں ماں، دو بیٹیاں، دادا اور بھائی ہیں۔ماں کا سدس ہو گا، بیٹیوں کا ثلثان ہو گا، پھر مابقی سدس ہے جو دادا کا ہو گا اور بھائی ساقط ہو جائے گا۔
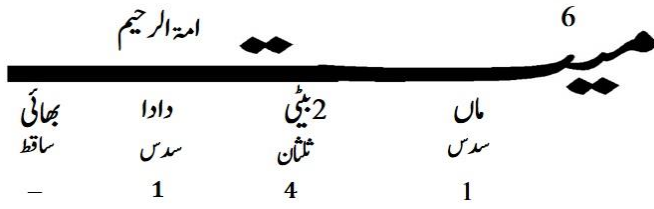
اگر دریہ: ورثاء میں شوہر، ماں، بہن اور دادا ہیں۔ مقاسمہ کی صورت میں دادا کا حصہ سدس سے کم ہو جائے گا
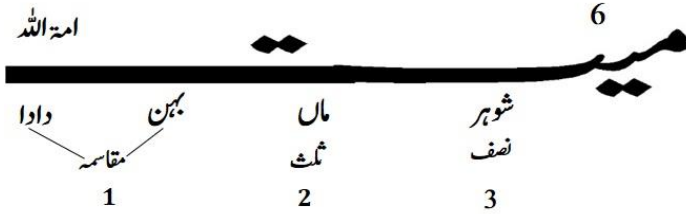
اگر سدس کی صورت اختیار کی جائے اور بہن کو نصف دیا جائے تو عول ہو گا اور دادا کا حصہ عول کے مخرج میں سے تسعِ مال ہو گا۔ گویا سدس کی صورا اختیار کرنے پر بھی کا حصے سدس سے کم ہو جائیگا۔

مسئلہ 6 عـ 9 — امۃ اللہ — میت

دادا	بہن	ماں	شوہر
سدس	نصف	ثلث	نصف
1	3	2	3
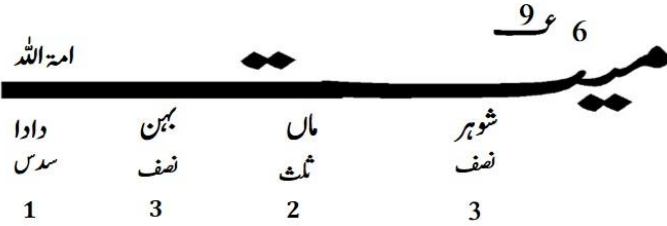
لہٰذا بہن اور دادا کے سہام کو جمع کیا جائے گا۔ مجموعہ 4 ہو گا، پھر اس کو مقاسمہ کی طرح تقسیم کیا جائے گا۔ مسئلہ کی تصحیح 27 سے ہو گی، شوہر کو 9، ماں کو 6، بہن کو 4 اور دادا کو 8 حصے ملیں گے۔

مسئلہ 6 عـ 9 — 27 — امۃ اللہ — میت

دادا	بہن	ماں	شوہر
		ثلث	نصف
4 (مشترک)		2	3
8	4	6	9
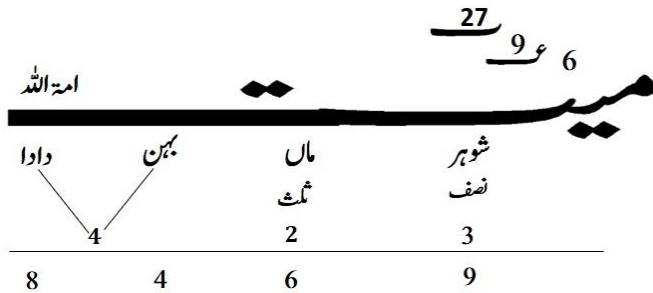
۲۲۳۔ معادہ

مقاسمہ میں بنو العلات، بنو الاعیان کے قائم مقام ہوتے ہیں جبکہ بنو الاعیان موجود نہ ہوں۔ پچھلے صفحات میں جو صورتیں دادا کی بنو الاعیان کیساتھ گزریں وہی بنو العلات کیساتھ واقع ہوں گی جبکہ بنو الاعیاں موجود نہ ہوں لیکن جب بنو الاعیان اور بنو العلات دونوں موجود ہوں تو مقاسمہ کی صورت میں بنو الاعیان، بنو العلات کیساتھ مل کر دادا کیساتھ مزاحمت کر کے دادا کے حصے میں کمی کریں گے۔ اس کو معادہ کہتے ہیں جس کا بیان الاقناع میں یوں ہوا: **وولد الاب كولد الابوين في مقاسمة الجد اذا انفردوا فان اجتمعوا عاد ولد الابوين الجد بولد الاب ثم اخذوا منهم ما حصل لهم**-اور بنو العلات مقاسمۂ جد میں بنو الاعیان کی طرح ہیں جب کہ وہ تنہا ہوں پھر جب وہ {بنو الاعیان اور بنو العلات} جمع ہو جائیں تو بنو الاعیان، بنو العلات کیساتھ دادا سے مزاحمت کرتے ہیں پھر بنو الاعیان، بنو العلات کو جو حاصل ہوا لے لیتے ہیں۔ حالانکہ بنو العلات بنو الاعیان کی موجودگی میں وارث نہیں بنتے ہیں لیکن یہاں حصوں کی تقسیم کے وقت بنو العلات کو وارث فرض کیا جائے گا پھر جو کچھ بنو العلات کو ملا وہ بنو الاعیان کو دے دیا جائے گا۔ اس طرح بنو العلات کو کوئی حصے دئے بغیر دادا کے حصے میں بنو العلات کی موجودگی کی وجہ سے حجب نقصان واقع ہو گا۔ اس بات کو الکافی میں یوں بیان کیا گیا: **لان من حجب بولد الابوين و ولد الاب اذا انفردوا حجب بهما اذا اجتمعا كالام**- کیونکہ جو بنو الاعیان اور بنو العلات کے اکیلے ہونے پر محجوب ہوتا ہے وہ ان دونوں کی وجہ سے بھی محجوب ہوتا ہے جبکہ وہ دونوں جمع ہوں۔ جیسے ماں۔ یعنی جسطرح ماں کے حصے میں دو یا زیادہ بھائی بہنوں کی موجودگی کی وجہ سے حجب نقصان ہوتا ہے اسی طرح جب بنو الاعیان کیساتھ بنو العلات ہوں تو دادا کے حصے میں بھی حجب نقصان ہوتا ہے کیونکہ دادا باپ کے درجہ میں وارث بنتا ہے تو جب دو وارث بننے والے بھائی بہنوں کی وجہ سے دادا کے حصے میں کمی آتی ہے پھر اس کے حصے میں غیر وارث بھائی بہنوں کی وجہ سے بھی کمی آتی ہے۔

معادہ کب ہو گا: نیز معادہ اس وقت ہو گا جب اس کا احتیاج ہو۔ جب معادہ کا احتیاج ہی نہ ہو تو معادہ بھی نہیں ہو گا۔ جیسے جد، دو حقیقی بھائی اور ایک علاتی بھائی کے مسئلہ میں معادہ نہیں ہو گا کیونکہ جد کیلئے مقاسمہ بہتر نہیں

ہے بلکہ ثلث مال بہتر ہے۔اس بات کو کشف القناع میں یوں بیان کیا گیا:**ثم المعادة انما تکون عند الاحتیاج الیها فلواستغنی عنها کجد و اخوین لابوین و اخ من اب فلا معادة لان الجد هنا لا یقاسم و یاخذ ثلث المال فلا فائدة فیها۔**
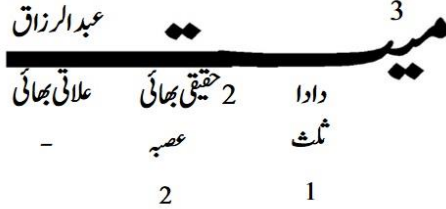
یہاں دو حقیقی بھائی اور ایک علاتی بھائی کے عدد روؤس کا مجموعہ تین ہے جبکہ دادا کا عدد رأس کا دو گنا 2 ہے۔اسطرح بھائیوں کے عدد روؤس کا مجموعہ دادا کے عدد کے دو گنا سے زیادہ ہوا۔لہٰذا یہاں دادا کیلئے ثلث بہتر ہے۔اب مقاسمہ کی صورت اختیار کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے اس لئے معادہ بھی نہیں ہو گا۔

شرائط معادہ: معادہ کرنے کیلئے حسب ذیل دو شرائط کا ہونا ضروری ہے:

1. حقیقی اور علاتی بھائی بہن دادا کیساتھ موجود ہوں۔
2. حقیقی بھائی، بہن کا عدد جد کے عدد کے دو گنا سے کم ہو۔اسلئے کہ جب ان کا عدد، دادا کے دو گنا کے برابر یا زیادہ ہو گا تو مقاسمہ کا احتیاج نہیں رہتا ہے جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا۔

مثال: ورثاء میں دادا اور ایک حقیقی بھائی اور ایک علاتی بھائی ہیں۔ حقیقی بھائی کا حصے جد کے حصے کے دو گنا سے کم ہے لہٰذا یہاں معادہ ہو گا۔پہلے دادا، حقیقی بھائی اور علاتی بھائی کو ایک ایک حصہ دیا جائے گا۔اس طرح مخرج 3 ہو گا۔پھر علاتی بھائی کا ایک حصہ حقیقی بھائی کو دیا جائے گا۔

امۃ الرزاق

مئیت 3

دادا	حقیقی بھائی	علاتی بھائی
1	1	1
1	2	–

مثال: ورثاء میں جد، ایک حقیقی بھائی اور دو علاتی بہنیں ہیں۔

- پہلے یہ دیکھا جائے گا کہ کیا یہاں داداکیلئے مقاسمہ بہتر ہے یا نہیں ہے۔ جد کے عدد کا دوگنا 4 ہے جبکہ حقیقی بھائی اور دو علاتی بہنوں کے عدد روؤس کا مجموعہ 3 ہے۔ بھائی بہنوں کے عدد روؤس کا مجموعہ دادا کے عدد کے دوگنا سے کم ہے لہٰذا یہاں مقاسمہ داداکیلئے بہتر ہے۔
- پھر یہ دیکھا جائے گا کہ کیا یہاں معادہ ہو گا یا نہیں ہو گا۔ دادا کے عدد کا دوگنا حقیقی بھائی کے عدد سے زیادہ ہے لہٰذا یہاں معادہ ہو گا۔
- جد کو دو حصے، حقیقی بھائی کو دو اور علاتی بہنوں کو ایک ایک حصہ دیا جائے گا۔ اسطرح مخرج 6 ہو گا۔
- پھر علاتی بہنوں کے حصے حقیقی بھائی کو دیئے جائیں گے۔۔ اسطرح حقیقی بھائی کے 4 حصے ہوں گے۔

صورت استثناء: جب حقیقی بھائی بہنوں میں صرف ایک بہن ہو اور اس کو معادہ کی صورت میں جو حصہ ملے وہ نصف سے زیادہ ہو تو پھر اس کو نصفِ مال ہی دیا جائے اور بقیہ حصہ علاتی بھائی بہنوں کو دیا جائے۔ **الا ان یکون ولد الابوین اختا واحدة فتاخذ تمام النصف وما فضل لولدالاب {الاقناع}**۔ سوائے اس کے کہ حقیقی بھائی بہنوں میں صرف ایک بہن ہو تو وہ تمام نصف لے گی اور جو بچے گا وہ علاتی بہنوں کا ہو گا۔

مثال: ورثاء میں دادا، حقیقی بہن اور علاتی بھائی ہیں۔

- پہلے یہ دیکھا جائے گا کہ کیا یہاں داداکیلئے مقاسمہ بہتر ہے یا نہیں ہے۔ جد کے عدد کا دوگنا 4 ہے جبکہ حقیقی بہن اور علاتی بھائی کے عدد روؤس کا مجموعہ 3 ہے۔ بھائی بہنوں کے عدد روؤس کا مجموعہ دادا کے عدد کے دوگنا سے کم ہے لہٰذا یہاں مقاسمہ داداکیلئے بہتر ہے۔
- جد کو دو حصے، حقیقی بہن کو ایک اور علاتی بھائی کو دو حصے دئے جائیں گے۔ اسطرح مخرج 5 ہوگا۔
- پھر علاتی بھائی کا حصہ حقیقی بہن کو دیا جائے گا۔ اسطرح حقیقی بہن کے 3 حصے ہوں گے۔

میت 5 عبدالرزاق

دادا	حقیقی بہن	علاتی بھائی
2	1	2
2	3	

- حقیقی بہن کے 3 حصے مخرج کے نصف سے زیادہ ہے جبکہ قاعدہ کے مطابق حقیقی بہن کا حصہ نصف سے زیادہ نہیں ہونا چاہیئے۔ اسلئے حقیقی بہن کو نصف مال یعنی $2\frac{1}{2}$ دیا جائے گا اور بقیہ $\frac{1}{2}$ علاتی بھائی کو دیا جائے گا۔
- اسطرح حقیقی بہن اور علاتی بھائی کے حصوں میں کسر آئے گا۔ مقسم سے مخرج اور سہام کو ضرب دینے سے تصحیح ہو جائے گی۔

میت $\frac{10}{5}$ عبدالرزاق

علاتی بھائی	حقیقی بہن	دادا
2	1	2
	3	2
$\frac{1}{2}$	$2\frac{1}{2}$	2
1	5	4

۲۴۔ خنثیٰ مشکل کی وراثت

خنثیٰ اس شخص کو کہتے ہیں جس کے اعضاء تناسلیہ مرد اور عورت دونوں کے جیسے ہوں یا فرج کی جگہ صرف ایک سوراخ ہو جہاں سے پیشاب خارج ہوتا ہو۔ شریعت میں {مسائل نکاح، نواقض وضوء، وجوب غسل، وراثت وغیرہ میں} خنثیٰ کو اسی جنس کا شمار کیا جائے گا جس کا اظہار اس کے جسم سے ظاہر ہونے والی علامتوں کے ذریعہ ہو گا۔ اگر خنثیٰ سے مردانی علامات ظاہر ہوں گی جیسے داڑھی، ذکر سے خروج منی تو وہ مذکر سمجھا جائے گا اور اگر زنانی علامات جیسے حیض جاری ہونا، حمل قرار پانا، پستان نکل آنا، پستان میں دودھ آنا وغیرہ تو وہ مؤنث سمجھی جائے گی۔

اگر خنثیٰ نومولود ہو اور وہ ذکر سے پیشاب کرے تو وہ مذکر مانا جائے گا اور اگر قبل سے پیشاب کرے تو وہ مؤنث مانی جائے گی اور اگر دونوں اعضاء سے پیشاب آئے تو پہلے جس سے آئے اس کا عتبار کیا جائے گا، اگر پہلے ذکر سے آئے تو مذکر ورنہ مؤنث مانی جائے گی۔ اگر دونوں سے خروج بول کی ابتداء ہو تو زیادہ جس عضو سے آئے اس کا اعتبار کیا جائے گا اور اگر اس میں بھی برابری ہو تو وہ خنثیٰ مشکل مانا جائے گا۔ خلاصہ یہ کہ اگر کسی بھی طرح یہ تعیین نہ ہو سکے کہ وہ مرد ہے یا عورت تو اسے خنثیٰ مشکل کہا جائے گا۔

خنثیٰ مشکل کا نکاح کروانا صحیح نہیں ہے اسی لئے کہا گیا: **ولا يكون أبا ولا أما ولا جدا ولا جدة ولا زوجا ولا زوجة**(الاقناع) اور خنثیٰ مشکل باپ، ماں، دادا، دادی، شوہر اور بیوی نہیں ہوتا ہے۔ جبکہ اگر کوئی علامت اس سے ظاہر ہو جائے تو وہ خنثیٰ مشکل نہیں شمار ہو گا۔ **وَيَنْحَصِرُ إشْكَالُهُ فِي الْإِرْثِ فِي الْوَلَدِ وَوَلَدِ الِابْنِ وَالْأَخِ لِغَيْرِ أُمٍّ وَوَلَدِ الْأَخِ لِغَيْرِ أُمٍّ وَالْعَمِّ وَوَلَدِهِ وَالْوَلَاءِ** (الاقناع) اور اس کی وراثت کے بارے میں اشکال بیٹا، پوتا، علاتی بھائی، علاتی بھائی کے بیٹا، چچا اور چچا کا بیٹا اور آزاد کردہ غلام میں ہوتا ہے، اسلئے کہ ان میں سے ہر ایک کا مذکر یا مؤنث ہونا ممکن ہے۔
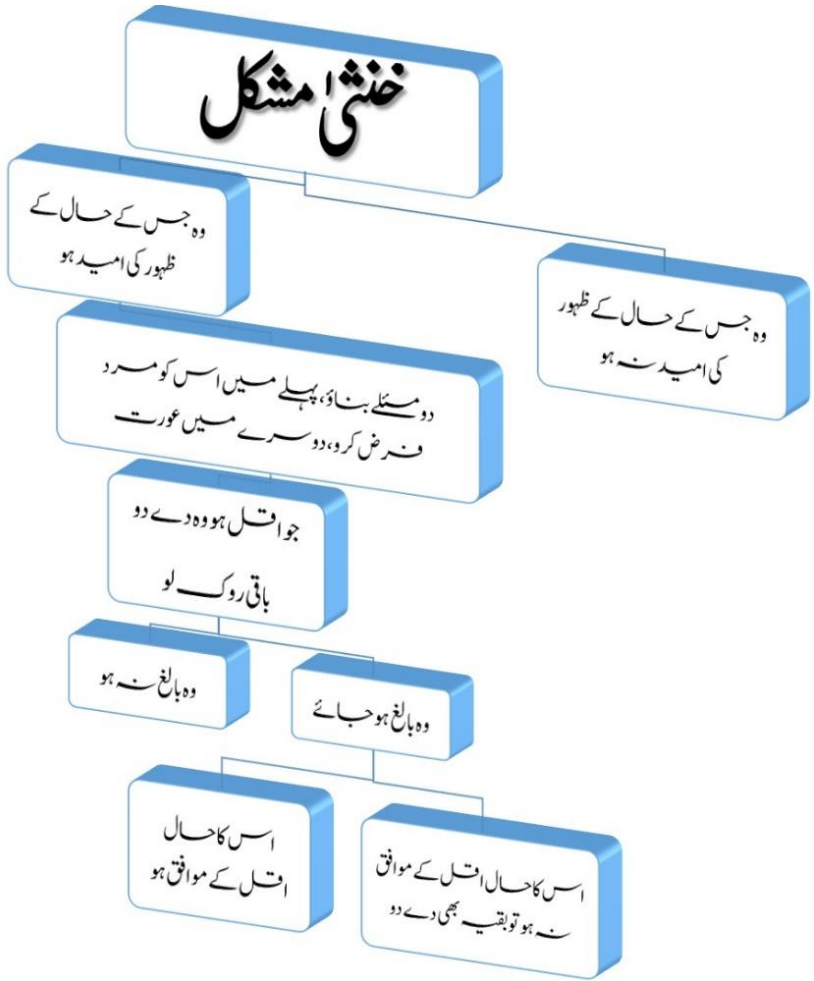
خنثیٰ مشکل کی قسمیں: مسائل کے حل کرنے میں آسانی پیدا کرنے کی غرض سے ہم خنثیٰ کی دو قسمیں بنارہے ہیں

۱۔وہ جس کے حال کے ظہور کی امید ہو

۲۔وہ جس کے حال کے ظہور کی امید نہ ہو

ا۔وہ جس کے حال کے ظہور کی امید ہو:

فأن كان يرجى انكشاف حاله وهو صغير أعطي هو من معه اليقين ومن سقط به في إحدى الحالتين لم يعط شيئا ويوقف الباقي حتى يبلغ فتظهر فيه علامات الرجال أو النساء (الاقناع) اور اگر خنثیٰ مشکل صغیر ہو اور اس کے بالغ ہونے کی امید ہو تو اس کو اور دیگر ورثاء کو یقین پر عمل کرتے ہوئے وراثت میں حصہ دیا جائے اور وہ جو دو حالتوں میں سے کسی ایک حالت میں ساقط ہو اس کو کچھ نہ دیا جائے اور باقی روکا جائے حتیٰ کہ وہ بالغ ہو جائے پھر اس میں مرد یا عورت کی علامات ظاہر ہو جائیں۔

یعنی مسئلہ دو مرتبہ بنایا جائے، پہلی مرتبہ خنثیٰ کو مرد فرض کرکے مسئلہ بنایا جائے، دوسری مرتبہ عورت فرض کرکے مسئلہ بنایا جائے۔ پھر یہ دیکھا جائے کہ دونوں صورتوں میں خنثیٰ کو اقل حصہ کس صورت میں ملتا ہے۔ جس صورت میں اقل حصہ ملتا ہے اس کو اختیار کیا جائے اور دوسری صورت جو زیادہ حصہ والی ہو اسکو بھی مستقبل کیلئے محفوظ کر لیا جائے اور زیادہ حصہ میں سے اقل نکال کر بقیہ حصہ روک لیا جائے۔ اس کو یقین پر عمل کرنا کہتے ہیں کیونکہ اکثر حصہ میں اقل داخل ہوتا ہے مگر اقل میں اا کثر داخل نہیں ہوتا ہے، لہٰذا اقل حصہ یقینی ہوتا ہے۔ جب وہ بالغ ہو تب اگر اقل حصہ اس کیلئے درست ہو تو ٹھیک ورنہ روکا ہوا حصہ اس کو دے دیا جائے۔

مثال: ورثاء میں بیوی، ماں، ولد خنثیٰ اور چچا ہیں۔ دو مسئلے بنائے جائیں گے۔ پہلے میں خنثیٰ کو بیٹا فرض کیا جائے گا دوسرے میں اسے بیٹی فرض کیا جائے گا۔

اب دونوں مسائل کے مخارج میں نسبت دیکھی جائے گی اور تصحیح کے اصول کے تحت مسائل حل کئے جائیں گئے۔ دونوں مسائل کے مخارج میں تماثل ہے اسلئے اسے مزید حل کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ خنثیٰ کو اقل حصہ دیا جائے گا۔ اقل حصہ یعنی 12 بیٹی کا حصہ ہے۔ 12 بیٹی کا سہم تو ہے مگر بیٹے کے سہم یعنی 17 کا جز بھی ہے۔ لہٰذا یہ خنثیٰ کا یقینی حصہ ہے گویا ہر حال میں خنثیٰ کو کم از کم 12 حصے ملیں گے۔

بیوی کو 3، ماں کو 4 اور خنثیٰ کو 12 حصے دئے جائیں اور 5 حصے روک لئے جائیں گے۔ جب خنثیٰ سے مردانی علامات ظاہر ہوں گی تو اس کو بقیہ وہ 5 حصے دئے جائیں گے جو روکے گئے تھے۔ اگر اس سے زنانی علامات کا ظہور ہو تو اس کو مزید کچھ نہیں دیا جائے گا اور چچا کو وہ 5 حصے دئے جائیں گے جو روکے گئے تھے۔

وارث	اقل	اگر وہ مذکر ہو تو حصے جو دئے جائیں گے	اگر وہ مؤنث ہو تو حصے جو دئے جائیں گے
بیوی	3	-	-
ماں	4	-	-

ولد خنثیٰ	12	5	-
چچا	-	-	5
حصے جوروکے = 5			

مثال: سابقہ مثال کی ہی طرح یہاں بھی دو الگ مسئل بنائے جائیں گے جن میں خنثیٰ کو بھائی اور بہن فرض کیا جائے گا۔ یہاں ورثاء میں بیوی، ماں اور خنثیٰ مشکل ہے جو میت کا بھائی یا بہن ہو سکتا ہے۔
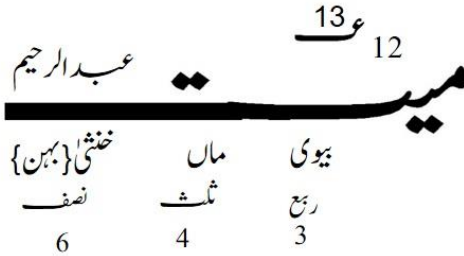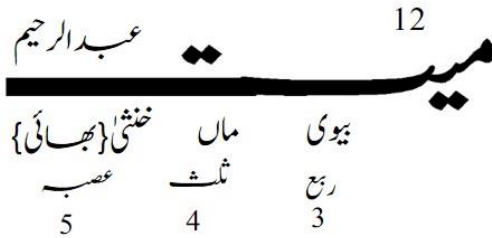
- سابقہ مثال میں دونوں مسائل کے مخارج میں تماثل تھا اسلئے ہمیں مزید حل کرنے کی ضرورت پیش نہیں آئی تھی اور صرف اقل حصہ دینے سے مسئلہ حل ہو گیا تھا۔ ذیل کی مثال میں دونوں مسائل کے مخارج میں تباین ہے لہٰذا ہمیں دونوں مخارج کو ایک دوسرے میں ضرب دینا ہو گا۔
- 12 کو 13 سے ضرب دیا جائے گا، حاصل ضرب پہلے مسئلے کا مخرج ہو گا۔ پھر پہلے مسئلہ کے سبھی ورثاء کے سہام کو 13 سے ضرب دیا جائے۔

- دوسرے مسئلہ کے مخرج کو12 سے ضرب دیا جائے اور 12 سے ورثاء کے سہام کو بھی ضرب دیا جائے۔

156
12
میت
عبدالرحیم

خنثیٰ {بھائی}	ماں	بیوی
عصبہ	ثلث	ربع
5	4	3
65	52	39

156
13ع
12
میت
عبدالرحیم

خنثیٰ {بہن}	ماں	بیوی
نصف	ثلث	ربع
6	4	3
72	48	36

- میت کے مال کے 156 حصے کئے جائیں گے اور ہر وارث کو دونوں مسائل میں سے اقل سہم دیا جائے گا۔
- بیوی کا اقل سہم36 ہے،ماں کا اقل سہم48 ہے، خنثیٰ کا اقل65 ہے۔
- اگر خنثیٰ سے بالغ ہونے کے بعد مردانی علامات ظاہر ہوئیں تو بیوی کو بقیہ 3 اور ماں کو 4 حصے دئے جائیں گے۔
- اگر بالغ ہونے کے بعد اس سے زنانی علامات ظاہر ہوئیں تو اس کو بقیہ 7 حصے دئے جائیں گے۔

وارث	مذکر فرض کیا		مؤنث فرض کیا		اقل حصہ جو دیا گیا	اگر وہ مذکر ہو تو بقیہ حصہ جو دیا جائے گا	اگر وہ مؤنث ہو تو بقیہ حصہ جو دیا جائے گا
	مسئلہ میں حصہ	روکا	مسئلہ میں حصہ	روکا			
بیوی	39	3	36	-	36	3	-
ماں	52	4	48	-	48	4	-
ولد الابوین خنثیٰ	65	-	72	7	65	-	7

۲۔وہ جس کے حال کے ظہور کی امید نہ ہو:

فَإِنْ مَاتَ قَبْلَ بُلُوغِهِ، أَوْ بَلَغَ مُشْكِلًا، فَلَمْ تَظْهَرْ فِيهِ عَلَامَةٌ، وَرِثَ نِصْفَ مِيرَاثِ ذَكَرٍ، وَنِصْفَ مِيرَاثِ أُنْثَى (المغنی) اور اگر وہ بلوغت سے قبل مرجائے یا بالغ ہونے پر خنثیٰ مشکل ہو پھر اس سے کوئی علامت ظاہر نہ ہو تو وہ مرد کی میراث کے نصف اور عورت کی میراث کے نصف کا وارث ہو گا۔

طریقہ عمل میں اختلاف:

وَاخْتَلَفَ مَنْ وَرَّثَهُ نِصْفَ مِيرَاثِ ذَكَرٍ وَنِصْفَ مِيرَاثِ أُنْثَى فِي كَيْفِيَّةِ تَوْرِيثِهِمْ، فَذَهَبَ أَكْثَرُهُمْ إلَى أَنْ يَجْعَلُوا مَرَّةً ذُكُورًا، وَمَرَّةً إنَاثًا، وَتُعْمَلُ الْمَسْأَلَةُ عَلَى هَذَا مَرَّةً، وَعَلَى هَذَا مَرَّةً، ثُمَّ تَضْرِبُ إحْدَاهُمَا فِي الْأُخْرَى إنْ تَبَايَنَتَا، أَوْ فِي وَفْقِهِمَا إنْ اتَّفَقَتَا، وَتَجْتَزِئُ بِإِحْدَاهُمَا إنْ تَمَاثَلَتَا، أَوْ بِأَكْثَرِهِمَا إنْ تَنَاسَبَتَا، فَتَضْرِبُهُمَا فِي اثْنَيْنِ، ثُمَّ تَجْمَعُ مَا لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا إنْ تَمَاثَلَتَا، وَتَضْرِبُ مَا لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا فِي الْأُخْرَى إنْ تَبَايَنَتَا، أَوْ فِي وَفْقِهِمَا إنْ اتَّفَقَتَا، فَتَدْفَعُهُ إلَيْهِ (المغنی) اور وہ جو {علماء} خنثیٰ کو مرد کی نصف اور عورت کی نصف میراث دینے کے قائل ہیں ان میں وراثت دینے کے طریقہ میں اختلاف ہے۔ان میں سے اکثر اس کے قائل ہیں کہ خنثیٰ کو ایک بار مذکر اور ایک بار مؤنث فرض کیا جائے اور مسئلہ ایک بار اِسطرح {مرد فرض کر کے} اور ایک باراُسطرح {عورت فرض کر کے} بنایا جائے۔ پھر ان دونوں کو {مخرج کو} آپس میں ضرب دیا جائے اگر ان میں {دونوں مسائل کے مخرج میں} تباین ہو۔ اور اگر ان میں توافق ہو تو دونوں کے وفق سے اور اگر تماثل ہو تو کسی ایک سے درست ہو گا اور اگر تداخل ہو بڑے سے تو ان دونوں کو ایک دوسرے میں ضرب دیا جائے۔ پھر {اگر دونوں مخارج میں} تماثل کی صورت میں ہر ایک وارث کے حصے کو جمع کیا جائے اور تباین کی صورت میں ایک کو دوسرے میں ضرب دیا جائے اور توافق کی صورت میں ایک کو دوسرے کے وفق میں ضرب دیا جائے۔ اور اس کو اسے دیا جائے۔

مثال: ورثاء میں ماں، بہن اور ولد الابوین خنثیٰ ہے۔ دو مسئلے بنائے جائیں گے۔ پہلے میں خنثیٰ کو بھائی فرض کیا جائے گا اور دوسرے میں خنثیٰ کو بہن فرض کیا جائے گا۔

مثال:

- ورثاء میں ماں، بہن اور ولد الابوین خنثیٰ ہیں۔ لہٰذا یہاں بھی دو الگ مسئلے بنائے جائیں گے پہلے میں خنثیٰ کو بھائی اور دوسرے میں بہن فرض کیا جائے گا۔
- پہلے میں خنثیٰ کو بھائی فرض کیا تو بہن بھی عصبہ بنی، بھائی کو دو حصے اور بہن کو ایک حصہ دیا جائے گا۔
- ان دونوں کے حصوں میں کسر آئیگا۔ لہٰذا عصبات کے عدد اور سہام میں نسبت دیکھی جائیگے جو تباین ہے۔
- بہن کا ایک عدد ہے بھائی کے دو عدد ہیں، عدد رؤس 3 اور سہام 5 ہیں۔ تباین کی صورت میں عدد کو ہی مخرج اور سب ورثاء کے سہام میں ضرب دیا جائے گا۔ اسلئے 3 کو مخرج یعنی 6 میں ضرب دیا جائیگا اور 3 کو سب ورثاء کے سہام میں ضرب دیا جائیگا۔
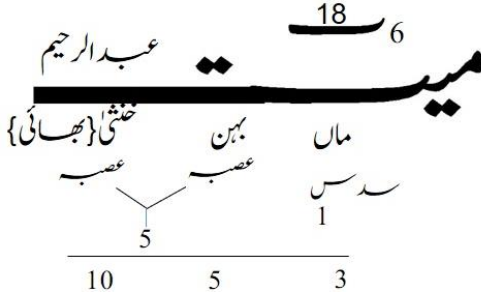
دوسرے مسئلہ میں خنثیٰ کو بہن فرض کیا تو مخرج 6 بنا اور لیکن ورثاء کے سہام کا مجموعہ 5 ہے اسلئے رد کے قانون پر عمل کرتے ہوئے مسئلہ 5 سے بنا دیا۔

دونوں مسائل کے مخارج 5 اور 18 میں تباین ہے لہٰذا ہمیں دونوں مخارج کو ایک دوسرے میں ضرب دینا ہو گا۔18 کو 5 سے ضرب دیا جائے گا،حاصل ضرب پہلے مسئلے کا مخرج ہو گا۔پھر پہلے مسئلہ کے سبھی ورثاء کے سہام کو 5 سے ضرب دیا جائے گا۔ دوسرے مسئلہ کے مخرج کو 18 سے ضرب دیا جائے گا اور 18 کو دوسرے مسئلہ کے ورثاء کے سہام میں بھی ضرب دیا جائے گا۔
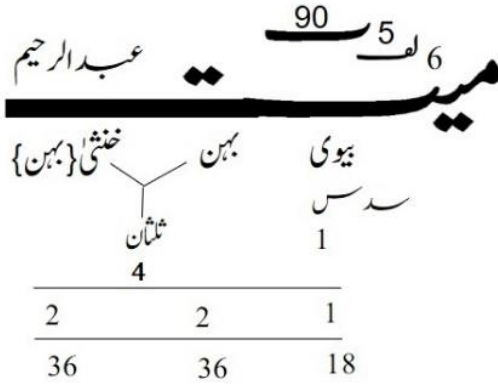
دونوں مسائل کے مخارج میں تماثل ہے اسلئے ان کو جمع کر کے ورثاء میں تقسیم کیا جائے گا۔

وارث	مذکر فرض کیا	مؤنث فرض کیا	مجموعہ=180
ماں	15	18	33
بہن	25	36	61
ولدالابوین خنثیٰ	50	36	86

۲۵۔ حمل کی وراثت

حمل سے مراد وہ جنین ہوتا ہے جو ماں کے بطن میں ہو۔**یرث الحمل ویثبت الملك له بمجرد موت موروثه بشرط خروجه حیا{الاقناع}**۔{اس بات میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ} حمل وارث ہوتا ہے اور حمل کے موروث کی صرف مرنے سے حمل کی ملکیت ثابت ہوتی ہے اس شرط پر کہ حمل زندہ پیدا ہو۔ مثلا: زید کا انتقال ہوا اور اسوقت زید کی بیوی حاملہ تھی محض زید کی موت حمل کی ملکیت کے ثبوت کا سبب بنے گی، پھر جب بچہ کی پیدائش ہوگی تو اس کو اس کا حصہ دیا جائے گا۔

حمل کے وارث بننے کے شرائط: **ویرث الحمل ویورث بشرطین أحدهما أن یعلم أنه کان موجودا حال موت مورثه بأن تأتي به أمه لأقل من ستة أشهر{الاقناع}**۔حمل دو شرائط کیساتھ وارث ہوتا ہے اور {دوسروں کو اس وراثت کا جس کا وہ مالک بنا} وارث بناتا ہے۔

پہلی شرط: پہلی یہ کہ یہ معلوم ہو کہ مورِّث کی موت کے وقت حمل موجود تھا کہ مورث کی موت کے چھ ماہ سے کم وقفہ میں بچہ کی ماں اسے جنے {کیونکہ اقل مدت حمل چھ ماہ ہے}۔

فان أتت به لأکثر من ذلك وکان لها زوج أو سید یطؤها لم یرث إلا أن تقر الورثة أنه کان موجودا حال الموت وأن کانت لا توطأ لعدمهما أو غیبتهما أو اجتنابهما الوطء عجزا أو قصدا أو غیره ورث :ما لم یجاوز أکثر مدة الحمل أربع سنین{الاقناع}۔اگر اس کی ماں چھ ماہ بعد اسے جنے اور اس کا کوئی دوسرا شوہر یا اسکا کوئی آقا تھا جس نے اس سے جماع کیا تو بچہ وارث نہیں ہو گا سوائے اس صورت کے کہ دیگر ورثاء اس بات کا اقرار کریں کہ مورّث کی موت کے وقت حمل موجود تھا{اب ان کے اقرار کی وجہ سے بچہ کو حصہ دینا لازم ہوگیا}۔اور اگر اس عورت نے جماع نہیں کیا اسلئے کہ اس کا کوئی شوہر یا آقا نہیں تھا یا وہ دونوں غیر موجود تھے یا اس نے قصدا یا عاجزا جماع سے اجتناب کیا تو بچہ وارث ہو گا جبکہ اکثر مدت حمل یعنی چار سال تجاوز نہ ہو۔

دوسری شرط: الثاني أن تضعه حيا كما تقدم وتعلم إذا استهل بعد وضع كله صارخا أو عطس أو بكى أو ارتضع أو تحرك حركة طويلة أو تنفس وطال زمن التنفس ونحو ذلك مما يدل على حياته :لا حركة يسيرة أو اختلاج يسير أو تنفس يسير{الاقناع}- وہ بچہ کو زندہ جنے جیسا کہ پہلے بیان گزرا اور اسکے زندہ ہونے کا علم اسطرح ہوتا ہے کہ وہ پیدا ہونے کے بعد چیخے یا چھینکے یا روئے یا دودھ پیئے یا بڑی حرکت کرے یا لمبے عرصہ تک سانس لے اور اسی طرح کے اور امور جو اسکی زندگی پر دلالت کریں{جیسے کھانسی وغیرہ جس سے یہ ثابت ہو جائے کہ وہ زندہ ہے} اور چھوٹی حرکت {سے زندہ ہونا ثابت} نہیں {ہوتا ہے} اور نہ پھڑکنا اور نہ چھوٹی سانس لینا{کیونکہ یہ حیات مستقرہ پر دلالت نہیں کرتے ہیں۔

وإن خرج بعضه حيا فاستهل ثم انفصل ميتا لم يرث{الاقناع}- اور اگر اس کا تھوڑا حصہ زندہ نکلا{اس نے آواز نکالی} پھر وہ مردہ نکلا تو وہ وارث نہیں ہو گا۔ گویا وہ ایسا ہی ہے جیسے کہ وہ مردہ پیدا ہوا۔

وأن جهل مستهل من توأمين أرثهما مختلف عين بقرعة{الاقناع}-اور جڑواں بچوں میں سے ایک کا رونے والا ہونا مجہول ہو اور ان کی وراثت مختلف ہو{جیسے پہلا مذکر اور دوسری مؤنث ہو} تو اس کی تعیین قرعہ کے ذریعہ کی جائے گی۔

تقسیم وراثت کب کی جائے: جب کسی انسان{چاہے مرد ہو یا عورت} کی موت ہو اور اس کے ورثاء میں حمل ہو تو وہ وارث ہو گا اور تقسیم وراثت کا عمل وضع حمل تک روکا جائیگا۔ جیسا کہ الاقناع میں کہا گیا: فإذا مات عن حمل يرثه وقف الأمر- مثلا:زاہدہ کا انتقال ہوا اور اس کے بیٹے کی بیوی حاملہ تھی اور حاملہ کے شوہر کا کچھ دن پہلے ہی انتقال ہوا تھا تو یہ حمل زاہدہ کا وارث ہو گا اور زاہدہ کی وراثت کی تقسیم اس وقت تک روکی جائے گی جب تک بچہ کی ولادت نہیں ہوتی ہے کیونکہ وضع حمل کے بعد بچے کا جنس معلوم ہو گا اور بچہ کے جنس کے اعتبار سے ورثاء میں مال کی تقسیم کی جائے گی۔ وضع حمل سے قبل تقسیم وراثت میں غلطی ہونے کا امکان ہوتا ہے لہٰذا اولیٰ یہی ہیکہ تقسیمِ وراثت وضع حمل تک روکی جائے۔

فطالب بقية الورثة بالقسمة، وقف نصيب ابنين ذكرين، إن كان ميراث الذكور أكثر، وابنتين إن كان أكثر{الکافی} پھر اگر باقی ورثاء تقسیمِ ترکہ کا مطالبہ کریں تو دو بیٹوں کے حصے روکے جائیں اگر وہ{دو بیٹوں کے حصے }زیادہ ہوں ورنہ دو بیٹیوں کے حصے روکے جائیں اگر وہ زیادہ ہوں۔یعنی جمیع مال تقسیم نہیں کیا جائے گا اور دو بچوں کے اکثر حصے روکے جائیں کیونکہ جڑواں بچوں کی پیدائش کثرت سے ہوتی ہے۔

مثال:ورثاء میں بیوی، حمل اور چچاہیں۔وضع حمل کے بعد چھ احتمالات ممکن ہیں:

1. حمل مردہ پیدا ہو
2. ایک بیٹا پیدا ہو
3. ایک بیٹی پیدا ہو
4. ایک بیٹا ایک بیٹی پیدا ہوں
5. دو بیٹیاں پیدا ہوں
6. دو بیٹے پیدا ہوں

ہر احتمال کی رعایت کرکے مسئلے بنائے جائیں گے۔اس طرح عمل کرنے کی چند وجوہات ہیں: پہلی یہ کہ یہ معلوم ہو کہ دو بچوں کے اکثر حصہ کس مسئلہ میں بنتے ہیں تاکہ انہیں وضع حمل تک روکا جائے۔دوسری یہ کہ بعد وضع حمل کوئی بھی احتمال وقوع پذیر ہو تو صحیح تقسیم ہو سکے۔

1۔حمل مردہ پیدا ہو: بیوی کا ربع ہو گا، چچا عصبہ بن کر بقیہ مال پائے گا۔

2۔ایک بیٹا پیدا ہو: بیوی کا ثمن ہو گا، بیٹا عصبہ بن کر بقیہ مال پائے گا۔

3۔ایک بیٹی پیدا ہو: بیوی کا ثمن، بیٹی کا نصف ہو گا اور چچا عصبہ بن کر بقیہ مال پائے گا۔

24
میت
عبد الرحیم

بیوی	حمل {بیٹی}	چچا
ثمن	نصف	عصبہ
3	12	9

4۔ایک بیٹا ایک بیٹی پیدا ہو: بیوی کا ثمن ہو گا اور بیٹا، بیٹی کو اپنے ساتھ عصبہ بنائے گا۔ اولاد کے سہام میں کسر آئے گا۔ ان کا عدد 3 اور سہام 7 ہیں۔ یہ دونوں متباینین ہیں لہٰذا عدد 3 کو ہی مخرج میں ضرب دینے سے تصحیح ہو گی۔

5۔دو بیٹے پیدا ہوں: بیوی کا ثمن ہو گا اور بیٹا عصبہ بنے گا۔بیٹوں کے سہام میں کسر آئے گا۔ تصحیح کیلئے عدد کو مخرج اور سہام میں ضرب دیا جائے گا۔

6۔دو بیٹیاں پیدا ہوں: بیوی کا ثمن، بیٹیوں کا ثلثان ہو گا اور چچا عصبہ بن کر بقیہ مال پائے گا۔

مندرجہ بالا چھ مسائل کے مخارج یہ ہیں:

مخارج:24-16-4-8-24-24

24اور24 میں تماثل ہے۔کوئی ایک عدد لیا جائے

16-24-24-8-4

24اور24 میں تماثل ہے۔کوئی ایک عدد لیا جائے

24-16-8-4

8اور4 میں تداخل ہے،بڑا عدد لیا جائے

24-16-8

8اور 16 میں تداخل ہے، بڑا عدد لیا جائے

16-24 میں توافق بالثمن ہے

16 کا وفق 2 ہے اس کو 24 میں ضرب دیا تو 48 حاصل ضرب ہوا۔

تمام مسائل کا مخرج 48 ہو گا۔

48 کو ہر مسئلہ کے سابقہ مخرج سے تقسیم کیا جائے اور حاصل تقسیم سے ورثاء کے سہام کو ضرب دیا جائے تو مسائل کی تصحیح ہو گی۔

1۔ حمل مردہ پیدا ہو:

میت عبدالرحیم — 4 / 48

بیوی	حمل	چچا
ربع	میت	عصبہ
1	0	3
12	0	36

2۔ ایک بیٹا پیدا ہو:

میت عبدالرحیم — 8 / 48

بیوی	حمل {ایک بیٹا}	چچا
ثمن	عصبہ	محجوب
1	7	0
6	42	0

3۔ ایک بیٹی پیدا ہو:

48

24

میت عبدالرحیم

بیوی	حمل {بیٹی}	چچا
ثمن	نصف	عصبہ
3	12	9
6	24	18

4۔ایک بیٹا ایک بیٹی پیدا ہو

5۔دو بیٹے پیدا ہوں

6۔دو بیٹیاں پیدا ہوں

48

24

میت عبدالرحیم

بیوی	حمل {دو بیٹیاں}	چچا
ثمن	ثلثان	عصبہ
3	16	5
6	32	10

اب ہر وارث کو مندرجہ بالا چھ مسائل میں سے جو اقل حصہ ہو وہ دیا جائے گا تاکہ حمل کا اکثر حصہ روکا جا سکے۔زوجہ کا تمام مسائل میں اقل حصہ چھ ہے، حمل کا اقل حصہ صفر ہے اور چچا کا اقل حصہ بھی صفر ہے۔لہٰذا صرف بیوی کو چھ حصے دئے جائیں گے اور بقیہ 42 حصے روکے جائیں گے تاکہ وضع حمل کے بعد تقسیم ہو سکے۔

بعد وضع حمل ہر احتمال کی رعایت سے ورثاء میں بقیہ مال کی تقسیم کی تفصیل مندرجہ ذیل جدول میں دی ہوئی ہے:

وارث	اقل حصہ جو وضع حمل سے پہلے دیا	وہ حصے جو روکے	میت پیدا ہوا تو بقیہ کتنا دیا	بیٹا پیدا ہوا تو بقیہ کتنا دیا	بیٹی پیدا ہوئی تو بقیہ کتنا دیا	دو بیٹے پیدا ہوئے تو بقیہ کتنا دیا	دو بیٹیاں پیدا ہوئیں تو بقیہ کتنا دیا	ایک بیٹا، ایک بیٹی پیدا ہوا تو بقیہ کتنا دیا
بیوی	6	42	6	-	-	-	-	-
حمل	-		-	42	24	42	32	42
چچا	-		36	-	18	-	10	-

مثال: ورثاء میں بیوی، حمل والد اور والدہ ہیں۔ پچھلی مثال کی طرز پر چھ احتمالات کی رعایت کر کے مسائل بنائے جائیں گے۔

1۔ حمل مردہ پیدا ہو:

2۔ ایک بیٹا پیدا ہو:

3۔ ایک بیٹی پیدا ہو: اس مسئلہ رد کے قانون پر عمل کیا جائے گا۔ بیوی کے مسئلہ کے مابقیہ اور مسئلہ رد میں تماثل نہیں ہے بلکہ تباین لہٰذا مسئلہ ردیہ کے مخرج 5 کو بیوی کے مسئلہ اور سہام میں ضرب دیا جائے گا۔ پھر بیوی کے مسئلہ کے مابقیہ 7 کو مسئلۂ ردیہ کے مخرج اور سہام میں جرب دیا جائے گا۔

4۔ایک بیٹا ایک بیٹی پیدا ہو: اولاد کے سہام میں کسر آئے گا۔ان کے اعداد 3 کو مخرج اور تمام ورثاء کے سہام میں ضرب دینے سے تصحیح ہو گی۔

میت 24 / 72 — عبدالرحیم

بیوی	والد	والدہ	حمل{بیٹا}	حمل{بیٹی}
ثمن	سدس	سدس	عصبہ	عصبہ
3	4	4	$8\frac{2}{3}$	$4\frac{1}{3}$
9	12	12	26	13

5۔دو بیٹے پیدا ہوں: بیٹوں کے سہام میں کسر آئے گا۔ان کے اعداد 2 کو مخرج اور تمام ورثاء کے سہام میں ضرب دینے سے تصحیح ہو گی۔

48

24 — میت — عبدالرحیم

بیوی	والد	والدہ	حمل{دو بیٹے}
ثمن	سدس	سدس	عصبہ
3	4	4	13
6	8	8	26

6۔ دو بیٹیاں پیدا ہوں: یہاں عول ہو گا۔

27

24 ع — میت — عبدالرحیم

بیوی	والد	والدہ	حمل{دو بیٹیاں}
ثمن	سدس	سدس	ثلثان
3	4	4	16

مندرجہ بالا چھ مسائل کے مخارج کے درمیان نسبت دیکھ کر سب مسئلوں کی تصحیح کی جائے گی۔

مخارج: 12-48-24-40-27-72

24 اور 48 میں تداخل ہے۔ بڑا عدد لیا جائے

12-48-40-27-72

12 اور 48 میں تداخل ہے۔ بڑا عدد لیا جائے

48-40-27-72

ان اعداد میں ہر دو کے درمیان نسبت دیکھی جائے۔

27 اور 72 میں توافق بالتسع ہے۔

72-27=45

45-27=18

27-18=9

18-9=9

72 کے وفق کو یعنی 8 کو 27 میں ضرب دیا جائے۔

حاصل ضرب=216

216اور40توافق بالثمن ہے

216-40=176

176-40=136

136-40=96

96-40=56

56-40=16

40-16=24

24-16=8

16-8=8

216 کے وفق کو یعنی 27 کو 40 میں ضرب دیا جائے۔

حاصل ضرب=1080

1080اور48میں توافق بجزء من اربعۃ وعشرون ہے۔

48کے وفق یعنی 2 کو1080میں ضرب دیا جائے۔

حاصل ضرب=2160

2160سے تمام مسائل کی تصحیح ہوگی۔

2160 کو ہر مسئلہ کے سابقہ مخرج سے تقسیم کیا جائے اور حاصل تقسیم سے ورثاء کے سہام کو ضرب دیا جائے تو مسائل کی تصحیح ہوگی۔

1۔حمل مردہ پیدا ہو:

2۔ایک بیٹا پیدا ہو:

میت 24 — 2160

عبدالرحیم

24 / 2160 = 90 — 90 سے سہام کو ضرب دو

بیوی	والد	والدہ	حمل {بیٹا}
ثمن	سدس	سدس	عصبہ
3	4	4	13
270	360	360	1170

3۔ایک بیٹی پیدا ہو:

4۔ایک بیٹا ایک بیٹی پیدا ہو

5۔دو بیٹے پیدا ہوں

<u>6۔دو بیٹیاں پیدا ہوں</u>

اب ہر وارث کو مندرجہ بالا چھ مسائل میں سے جو اقل حصہ ہو وہ دیا جائے گا تا کہ حمل کا اکثر حصہ روکا جا سکے۔زوجہ کا تمام مسائل میں اقل حصہ 240 ہے، حمل کا اقل حصہ صفر ہے اور والد کا اقل حصہ 320 ہے اور والدہ کا اقل حصہ بھی 320 ہے۔یہ حصے ان ورثاء کو دئے جائیں گے اور بقیہ 1280 حصے روکے جائیں گے تا کہ وضع حمل کے بعد تقسیم ہو سکے۔

بعد وضع حمل ہر احتمال کی رعایت سے ورثاء میں بقیہ مال کی تقسیم کی تفصیل مندرجہ ذیل جدول میں دی ہوئی ہے:

وارث	اقل حصہ جو وضع حمل سے پہلے دیا	وہ حصے جو روکے	میت پیدا ہوا تو بقیہ کتنا دیا	بیٹا پیدا ہوا تو بقیہ کتنا دیا	بیٹی پیدا ہوئی تو بقیہ کتنا دیا	دو بیٹے پیدا ہوئے تو بقیہ کتنا دیا	دو بیٹیاں پیدا ہوئیں تو بقیہ کتنا دیا	ایک بیٹا، ایک بیٹی پیدا ہوا تو بقیہ کتنا دیا
بیوی	240	1280	540-240 =300	270-240 =30	270-240 =30	270-240 =30	-	270-240 =30
والدہ	320		720-320 =400	360-320 =40	378-320 =58	360-320 =40	-	360-320 =40
والد	320		900-320 =580	360-320= 40	378-320 =58	360-320= 40	-	360-320 =40
حمل	-		-	1170	1134	1170	1280	بیٹا=780 بیٹی=390

۲۶۔ گمشدہ شخص کی وراثت

وہ شخص جو غائب ہو جائے اور اس کے زندہ یا مردہ ہونے کی اطلاع کسی کو نہ ہو مفقود {گمشدہ} کہلاتا ہے۔ گمشدہ شخص کے وارث اور مورّث بننے کی تفصیل آگے آرہی ہے۔

گمشدہ شخص دو اقسام میں سے ایک ضرور ہوتا ہے:

1. وہ گمشدہ جس کے زندہ ہونے کا غالب گمان ہو
2. وہ گمشدہ جس کے مردہ ہونے کا غالب گمان ہو

1۔ وہ گمشدہ جس کے زندہ ہونے کا غالب گمان ہو: اگر کسی تاجر یا سیّاح یا طلب علم کیلئے سفر کرنے والے کی خبر کسی کو نہ ہو تو غالب گمان یہ ہوتا ہے کہ وہ زندہ ہو گا۔ اسلئے کہ اس قسم کے افراد اپنی حاجت کی تکمیل کی خاطر مختلف مقامات کی طرف سرگرم سفر رہتے ہیں اور آخر کار اپنے ملک کی طرف لوٹ جاتے ہیں۔

انْتَظِرْ بِهِ تَتِمَّةَ تِسْعِينَ سَنَةً مُنْذُ وُلِدَ{الاقناع} ایسے شخص کا اس کی پیدائش سے گنتے ہوئے نوے سال انتظار کیا جائے گا۔ یعنی جب تک اس کی عمر نوے سال ہو گی تب تک اس کا انتظار کیا جائے گا۔ مثلا: اگر کوئی شخص تجارت کی غرض سے سفر پر گیا جبکہ اس کی عمر پچاس سال تھی۔ پھر اس کی خبر کسی کو نہیں ملی تو اسکا انتظار مزید چالیس سال تک کیا جائے گا یعنی جب تک اس کی عمر نوے سال نہ ہو جائے اس کا انتظار کیا جائے گا۔ کیونکہ امتِ محمدی ﷺ میں لوگوں کی عمریں نوے سال سے زیادہ نہیں ہوتی ہیں۔ جو لوگ نووے سال سے زیادہ زندہ رہتے ہیں وہ نادر ہیں اور نادر کی تعمیم نہیں کی جاتی ہے۔

فَإِنْ فُقِدَ ابْنُ تِسْعِينَ اجْتَهَدَ الْحَاكِمُ{الاقناع}۔ اگر {اس قسم کا} کوئی نوے سالہ شخص گمشدہ ہو جائے تو فیصلہ حاکم کے اجتہاد پر ہو گا۔

2۔ وہ گمشدہ جس کے مردہ ہونے کا غالب گمان ہو: ایسا شخص جس کی سواری ڈوب گئی تھی اور اس کی کوئی خبر نہ ملی جبکہ اسمیں سوار کچھ لوگ بچ گئے تھے یا

- وہ جو گھر سے نماز ادا کرنے نکلا تھا پھر واپس نہیں لوٹا یا
- وہ جو ایسے وسیع صحراء میں گُم ہوا جہاں پانی بھی دستیاب نہ تھا یا
- وہ جو قتال کے وقت صفوں سے غائب ہو گیا

اس قسم کے اشخاص کے بارے میں غالب گمان یہ ہوتا ہے کہ وہ مردہ ہوں گے۔**انتظر به تمام أربع سنين منذ فقد**{الاقناع}-اس کا انتظار جب سے وہ گمشدہ ہوا {تب سے} چار سال تک کیا جائے گا۔ عموماً ایسے اشخاص اتنی مدت تک زندہ رہ کر بھی مفقود نہیں رہتے ہیں۔لہٰذا اکثر مدتِ حمل یعنی چار سال تک ان کا انتظار کیا جائے گا۔

گمشدہ شخص کے مال کی تقسیم: اگر پہلی قسم کے شخص کی کوئی خبر نوے سال کے بعد نہ ملے اور دوسرے قسم کے شخص کی خبر چار سال کے بعد نہ ملے تو اس کے مال کی ورثاء میں تقسیم کی جائیگی اور اس کی بیوی اس کی وفات کے بعد کی طرح عدت گزارے گی، پھر اس کیلئے دوسرا نکاح جائز ہو گا۔اس بات کو الاقناع میں اس طرح بیان کیا گیا: **فأن لم يعلم خبره قسم ماله واعتدت امرأته عدة الوفاة وحلت للأزواج**{الاقناع}-

تقسیم وراثت میں صرف ان ورثاء کو حصہ ملے گا جو وقت تقسیم زندہ ہوں۔**ولا يرثه إلا الأحياء من ورثته وقت قسم ماله لا من مات قبل ذلك** {الاقناع}- تقسیم وراثت کے وقت زندہ افراد ہی گمشدہ کے وارث ہوں گے اور وہ وارث نہیں ہوں گے جو اس سے پہلے مر گئے۔یعنی اگر اس کا کوئی وارث اس کے گمشدہ ہونے کے وقت زندہ تھا لیکن تقسیم وراثت سے پہلے مر گیا تو وہ وارث نہیں بنے گا کیونکہ تقسیم سے پہلے کا زمانہ مفقود کی حیات کا زمانہ شمار کیا جاتا ہے۔ گویا مفقود کا یہ وارث اسکی حیات میں مر گیا لہٰذا وہ مفقود کا وارث نہیں بنے گا۔

اگر تقسیم وراثت کے بعد گمشدہ شخص واپس آجائے: **فأن قدم بعد قسمه أخذ ما وجده بِعَيْنِهِ**{الاقناع}-اگر اس کے ترکہ کی تقسیم کے بعد گمشدہ شخص {واپس} آجائے تو وہ {اپنے ورثاء سے} اپنا مال

میں جو کچھ پائے بعینہ لے لے۔ کیونکہ اب یہ ظاہر ہو گیا ہے کہ اس کا انتقال نہیں ہوا تھا۔ اگر ورثاء نے تھوڑا مال کسی اور کو دے دیا تھا تو وہ ان سے اپنا مال واپس لے لے۔

اگر مفقود کا مورّث مدتِ تربص میں مر جائے: مدت تربص وہ مدت ہوتی ہے جس میں گمشدہ کا انتظار کیا جاتا ہے۔وإن مات مورثه في مدة التربص أخذ كل وارث اليقين ووقف الباقي{الاقناع}-اس مدت میں اگر گمشدہ کا مورث مر جائے تو ہر وارث یقین کے طریق پر مال لے گا اور باقی روکا جائے گا۔ اس وقت مال کی تقسیم کا بنیادی طریقہ وہی ہوگا جو حمل اور خنثیٰ کی وراثت کی تقسیم میں گزر گیا۔

طریقہ تقسیم:

- دو مسئلے بنائے جائیں، پہلے میں گمشدہ کو زندہ فرض کیا جائے، دوسرے میں مردہ فرض کیا جائے۔
- دونوں مسائل کے مخارج میں نسبت دیکھی جائے:
- اگر تباین ہو تو دونوں کو ایک دوسرے میں ضرب دیا جائے، حاصل ضرب دونوں کا مخرج بنایا جائے۔
- اگر توافق ہو تو ایک کو دوسرے کے وفق میں ضرب دیا جائے اور حاصل ضرب کو دونوں کا مخرج بنایا جائے۔
- اگر تماثل ہو تو کسی ایک کو مخرج بنایا جائے۔
- اگر تداخل ہو تو بڑے عدد کو دونوں کا مخرج بنایا جائے۔
- ہر وارث کو یقین پر عمل کرتے ہوئے حصہ دیا جائے یعنی اقل حصہ دیا جائے۔ اگر کوئی وارث کسی مسئلہ میں ساقط ہو جائے تو اس کو کچھ نہ دیا جائے۔
- اگر گمشدہ کا اس کے مورث کی موت کے وقت زندہ ہونا ثابت ہو جائے تو اس کو اس کا حق دیا جائے گا اور روکے ہوئے مال کا باقی دیگر مستحق ورثاء میں تقسیم ہو گا۔

- اگر گمشدہ کا اس کے مورث کی موت کے وقت مردہ ہونا ثابت ہو جائے یا مدت تربص ختم ہو جائے اور اس کی کوئی خبر نہ ملے تو روکا ہوا مال اس کے مورّث کے دیگر ورثاء کو دیا جائے گا۔

مندرجہ بالا طریقہ کو الاقناع میں اس طرح بیان کی گیا ہے: **طريق العمل في ذلك أن تعمل المسألة على أنه حي: ثم على أنه ميت: ثم تضرب إحداهما في الأخرى إن تباينتا أو في وفقها أن اتفقتا وتجتزئ بإحداهما أن تماثلنا وبأكثرهما أن تداخلتا وتدفع إلى كل وارث اليقين وهو أقل النصيبين ومن سقط في إحداهما لم يأخذ شيئا فأن بان حيا يوم موت موروثه فله حقه والباقي لمستحقه وأن بان ميتا أو مضت مدة تربصه ولم يبن حاله فالموقوف لورثه الميت الأول ولباقي الورثة{الاقناع}۔**

مثال: ورثاء میں دادی، بہن گمشدہ بھائی اور چچا ہیں۔ گمشدہ کو زندہ اور مردہ فرض کرتے ہوئے دو الگ مسئلے بنائے جائیں گے:

وہ صورت جسمیں گمشدہ کو زندہ فرض کیا گیا:

میت $\frac{18}{6}$ عبدالرحیم

دادی	بہن	بھائی {گمشدہ}	چچا
سدس	عصب	عصب	محجوب
1	$1\frac{2}{3}$	$3\frac{1}{3}$	0
3	5	10	0

- پھر ان کے مخارج میں نسبت دیکھی جائے گی:

مخارج:6-18

ان میں تداخل ہے۔بڑا عدد لیا جائے

- پھر 18 دونوں کا مخرج بنایا جائے گا اور ہر مسئلہ میں سہام کی بھی تصحیح کی جائے گی۔

$\frac{18}{18}=1$ سے سہام کو ضرب دو

18

میت عبدالرحیم

دادی بہن بھائی{گمشدہ} چچا

سدس عصب عصب محجوب

3 5 10 0

$\frac{18}{6}=3$ سے سہام کو ضرب دو

$\frac{18}{6}$

میت عبدالرحیم

دادی بہن بھائی{گمشدہ} چچا

سدس نصف میت عصب

1 3 0 2

3 9 0 6

- پھر ورثاء کو اقل حصے دیے جائیں گے۔ دادی کا اقل 3 ہے، بہن کا اقل 5 ہے، بھائی کا اقل صفر ہے اور چچا کا اقل بھی صفر ہے۔ اس طرح دس حصے روکے جائیں گے۔
- اگر گمشدہ واپس آجائے تو اس کو دس حصے دیے جائیں گے۔ اگر اس کا مورث کی موت کے وقت مردہ ہونا ثابت ہو جائے یا مدت تربص ختم ہو جائے تو بہن کو چار اور چچا کو چھ حصے ملیں گے۔

وارث	اقل حصہ جو دیا	وہ حصے جو روکے	گمشدہ بھائی زندہ واپس آیا تو بقیہ کتنا دیا	وہ مردہ قرار دیا گیا تو بقیہ کتنا دیا
دادی	3	10	–	–
بہن	5		–	4
بھائی	–		10	–
چچا	–		–	6

مثال: ورثاء میں بیوی، ماں، گمشدہ بھائی اور چچا ہیں۔ گمشدہ کو زندہ اور مردہ فرض کرتے ہوئے دو الگ الگ مسئلے بنائے جائیں گے:
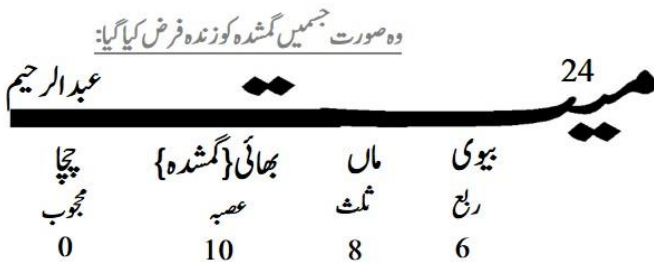
- پھر ان مسائل کے مخارج میں نسبت دیکھی جائے گی:

مخارج:12-24

ان میں تداخل ہے۔بڑا عدد لیا جائے

- پھر 24 دونوں کا مخرج بنایا جائے گا اور ہر مسئلہ میں سہام کی بھی تصحیح کی جائے گی۔

- پھر ورثاء کو اقل حصے دئے جائیں گے۔بیوی کا اقل 6 ہے،ماں کا اقل 8 ہے،بیٹے کا اقل صفر ہے اور چچا کا اقل بھی صفر ہے۔اس طرح دس حصے روکے جائیں گے۔

- اگر گمشدہ واپس آجائے تو اس کو دس حصے دیئے جائیں گے۔ اگر گمشدہ کا مورث کی موت کے وقت مردہ ہونا ثابت ہو جائے یا مدت تربص ختم ہو جائے تو چچا کو دس حصے ملیں گے۔

وارث	اقل حصہ جو دیا	وہ حصے جو روکے	گمشدہ بھائی زندہ واپس آیا توبقیہ کتنا دیا	وہ مردہ قرار دیا گیا توبقیہ کتنا دیا
بیوی	6	10	-	-
ماں	8		-	-
بھائی	-		10	-
چچا	-		-	10

مثال: یہاں ورثاء میں بیوی، گمشدہ بیٹا، گمشدہ بیٹی اور چچا ہیں۔ لہٰذا چار احتمالات ممکن ہیں۔

پہلا جس میں دونوں زندہ ہوں۔

دوسرا جسمیں دونوں مردہ ہوں۔

تیسرا جسمیں بیٹا زندہ اور بیٹی مردہ ہو۔

چوتھا جسمیں بیٹا مردہ اور بیٹی زندہ ہو۔

- پھر ان مسائل کے مخارج میں نسبت دیکھی جائے گی:

مخارج:24-4-8-24
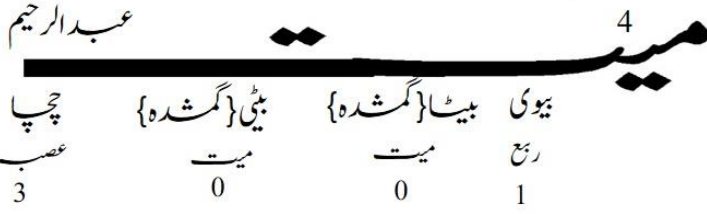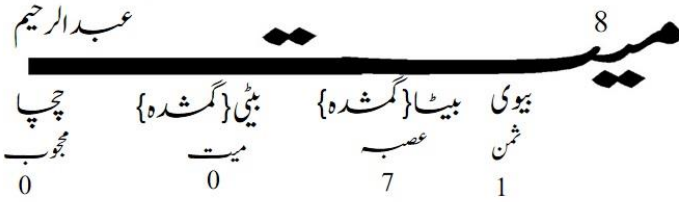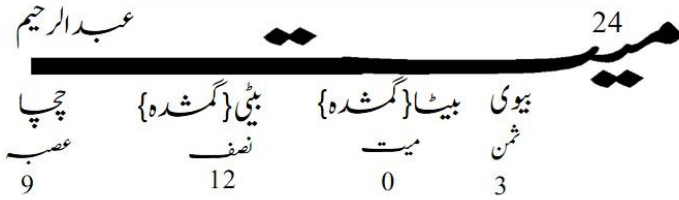
24اور24 میں تماثل ہے۔کوئی ایک لیا جائے

24-8-4

8اور4 میں تداخل ہے۔بڑا عدد لیا جائے

24-8

24اور8 میں تداخل ہے۔بڑا عدد لیا جائے

• پھر 24 چاروں مسائل کا مخرج بنایا جائے گا اور ہر مسئلہ میں سہام کی بھی تصحیح کی جائے گی۔

- پھر ورثاء کو اقل حصے دیئے جائیں گے۔بیوی کا اقل تین ہے، دونوں گمشدہ افراد اقل صفر ہے اور چچا کا اقل بھی صفر ہے۔اس طرح اکیس حصے روکے جائیں گے۔
- مختلف احتمالات کے لحاظ سے تقسیم کی تفصیل جدول میں ملاحظہ کیجئے۔

وارث	اقل حصہ جو دیا	وہ حصے جوروکے	دونوں زندہ واپس آئے تو بقیہ کتنا دیا	دونوں کو مردہ قرار دیا گیا تو بقیہ کتنا دیا	گمشدہ بیٹا زندہ واپس آیا، بیٹی کو مردہ قرار دیا گیا تو بقیہ کتنا دیا	گمشدہ بیٹی زندہ واپس آئی، بیٹے کو مردہ قرار دیا گیا تو بقیہ کتنا دیا
بیوی	3	21	–	3	–	–
بیٹا{گمشدہ}	–		14	–	21	–
بیٹی{گمشدہ}	–		7	–	–	12
چچا	–		–	18	–	9

۲۷۔میراثِ مطلقہ

طلاق کی دو قسموں کے لحاظ سے وراثت کی تفصیل حسب ذیل ہے:

1. **رجعی:** إذا طلق الرجل زوجته طلاقاً رجعياً، لم ينقطع الميراث بينهما ما دامت في العدة، سواء كان صحيحاً، أو مريضاً، لأن الرجعية زوجة{الكافی}-جب مرد اپنی منکوحہ کو طلاق رجعی دیتا ہے تو مرد اور عورت کے درمیان توارث منقطع نہیں ہوتا ہے جب تک عورت عدت میں ہو، چاہے مرد نے صحت میں طلاق دیا تھا یا مرض میں۔{طلاق رجعی کے بعد بھی دونوں ایک دوسرے کے وارث اسلئے بنتے ہیں کہ} رجعیہ {عورت عدت کے دوران} زوجہ ہوتی ہے۔

2. **بائن:** طلاق بائن یا تو حالت صحت میں دیا جائے گا یا مرض الموت میں دیا جائے گا۔

الف: حالت صحت میں: وإن أبانها في صحته انقطع التوارث بينهما، لزوال الزوجية التي هي سبب التوارث {الكافي}۔ اگر مرد اپنی منکوحہ کو حالت صحت میں طلاق بائن دیتا ہے تو دونوں میں توارث منقطع ہو جاتا ہے اسلئے کہ زوجیت ہی زائل ہو گئی جو وارث بننے کا سبب تھی۔ وكذلك إن كان في مرض غير مرض الموت، لأن حكمه حكم الصحة {الكافي}۔ اسی طرح اگر مرض الموت کے علاوہ کسی مرض میں طلاق بائن ہو تو اس کا حکم صحت کا حکم ہی ہے۔ یعنی دونوں ایک دوسرے کے وارث نہیں بنیں گے۔

ب: مرض الموت میں: مرض الموت میں طلاق بائن کی دو صورتیں ممکن ہیں:

پہلی: جسمیں یہ گمان نہ ہو کہ مرد نے اپنی منکوحہ کو محروم ارث کرنے کی خاطر طلاق دیا۔ وإن أبانها في مرض موته باختيارها، بأن سألته الطلاق، أو علق طلاقها على فعل لها منه بد، ففعلته، انقطع التوارث لزوال الزوجية بأمر لا يتهم فيه {الكافي}۔ اگر مرد نے اپنے مرض الموت میں اپنی منکوحہ کو، منکوحہ ہی کے اختیار سے طلاق دیا یا طلاق کو ایسے کام کیساتھ معلق کیا جس سے عورت کیلئے بچنا ممکن تھا پھر عورت نے وہ کام کر دیا تو توارث زوجیت کے زائل ہونے کی وجہ سے اس بات کیساتھ منقطع ہوا کہ اس میں کوئی بدگمانی نہیں تھی {کہ مرد نے اپنی منکوحہ کو محروم ارث کرنا نہیں چاہا}۔ اسی طرح اگر عورت نے مرض الموت میں خلع مانگا اور مرد اس پر رضامند ہو گیا یا مرد نے طلاق کو کسی مہینہ سے معلق کیا تھا پھر اتفاقاً اسی مہینہ میں اس کا مرض الموت آگیا تو دونوں ایک دوسرے کے وارث نہیں بنیں گے۔ اس طرح اگر اس کو مرض الموت میں طلاق دیا تھا کہ جب وہ باندھی تھی یا کافرہ تھی پھر اسکی موت سے پہلے ہی وہ آزاد ہو گئی یا مسلمان ہو گئی تو وہ وارث نہیں بنے گی کیونکہ جب اس نے طلاق دیا تھا تو وہ موانع ارث {غلامی اور اختلاف دین} سے فرار نہیں کر رہا تھا لہٰذا اس میں یہ گمان نہیں ہیکہ اس نے محروم ارث کرنے کی خاطر طلاق دیا تھا۔

دوسری: جسمیں یہ گمان ہو کہ مرد نے اپنی منکوحہ کو محروم ارث کرنے کی خاطر طلاق دیا۔ كمن طلقها ابتداء في مرض موته المخوف أو علقه فيه على فعل لا بد لها منه شرعا كصلاة ونحوها أو عقلا كأكل

وشرب ونوم ونحوه ففعلته ولو عالمة{الاقناع}- جیسے کسی نے اپنی منکوحہ کو مرض الموت میں ابتداء ہی طلاق دیا یا طلاق کو ایسے کام کیساتھ معلق کیا کہ جس سے بچنا منکوحہ کیلئے شرعا ناممکن ہو جیسے نماز ادا کرنا اور اس کے جیسے افعال{جیسے وضوء، غسل وغیرہ} یا بچنا عقلا ناممکن ہو جیسے کھانا، پینا، سونا وغیرہ پھر منکوحہ نے اگر چہ وہ کام جان بوجھ کر دیا تو وہ محروم وراثت نہیں ہوگی جب تک کہ وہ عدت میں ہے۔اور مرد منکوحہ کا وارث نہیں بنے گا۔**فان لم یمت من المرض ولم یصح منه بل لسع أو أكله سبع فكذلك{الاقناع}**- پھر اگر وہ مرض الموت سے نہیں مرتا ہے اور نہ صحت مند ہوتا ہے بلکہ وہ ڈسا جاتا{سانپ وغیرہ سے} یا اس کو درندہ کھا جاتا ہے تو اسی طرح ہوگا یعنی منکوحہ اس کی وارث ہوگی۔ **ولو أبانها قبل الدخول ورثته ولا عدة عليها {الاقناع}**- اگر مرد نے {اپنے مرض الموت میں} دخول {یا خلوت} سے پہلے طلاق بائن دیا تو منکوحہ اس کی وارث ہوگی اور اس پر کوئی عدت نہیں ہے۔

۲۸۔ اجتماعی اموات

اب تک جن مسائل کا بیان گزرا ہے ان میں میت کے ورثاء بوقت انتقالِ میت بقید حیات ہوتے تھے یعنی اسکی تعیین تھی کہ مورث کا انتقال پہلے ہوا ہے۔ اگر رشتہ داروں میں کوئی شخص مورث کے انتقال سے پہلے مر جاتا تھا تو اس کو وارث نہیں بنایا جاتا تھا یعنی صرف زندہ رشتہ دار وارث بنتے تھے۔ لیکن جب کوئی مکان منہدم ہو جاتا ہے یا جب بہت سے افراد ڈوب کر مر جاتے ہیں یا کسی سواری میں موجود افراد حادثہ میں مر جاتے ہیں اور وہ ایک دوسرے کے وارث و مورث ہوتے ہیں تب وراثت کی تقسیم ظاہرا مشکل معلوم ہوتی ہے۔ عموما ایسے حادثات میں کچھ لحظات کے فرق سے وارث و مورث کا انتقال ہوتا ہے۔ اگر یہ علم ہو کہ کس کا پہلے اور کس کا بعد میں انتقال ہوا تو پھر تقسیم وراثت سابقہ طریقہ پر عمل کرتے ہوئے کی جاسکتی ہے اور وہ یہ ہیکہ پہلے مرنے والا مورث ہو گا اور بعد میں مرنے والا وارث ہو گا۔ اگر یہ علم نہ ہو کہ کس کا پہلے انتقال ہوا اور کس کا بعد میں تو تقسیم ترکہ آنے والے صفحات میں بیان ہونے والے اصولوں پر عمل کرتے ہوئے کی جائے گی۔

اجتماعی اموات میں حسب ذیل صورتیں ممکن ہیں:

1. **سب افراد کا ایک لحظہ میں انتقال ہو جائے:** یہ ایک دوسرے کے وارث نہیں ہوں گے اور ان سب کے زندہ ورثاء ہی وارث بنیں گے۔ **وان علم خروج روحهما معا فی حال واحدة لم یرث احدهما صاحبه وورث کل واحد الاحیاءمن ورثته (المغنی)۔**
2. **پہلے کس کا انتقال ہوا تعیین کیساتھ معلوم ہو:** پہلے مرنے والا مورث اور بعد میں مرنے والا وارث ہو گا۔
3. **پہلے کس کا انتقال ہوا بغیر تعیین کے معلوم ہو۔**
4. **پہلے کس کا انتقال ہوا تعیین کیساتھ معلوم تھا مگر بعد میں بھلا دیا گیا۔**
5. **پہلے کس کا انتقال ہوا تعیین کیساتھ معلوم نہ ہو۔**

درج بالا آخری تین صورتوں کا ذکر الاقناع میں اس طرح کیا گیا ہے:**اذا مات متوارثان بغرق او هدم او غير ذلک وجهل اولهما موتا او علم ثم نسی او جهلوا عينه ولم يختلفوا فی السابق ورث کل واحد منهما من تلاد ماله دون ما ورثه من الميت(الاقناع)**۔جب دو متوارث افراد(ایک دوسرے کو وارث بنانے والے) کا انتقال ڈوب کر، (مکان کے) انہدام وغیرہ سے ہو اور یہ علم نہ ہو کہ ان میں پہلے کون مرا یا معلوم ہو پھر بھلا دیا جائے یا اس کا عین حال معلوم نہ ہو اور پہلے مرنے والے کے بارے میں ورثاء کا اختلاف نہ ہو{یعنی ورثاء میں کوئی یہ دعویٰ نہ کرے کہ اس کے مورث کا بعد میں انتقال ہوا ہے} تو ان دونوں میں سے {اجتماعی طور پر مرنے والوں میں سے} ہر ایک دوسرے کے تلاد مال سے وارث بنے گا نہ کہ اس مال سے جس کا وہ میت سے وارث بنا۔

تلاد: میت کا وہ مال جس کا وہ مرنے سے پہلے مالک تھا تلاد کہلاتا ہے۔

طریف: وہ مال جسکو میت اپنے ساتھ مرنے والے کا وارث بن کے پاتا ہے۔

قاعدہ: اجتماعی اموات میں جب پہلے مرنے والے کا علم نہ ہو اور ورثاء میں کوئی اختلاف نہ ہو کہ پہلے کس کا انتقال ہوا تو ہر میت اپنے ساتھ مرنے والے کے تلاد مال کا وارث بنے گا۔

قال احمد:اذهب الی قول عمر و علی و شريح و ابراهيم والشعبی:يرث بعضهم من بعض يعنی من تلاد ماله دون طارفه وهو ما ورثه من ميت معه{المغنی}-امام احمد علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ میں حضرات ساداتنا عمر، علی، شریح، ابراہیم اور شعبی رضی اللہ عنہم کے قول کی طرف جاتا ہوں{یعنی ان کے موقف کو اختیار کرتا ہوں}:وہ ایک دوسرے کے وارث ہوں گے یعنی اس کے تلاد مال میں سے نہ کہ طریف مال میں سے اور وہ{طریف مال وہ مال ہے} جس کا وہ اپنے ساتھ والی میت سے وارث بنا۔ المغنی میں آگے یہ بھی لکھا ہیکہ یہ حضرت سیدنا عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا بھی موقف ہے۔ جبکہ ائمہ ثلاثہ مال میت کے زندہ ورثاء میں تقسیم کرنے کے قائل ہیں۔

طریقہ عمل: مثلاً: دو بھائی علی اور زید کا انتقال ایک ساتھ ہوا اور یہ علم نہیں ہے کہ کس کا پہلے انتقال ہوا اور ان دونوں کے ورثاء میں اختلاف بھی نہیں ہے کہ کس کا انتقال پہلے ہوا۔

- پہلے یہ فرض کیا جائے گا علی کا پہلے انتقال ہوا اور زید کا بعد میں ہوا۔ پھر سب ورثاء میں علی کا تلاد مال تقسیم کیا جائے گا اور زید کو بھی وارث بنایا جائے گا۔
- پھر علی کے ترکہ سے جو مال زید کو حاصل ہوا اس کو زید کے ورثاء میں تقسیم کیا جائے گا۔ پھر مناسخہ کے اصول پر عمل کرتے ہوئے تصحیح کی جائے گی۔

الاحیاء	
وارث	سہم

عائشہ	4
حسن	-
حلیمہ	3
انس	9
مجموعہ=16	

- پھر یہ فرض کیا جائے گا زید کا پہلے انتقال ہوا اور علی کا بعد میں ہوا۔ پھر زید کے تلاد مال کی سب ورثاء میں تقسیم کی جائے گی اور علی کو بھی وارث بنایا جائے گا۔
- پھر زید کے ترکہ سے جو مال علی کو حاصل ہوا اس کو علی کے ورثاء میں تقسیم کیا جائے گا۔ پھر مناسخہ کے اصول پر عمل کرتے ہوئے تصحیح کی جائے گی۔
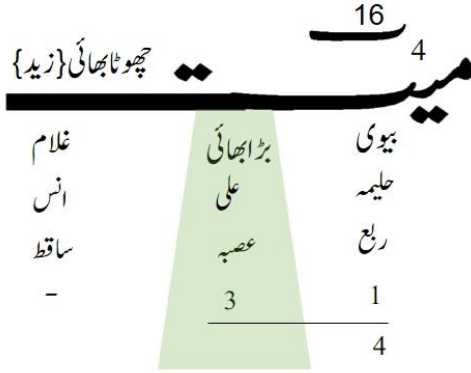
الاحیاء	
وارث	سہم
عائشہ	3
حسن	9
حلیمہ	4
انس	-
مجموعہ=16	

مثال: ایک خاندان سفر میں تھا اور زوجین کا انتقال ہو گیا۔ یہ علم نہیں ہے کہ کس کا پہلے انتقال ہوا اور ان دونوں کے ورثاء میں اختلاف بھی نہیں ہے کہ کس کا انتقال پہلے ہوا۔

- شوہر کے ورثاء میں جدہ، بیٹا اور بیٹی ہیں۔ بیوی کے ورثاء میں بیٹا اور بیٹی ہیں۔
- پہلے یہ فرض کیا جائے گا کہ بیوی کا پہلے انتقال ہوا اور شوہر کا بعد میں ہوا۔ پھر سب ورثاء میں بیوی کا تلاد مال تقسیم کیا جائے گا اور شوہر کو بھی وارث بنایا جائے گا۔
- پھر بیوی کے ترکہ سے جو مال شوہر کو حاصل ہوا اس کو شوہر کے ورثاء میں تقسیم کیا جائے گا۔ پھر مناسخہ کے اصول پر عمل کرتے ہوئے تصحیح کی جائے گی۔
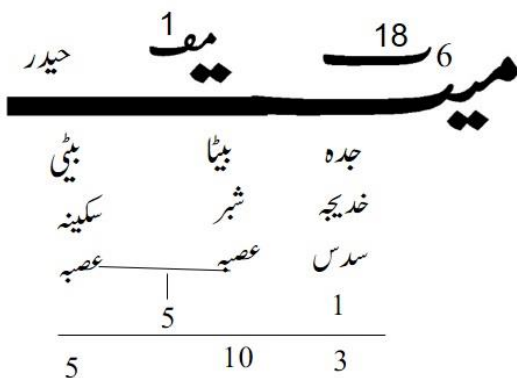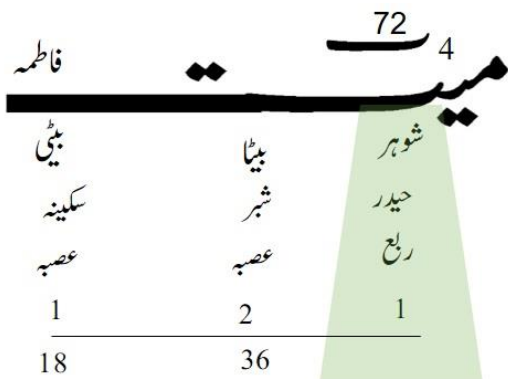
الاحیاء	
وارث	سہم
سکینہ	23
شبر	46
خدیجہ	3
مجموعہ=72	

- پھر یہ فرض کیا جائے گا کہ شوہر کا پہلے انتقال ہوا اور بیوی کا بعد میں ہوا۔ پھر سب ورثاء میں شوہر کا تلادمال تقسیم کیا جائے گا اور بیوی کو بھی وارث بنایا جائے گا۔
- پھر شوہر کے ترکہ سے جو مال بیوی کو حاصل ہوا اس کو بیوی کے ورثاء میں تقسیم کیا جائے گا۔ پھر مناسخہ کے اصول پر عمل کرتے ہوئے تصحیح کی جائے گی۔

9 مف
3 میت فاطمہ

بیٹا	بیٹی
شبر	سکینہ
عصبہ	عصبہ
2	1
6	3

الاحیاء	
وارث	سہم

سکینہ	20
شبر	40
خدیجہ	12
مجموعہ=72	

اجتماعی اموات میں ورثاء کے درمیان اختلاف ہو کہ کس کا پہلے انتقال ہوا: لا يرث أحدهما صاحبه، بل يقسم ميراث كل واحد منهما على الأحياء من ورثته، دون من مات معه، لأن ذلك يروى عن أبي بكر الصديق وزيد ومعاذ وابن عباس والحسن بن علي، - رِضْوَانُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ {الكافي}. {دو ایک ساتھ مرنے والوں میں سے} کوئی بھی اپنے ساتھی کا وارث نہیں ہو گا بلکہ ان میں سے ہر ایک کی وراثت ان کے ورثاء میں سے زندہ افراد میں تقسیم کی جائے گی،نہ کہ اس میں جو ساتھ مرا۔ کیونکہ یہ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق، حضرت سیدنا، زید بن ثابت، حضرت سیدنا معاذ بن جبل اور حضرت سیدنا عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہم اور امام حسن بن علی علیہ السلام سے مروی ہے۔

وقد روي عن أحمد فيما إذا ماتت امرأة وابنها، وخلفت زوجاً وأخاً، فقال زوجها :ماتت فورثناها، ثم مات ابني فورثته، وقال أخوها :مات ابنها فورثته، ثم ماتت فورثناها، أن يحلف كل واحد منهما على إبطال دعوى صاحبه، ويكون ميراث الابن لأبيه، وميراث المرأة لأخيها وزوجها نصفين، وذكرها الخرقي في مختصره{الكافي}. امام احمد سے اس مسئلہ میں روایت ہیکہ جب ایک عورت اور اس کے بیٹے کا انتقال ہو۔ عورت کے ورثاء میں شوہر اور بھائی ہوں تو شوہر کہے کہ عورت کا پہلے انتقال ہوا تو ہم اس کے وارث ہوں گے پھر میرے بیٹے کا نتقال ہوا تو عورت بیٹے کو بھی وارث بنائے گی۔ اور عورت کا بھائی یہ کہے اس کے بیٹے کا پہلے انتقال ہوا تو عورت اس کی وارث ہو گی پھر اس کا انتقال ہوا تو ہم اس کے وارث ہوں گے۔ اور ان میں ہر ایک اپنی ساتھ والے کے دعویٰ کو جھوٹا قرار دینے حلف اٹھائے۔ تو بیٹے کی میراث

صرف باپ کی ہو گی اور عورت کی میراث اس کے بھائی اور شوہر کے درمیان آدھی ہو گی۔اس کو امام خرقی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مختصر میں بیان کیا۔ یہاں بیٹے کا نام صدیق اور ماں کا نام فاطمہ فرض کیا جارہا ہے۔
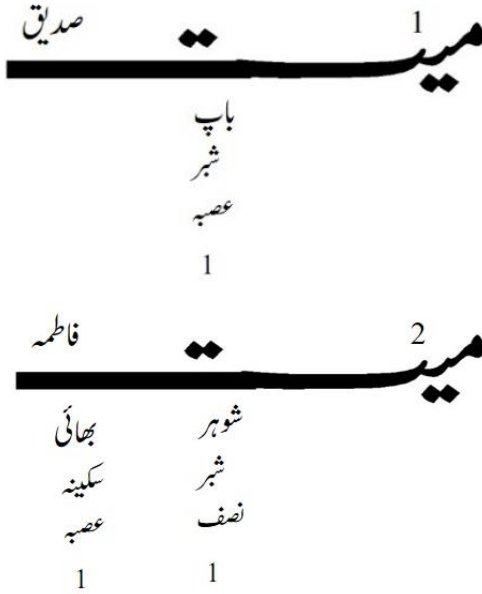
۲۹۔ موانع ارث

موانع ارث سے مراد وہ صفات ہیں جو اگر کسی وارث میں پائی جائیں تو وہ اپنی مورث کی وراثت سے محروم ہو جاتا ہے۔ تین چیزیں میراث سے روکتی ہیں:

1. اختلاف دین
2. غلامی
3. قتل مورِّث

1۔ اختلاف دین: یعنی وارث اور مورث کا دین الگ الگ ہو۔اس کی تفصیل تین عنوانات کے تحت ہے:

الف: مسلمان اور کافر ایک دوسرے کے وارث نہیں بنتے ہیں۔

ب: کفار میں ایک مذہب والے دوسرے مذہب والے کے وارث نہیں بنتے ہیں۔

ج: مرتد اور زندیق کسی کے وارث نہیں بنتے ہیں۔

الف: مسلمان اور کافر ایک دوسرے کے وارث نہیں بنتے ہیں: فلا یرث مسلم کافرا ولا کافر مسلما بحال{الکافی}- کسی حال میں کوئی مسلمان کسی کافر کا وارث نہیں بنتا ہے اور نہ کافر کسی مسلمان کا وارث بنتا ہے۔ صرف ایک صورتِ استثناء ہے جس کی وضاحت الاقناع میں ملتی ہے اور وہ یہ ہیکہ مسلمان ولاء کی وجہ سے کافر کا وارث بنتا ہے: لا یرث المسلم الکافر الا بالولاء- یعنی مسلمان اپنے آزاد کردہ کافر غلام کا وارث بنتا ہے۔ ولا الکافر المسلم الا بالولاء{الاقناع}- اور کافر صرف ولاء کی وجہ سے مسلمان کا وارث بنتا ہے۔او یسلم قبل قسم میراث قریب مسلم{الاقناع} یا کافر کسی قریبی مسلمان کی وراثت تقسیم ہونے سے پہلے مسلمان ہو تو وہ وارث بنتا ہے۔

ب: کفار میں ایک مذہب والے دوسرے مذہب والے کے وارث نہیں بنتے ہیں۔ویرث الکفار بعضھم بعضا ان اتحدت ملتھم{الاقباع}-اور کفار ایک دوسرے کے وارث بنتے ہیں اگر ان کا مذہب ایک ہو۔وھم ملل شتی مختلفة فلا یرثون مع اختلافھما{الاقناع} اور جب وہ مختلف المذہب ہوں تو وہ وارث نہیں بنیں گے۔یہودیت ایک ملت ہے،نصرانیت ایک ملت ہے،مجوسیت ایک ملت ہے،بت پرستی ایک ملت ہے اور سورج پرستی ایک ملت ہے۔ان میں سے ایک ملت والا دوسرے کا وارث نہیں بنے گا۔

اختلاف دار مانع ارث نہیں ہے جبکہ ملت ایک ہو:اگر ایک مذہب کے افراد مختلف مملکت میں رہتے ہیں تو وہ ایک دوسرے کے وارث بنیں گے۔مثلا:یہودی بیٹا جو دار الحرب کا مقیم ہو اپنے دار الاسلام میں رہنے والے یہودی باپ کا وارث بنتا ہے۔

ورث ذمی حربیا وعکسه{الاقناع}-اور ذمی{وہ کافر جو دار الاسلام میں جزیہ دے کر رہتا ہے}حربی{دار الحرب کا رہنے والا کافر} کا وارث بنتا ہے اور اس کا عکس یعنی حربی ذمی کا وارث بنتا ہے۔وحربی مستامنا وعکسه وذمی مستامنا و عکسه بشرطه{الاقناع}-اور حربی مستامن{وہ حربی جسکو دار الاسلام میں امان دی جائے}کا وارث بنتا ہے اور اس کا عکس یعنی مستامن حربی کا وارث بنتا ہے اور ذمی مستامن کا وارث بنتا ہے اور اس کا عکس{یعنی مستامن ذمی کا وارث بنتا ہے} اس کی شرط کیساتھ{یعنی اس شرط کیساتھ کہ دونوں کا مذہب ایک ہو}۔

ج۔مرتد اور زندیق کسی کے وارث نہیں بنتے ہیں:والمرتد لا یرث أحدا إلا أن یسلم قبل قسم المیراث ولا یرثه أحد{الاقناع}-مرتد کسی کا وارث نہیں بنتا ہے{نہ مسلمانوں کا نہ کفار کا} مگر جب کہ وہ تقسیم وراثت سے پہلے مسلمان ہو جائے۔اور مرتد کا کوئی شخص وارث نہیں بنتا ہے۔مرتد مسلمان کا وارث اسلئے نہیں بنتا ہے کہ وہ مسلمان نہیں ہے۔اور کافر کا وارث اس لئے نہیں بنتا ہے کہ مرتد اپنے کفر پر مقر نہیں ہوتا ہے لہٰذا

اس کیلئے اس دین کا حکم بھی ثابت نہیں ہوتا ہے جس کی طرف وہ پلٹتا ہے۔**ولھٰذا لا تحل ذبیحتھم ولا نکاح نسائھم{المغنی}**-اسلئے نہ ان کا ذبیحہ حلال ہوتا ہے اور نہ انکی عورتوں سے نکاح حلال ہوتا ہے۔

فان مات فی ردته فماله فیء{الاقناع}-اگر مرتد حالت ارتداد میں مر جائے اس کا مال فئے بن جاتا ہے۔

زندیق کا حکم بھی مرتد کی طرح ہے۔**الزندیق کالمرتد{المغنی}**۔زندیق وہ شخص ہے جو اپنا مسلمان ہونا ظاہر کرے مگر حقیقتا وہ کافر ہو۔اس کو منافق بھی کہتے ہیں۔

اگر مرتد اپنے مورث کی موت کے وقت مسلمان ہو جائے تو وہ وارث بنے گا۔اگر زوجہ مرتدہ ہوئی تھی پھر عدت میں مسلمان ہو گئی تو اپنے شوہر کی وارث بنے گی جبکہ مرتد شوہر بیوی کے انتقال کے بعد مسلمان ہو تو وارث نہیں بنے گا اس لئے کہ بیوی کی موت کے بعد شوہر کی جہت سے بیوی کی نسبت ختم ہو جاتی ہے اور دوسرا نکاح کرنا اس کیلئے حلال ہوتا ہے جبکہ شوہر کی موت کے بعد بھی بیوی ایام عدت میں ہوتی ہے اور دوسرا نکاح عدت کے بعد حلال ہوتا ہے۔

2۔غلامی:فلا یرث العبد قریبه،ولا یورث،لانه لا ملک له فیورث{الکافی}-غلام اپنے رشتہ دار کا نہ وارث ہوتا ہے اور نہ کسی کو وارث بناتا ہے اور نہ اس کی ملکیت ہوتی ہے کہ وہ وارث بنائے۔اسلئے کہ غلام خود کسی کی ملکیت میں داخل ہے جس کسی چیز کا غلام مالک ہو گا وہ اس کے آقا کی ملکیت میں داخل ہو جائے گی۔

3۔قتل مورِّث: قاتل جو ناحق اپنے مورث کو قتل کرے وہ مقتول کا وارث نہیں بنتا ہے **القاتل بغیر حق لا یرث من المقتول شیئا{الاقناع}**-ناحق قتل کرنے والا مقتول سے کسی چیز کا وارث کا نہیں بنتا ہے۔ممکن ہے کہ قاتل نے مورث کی وراثت کا جلد مالک بننے کی خاطر اس کا قتل کیا ہو اور قتل کے بعد خود کو اس جرم اور اس کے شواہد سے علیٰحدہ کر لیا ہو تاکہ الزام اس پر عائد نہ ہو۔اگر قاتل کو وارث بنایا جائے گا تو لوگ اپنے مورثین کو قتل کرنے پر آمادہ ہوں گے اور معاشرتی نظام درہم برہم ہو جائے گا۔

قاعدہ: جس قتل میں قصاص یا دیت یا کفارہ آئے وہ مانع ارث ہے۔ مثل أن يكون القتل مضمونا بقصاص أو دية أو كفارة عمدا كان القتل أو شبه عمد أو خطأ بمباشرة أو سبب{الاقناع} وہ قتل جس سے قصاص یا دیت یا کفارہ آئے مانع ارث ہے چاہے وہ قتل عمد ہو یا شبہِ عمد یا قتل خطا ہو، چاہے ہاتھ سے قتل کرنا ہو یا کسی ذریعہ سے قتل کرنا ہو۔

قتل عمد: کسی شخص کو معصوم جانتے ہوئے قصداً کسی ایسی چیز سے قتل کرنا جس سے غالب گمان ہو کہ موت واقع ہو گی۔ **فالعمد :أن يقتل قصدا بما يغلب على الظن موته به عاملا بكونه آدميا معصوما(الاقناع)**۔ اس طرح کے قتل میں قاتل سے قصاص لیا جاتا ہے یعنی قاتل کو قاضی کے حکم پر قتل کیا جاتا ہے۔ **عَمْدٌ يَخْتَصُّ الْقِصَاصُ بِهِ (الاقناع)**۔

شبہِ عمد / خطا عمد / عمد خطا: قصداً یا بغیر قصد کسی کو ایسی چیز سے قتل کرنا جس سے حملہ کرنے پر عام طور پر آدمی نہیں مرتا ہے۔ مثلاً: چھوٹے پتھر سے مارنا، تھوڑے پانی میں ڈبونا وغیرہ۔ اس میں کفارہ اور دیت آتے ہیں۔ **وشبه العمد :ويسمى خطأ العمد وعمد الخطأ: أن يقصد الجناية إما لقصد العدوان عليه أو التأديب له فيسرف فيه بما لا يقتل غالبا ولم يجرحه بها فيقتل(الاقناع)**۔

قتل خطا: شکار کیطرف تیر چلایا اور کوئی معصوم آدمی کو وہ لگ گیا اور وہ مر گیا۔ سونے والا کسی پر گر گیا اور وہ مر گیا۔ اسمیں کفارہ اور دیت ہے۔ کفار کی صف پر تیر چلایا اور مسلمان مر گیا۔ دار لحرب میں حربی سمجھ کر مسلمان کو قتل کر دیا۔ اسمیں بغیر دیت کے کفارہ ہے۔ **والخطا :كرمي صيد أو غرض أو شخص ولو معصوما أو بهيمة ولو محترمة فيصيب آدميا معصوما لم يقصده أو ينقلب عليه نائم ونحوه فعليه الكفارة والدية على العاقلة وإن قتل في دار الحرب من يظنه حربيا فيتبين مسلما أو يرمي إلى صف الكفار فيصيب مسلما ..فهذا فيه الكفارة بلا دية {الاقناع}**۔

دیت: وہ مال ہے جو آدمی یا عضو آدمی کا عوض ہو۔

قصاص: حملہ آور شخص کو ویسی ہی جراحت پہنچانا جیسی اس نے دوسرے کو پہنچائی یا قتل کے بدلے قتل کرنا قصاص کہلاتا ہے۔

قاتل کا غیر مکلف ہونا یا قتل میں شریک ہونا: ولو كان القاتل غير مكلف انفرد بالقتل أو شارك فيه{الاقناع}۔اگرچہ قاتل غیر مکلف ہو قتل میں اکیلا ہو یا شریک ہو۔یعنی اگرچہ قاتل صغیر ہو یا مجنون ہو یا اس نے خود کسی کو قتل کیا یا کسی کیساتھ قتل میں شریک رہا ہو وہ مقتول کی وراثت سے محروم ہو جائے گا۔

وكذا لو قتله بسحر أو سقى ولده ونحوه دواء ولو يسيرا أو فصده أو حجمه أو بسط سلعته لحاجة فمات{الاقناع}۔اور اس طرح اگر جادو سے مورث کو قتل کیا یا اپنے بیٹے کو دوا پلایا اگرچہ وہ تھوڑی تھی{اور وہ مر گیا} یا فصد کی یا حجامہ کیا یا کسی حاجت کے پیش نظر مورث کے سلعات کو باندھا اور وہ مر گیا تو وہ وارث نہیں ہو گا۔

ہر وہ قتل جو قصاص یا دیت یا کفارہ سے متضمن نہ ہو وراثت سے نہیں روکتا ہے۔ مثلا: کسی قاتل کو بطور قصاص کے قتل کرنا، زانی پر حد لگانا، اپنی جان کے دفاع میں قتل کرنا، جنگ میں باغی کو عادل شخص کا قتل کرنا۔

نوٹ: موانع ارث اور حجب میں فرق کو یوں سمجھا جائے کہ موانع ارث کی وجہ سے وارث اپنے مورث کی وراثت سے مطلقا محروم ہو جاتا ہے جبکہ حجب میں کسی دوسرے وارث کی وجہ سے کسی وارث کو وراثت کم ملتی ہے یا نہیں ملتی ہے اور اگر حاجب موجود نہ ہو تو محجوب کو وراثت حسب حال مل جاتی ہے۔ نیز موانع ارث وارث کی ذاتی صفات ہوتی ہیں جو اس کو وارث بننے سے روکتی ہیں جبکہ حجب میں کسی دوسرے وارث کی موجودگی کی وجہ سے محجوب کے حصے میں کمی آتی ہے۔